جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

بتوفیق خدائے رب العالمین وبطفیل شفیع المذنبین ورحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

تحفہ محمدیہ فی رد فرقہ مہدویہ

۱۲۸۱

اہتمام سے ہیچمدان شاہ عبدالقدوس ابن شاہ محمد جلال قادری الحنفی

مطبع بسنرا واقع جامع مسجد لشکرگاہ بنگلور میں مطبوع ہوا

فہرست ردِ فرقۂ مرتدیہ فی شرح تحفۂ محمدیہ

متن کا دیباچہ ۲
حاشیہ کا دیباچہ ۲
ح بیان نو پیدا ہوتا فرقہ وہابیہ کا ۳
ح ظہور ابن تیمیہ کا اور اسکے اقوال ۳
م مقدمہ ۴
م باب پہلا اس فرقے کے پیدا ہونے اور احداث مین ۵
م اس فرقے کے پیدا ہونے مین آئینہ گیتی نما کی عبارت ۵
ح منشور سلطانی ابن تیمیہ کے رد مین بطور خطبہ پڑھے سو ۶
ح پھر عبد الوہاب کا ملک عرب مین ظہور ہونے مین ۹
م نقل خط زین العابدین مرید ولایت علی ۹
ح عبد الوہاب کے قتل ہونے مین حکم سلطان روم کے ۱۰
خ اسماعیل اور سید احمد کے ظاہر ہونے مین ۱۰
ح اسماعیل اور سید احمد کا مارے جانا ۱۱
ح ولایت علی فریب دینا لوگونکو سید احمد زندہ ہین کرکے ۱۱
ح سید احمد کے پتلے کا ذکر زین العابدین کے خط مین ۱۲
ح عبد الوہاب کا مارا جانا سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین ۱۲
ح کتاب شامی کے حکم سے فرقۂ وہابیہ باغیون مین داخل ہونیکا بیان ۱۲
م سید احمد کا پتلا بکرے کے چمڑے کا اور گھاس بھرا تھا سو ۱۳
ح علماء عرب اسماعیل کو وہابی کہتے ہین سو بیان ۱۳
ح وہابیو کے کتب اور انکے انکار کا بیان ۱۳
م آئینہ گیتی نما کی عبارت کا ترجمہ انکا معتقد لکھا سو ۱۴
ح باران رحمت والا ابن تیمیہ کی کمک کیا اسکا رد ۱۴
ح بیان فضایل امام اعظم رضی اللہ عنہ ۱۵
م مولوی زین العابدین کے خط کا ترجمہ ۱۸
ح حنفی شروع تکبیر مین کانون تک ہاتھ اٹھاتے سو بیان ۱۹
ح حنفی ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے سو بیان ۲۰
ح حنفی نماز مین بسم اللہ پکار کر نہین پڑھتے سو بیان ۲۰
ح حنفی نماز مین امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہین پڑھتے سو بیان ۲۱
م کلکتے مین انلوگون نے جو فساد کیا اسکے بیان مین ۲۳
ح حنفی جو نماز مین آمین پکار کر نہین پڑھتے سو اسکا بیان ۲۳
ح حنفی جو سوا شروع تکبیر کے وقت پھر ہاتھ نہین اٹھاتے سو اسکا بیان ۲۴
ح حنفی صبح کے نماز مین دعا قنوت نہین پڑھتے سو اسکا بیان ۲۶
ح حنفی جو نماز مین دہنا پاؤن اوٹھا کر بایان پاؤن بچھاتے سو اسکا بیان ۲۶
ح حنفی نماز مین سجدہ کرنیکے وقت پہلے گھٹنونکو رکھنیکا بیان ۲۷
ح حنفی بغیر بیٹھنے کے اٹھتے سو بیان ۲۸
ح نماز تراویح بیس رکعت ہونیکا بیان ۲۹
ح تراویح کے آٹھ رکعت پر اجماع صحابہ کا ہونیکا بیان ۳۰
م باب تیسرا مولوی عبد الجبار کے خط کا جواب ۳۱
ح وتر کی نماز مین تین رکعت پڑھتے سو بیان ۳۱
م عبد الجبار کا خط ۳۲
ح اور بزرگون سو حدیثونکی تحقیق کا بیان ۳۲
م جواب خط عبد الجبار ۳۳
ح آمین کا حکم منسوخ ہونیکا بیان ۳۳
ح رفع یدین کا حکم منسوخ ہونیکا بیان ۳۳
ح ظاہر مین حنفی کہلاکر حقیقت مین کسیکا مقلد نہ ہونیکا بیان ۳۳
ح بادشاہ اور نائب انکو سزا دینیکا بیان ۳۴
ح مفسدان اور نائیان دجال کا بیان ۳۵
ح خدا تعالی مفسدونکی برائی بیان کیا سو بیان ۳۵
ح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مفسدونکی برائی ظاہر کئے سو بیان ۳۵
ح ایسے لوگونکو حاکم کے سوا دوسرا نہین پاتیکا
ح قول عبد الوہاب خبیث نجدی کا ۴۱
ح قول و فعل اسماعیل دہلوی موافق عبد الوہاب ۴۲
ح کل بدعۃ ضلالۃ اور اقسام بدعت کا بیان ۴۲
م فقہا کے سات طبقونکا بیان ۴۳
م پہلا طبقہ مجتہدین فی الشرع کا بیان ۴۳
م دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا بیان ۴۳
م تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسایل کا بیان ۴۴
ح امام ابو حنیفہ وغیرہ کے فضایل کے دوسرے اثبات ۴۴
ح چوتھا طبقہ اصحاب تخریج کا ۴۵
پانچوان طبقہ اصحاب الترجیح کا ۴۵
م چھٹا طبقہ مقلدین کا ۴۵
م ساتوان طبقہ ان مقلدین کا ۴۶
م باب چوتھا شہر مدراس مین جو ان لوگون نے فساد کیا ۴۶
ح مذاہب اربعہ کی حقیقت مین ۴۶
م صحابہ ظاہر حدیث اور معانی پر عمل کرتے سو بیان ۴۷
م محمد علی رامپوری ناسخ عینین اور درود وغیرہ کو منع کیا سو ۴۸
م علماے مدراس کا فتوی تقویۃ الایمان وغیرہ کے رد مین ۴۹
ح علماے مدراس کے فتویکا ترجمہ ۵۱
ح چند سوالات بیہودہ کا جواب [illegible] مقدمے مین
ح قول مجتہد پر قول محدث کو [illegible]
م محمد علی آگے آئے تھے سو بیان ۵۴
م محمد علی آگے آئے تھے سوال کا ترجمہ ۵۶
ح فقہ کی حدیث معتبر محدث کی کتاب کی حدیث سے ۵۶
خ مذہب کی رعایت نکرنیکے برائیکا بیان ۵۶
ح حنفیہ سے بعض کا شافعیہ کے پیچھے نماز جائز ہونیکا بیان ۵۷

صفحہ | صفحہ | صفحہ

مضمون	صفحہ
ح متفق صحاح ستہ کے اور کتب حدیث معتبر میں سو اسکا بیان	۵۸
ح صحاح ستہ میں احادیث ضعیف او معمول ہے	۵۸
م محمد علی برات نامہ موکد بحلف لکھکر دیا ہے	۵۹
ح تہتر فرقے میں ایک فرقہ ناجی ہونیکا بیان	۵۹
برات نامہ کا ترجمہ	۶۰
م نقل وثیقہ محمد علی رامپوری یعنے اظہار نامہ	۶۰
ح روافض و معتزلہ اپنے عقل سے سعی کرتے سو	۶۰
ح بڑی جماعت طرف رہو ہے تو تم تعزیہ کرتے ہیں کرکے کہتے ہیں سو بیان	۶۱
م وثیقہ یعنے اظہار نامے کا ترجمہ	۶۲
ح ایک مذہب پر چلنا اور سیا قرآن و حدیث میں آیا ہے اسطرح سے ظاہر عمل کرنیکا بیان	۶۲
م نقل استدعائے علما اور اسکا ترجمہ	۶۳
م حکم حضور نواب عظیم جاہ بہادر بر کفر تقویۃ الایمان	۶۴
م حکمنامہ نواب صاحب برای ملازمان	۶۵
م تقویۃ الایمان بہتر ہے بولکر بعضے بنگالی عطان لکھے سو بیان	۶۶
م انکے اہلکار دختر الزادین لکھے حال سو	۶۶
ح مذہب جمہور صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ پر عمل نکرنیکا بیان	۶۶
باب پانچواں دہلی کے علماؤں کے فتوے کے بیان میں	۶۶
خود سید احمد کے خلیفے ان کو نئے مذہب والے کہتے سو بیان	۷۱
م اسماعیل دہلوی علمائے پشاور کے زور سے رفع یدین کا چھوڑنا ۔	۷۲
م مولوی کریم اللہ دہلوی انکو اسماعیلی کہتے سو بیان	۷۳
م مولوی مخصوص اللہ دہلوی انکو گمراہ کہتے ہیں	۷۳
م مولوی محمد ... دہلوی انکو لامذہب کہتے ہیں سو بیان	۷۳
م مولانا اسحاق دہلوی ایک مذہب اختیار کرنیکو کہتے سو بیان	۷۳
م دہلی میں انلوگوں نے بعد نماز فرض کے دعا کو بدعت کہے سو اسکا بیان	۷۳
ح مقلد مذہب کو چھوڑ کر حدیث پر عمل نکرنیکا بیان	۷۳
م باب چھٹا حرمین الشریفین کے علماؤں کا فتوے	۷۵
م سوال و جواب علمائے مکہ کا	۷۶
م فتوی کا ترجمہ حرمین الشریفین کے علما کا	۷۷
ح حدیث کا لفظ ہذا او مراد دوسرے ہوتی ہے	۷۷
م دوسرا فتوی حرم محترم کے چار مصلے کے مفتیوں کا	۷۸
م شیخ احمد اللہ بنارسی انلوگوں کو حاکم شرعی کے پاس بھیجے سو بیان	۷۹
ح علما حنفی ایک مذہب پر رہنا کہتے ہیں سو بیان	۷۹
ح علما شافعی مذہب کی حقیقت پر لکھے ہیں سو بیان	۷۹
ح علما مالکی مذہب کی تحقیق پر لکھے ہیں سو بیان	۸۰
م ترجمہ دوسرے فتوی کا جو چار مصلے کے مفتیان لکھے سو اسکا بیان	۸۱
ح مردوں پر فاتحہ پڑھنا اور انکے نام کا کھانا کرنیکا بیان	۸۱
م حنفی مفتی کا فتوی حرمین الشریفین کے	۸۲
م شافعی مفتی کا فتوی انکے رد میں	۸۳
م مالکی مفتی کا فتوی انکے رد میں	۸۴
ح افضل ایام میں ارواح گھروں کو آتے	۸۴
م حنبلی مفتی کا فتوی انکے رد میں	۸۵
م یہی مذہب والے توبہ کرکر مہر پر کئے ہیں سو بیان	۸۶
م ترجمہ حنفی مفتی کے فتوے کا	۸۷
ح توسل اور امداد انبیا اور اولیا جائز ہے سو بیان	۸۷
م ترجمہ شافعی مفتی کے فتوے کا	۸۹
ح مردے سنتے ہیں سو بیان	۸۹
م ترجمہ مالکی مفتی کے فتوے کا	۹۰
ح غیر کے نام سے مشہور کرکے اللہ کے نام سے ذبح کرے تو جائز ہونیکا بیان	۹۰
م ترجمہ حنبلی مفتی کے فتوے کا	۹۲
م باب ساتواں معمورہ بمبئی میں جو فساد کیا سو اسکے بیان میں	۹۵
م سید احمد ٹونک کے نواب پاس نوکر تھے سو	۹۶
م ولایت علی خلیفہ سید احمد کا بمبئی کو آکر فضیحت ہو کر جانا	۹۶
م سید احمد کے مرشد عبد العزیز صاحب مولود شریف کرتے تھے سو حال	۹۶
م ولایت علی سنہ ۱۲۴۵ھ میں بمبئی پہونچا سو	۹۷
م بمبئی میں مولوی سلیمان کا وعظ بد عقیدگی سے موقوف ہوا سو اسکا بیان	۹۷
م خط عبرت انگیز فارسی	۹۸
م ترجمہ خط فارسی کا	۱۰۰
ح قبور انبیا اور اولیا کی زیارت کے خاطر لا تشد الرحال کی حدیث لاکر سفر حرام کہتے ہیں سو بیان	۱۰۱
م خط دوسرا	۱۰۳
کوئی وہابی عقیدہ احمد نام بنا کر شافعیوں پر تہمت کیا سو اسکا بیان	۱۰۳
م اسکے نویں صفحے میں شافعیان کے وہاں طوطا حلال ہے کرکر جھوٹ کہا سو اسکا بیان	۱۰۴
م اسکے ۱۵ ادرے صفحے میں شافعی کے پاس جنگلی گوہ حلال کرکر جھوٹ لکھا ہے سو بیان	۱۰۴
م اسکے ۲۸ سے صفحے میں بچھو اور کیکڑا حلال ہے کرکر شافعیوں کے یہاں جھوٹ لکھا	۱۰۵
م اسکے ۲۹ سے صفحے میں کیکڑا اور مگر اور مینڈک کے سوا سب شافعی کے یہاں حلال ہے کرکر جھوٹ لکھا سو	۱۰۵
م اسکے ۳۱ سے صفحے میں سور کے باب میں شافعیان کے یہاں دو روایت ہیں کرکے جھوٹ لکھا سو	۱۰۵
اسکے ۴۵ سے صفحے میں شافعی کے یہاں بلی حلال ہے کرکر جھوٹ لکھا سو بیان	۱۰۵
ح قبور انبیا اور اولیا کی زیارت کو سفر جائز ہے سو بیان	۱۰۵
ح سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت زیارت کا بیان	۱۰۵
م جواب صاحب مجمع الاجبار کے طرف سے	۱۰۶

۱۰۴ [illegible]

ح اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضرت صلعم کے نام کو ملانیکا بیان ۱۰۷
ح بفضلہ وحیثیہ کے الفاظ ملانا غیر جائز کہتے ہین سو ۱۰۷
م خاتمہ اس فرقہ وہابیہ کے استیصال ماننے اور حرمین الشریفین سے اس کی جڑ کٹ جانیکے بیان میں ۱۰۸
م اسمہ احمد کے آیت کی تاویل سید احمد کے نام پر کرتے سو بیان ۱۰۸
ح اللہ کے نام کے ساتھ حضرت کا نام ہونے اور بتون وغیرہ پر تھا سو بیان ۱۰۹
م مولوی اسماعیل وغیرہ پشاور مین ایک سادات کے مقبرہ کو گرائے سو بیان ۱۱۰
ح حضرت کو جان ومال سے زیادہ دوست سمجھنے کا بیان ۱۱۲
م مکے سے وہابیا شہر بدر ہوئے سو بیان ۱۱۳
م مولوی عبدالرحمن بنارسی قبر شریف کے پاس دست بستہ کا انکار کیا سو اسکا بیان ۱۱۳
م پہلا ایک شخص شفاعت کا انکار اور دلائل الخیرات کو بدعت کہا سو اسکا بیان ۱۱۳
ح علم مطلق دوسرا علم الغیب متعلق کے بیان مین ۱۱۴
م ایک شخص رابغ کے مقام مین مدینے کے حرم سے مکہ کا حرم بڑھکر ہے کرامات کیا سو اسکا بیان ۱۱۴
م پشاوری اور سلیمانی علما انکا حال حاکم مسلمین حبیب پاشاہ کو لکھکر دیے سو بیان ۱۱۴
م ایک شخص تکبیر ونکو منع اور شرک کہا اسپر ۴ گواہ گذرے سو بیان ۱۱۴
م پھر ایک شخص نماز کے کہانیکو حرام کہا سو اسپر ۲۰ گواہ گذرے سو بیان ۱۱۵
م ایک شخص یا رسول اللہ کہنے کو شرک کہا سو اسپر گواہ گذرے سو بیان ۱۱۵
م ایک شخص قادریہ وغیرہ سلسلونکو نادرست کہا سو تقصیر کا بیان ۱۱۵
م پھر ایک شخص مولود شریف اور سلام کے وقت کھڑے ہونے کو شرک کہا سو بیان ۱۱۵
م ایک یہ بیہودہ گناہ آیا عذاب بعد کے متعلق ونکو بدعتی کہا ۱۱۵
م یہ سب تقصیرین ثابت ہونے سے وہابیہ مولویان مکے مین قید ہوئے سو بیان ۱۱۵
م وہابیان آپ سے پیر ہے اہل سنت و جماعت کے عالمونپر اُنکے جھوٹ ہو گئے سو بیان ۱۱۵
م عبدالحق بنارسی کے قتل کا فتوی علماء مکہ لکھے سو بیان ۱۱۶
م مولوی محمد بیگ چشتی سہارنپوری بہت پاجی پنا کرکے مکے مین پہنچا سو بیان ۱۱۷
م مولوی مراد کا وعظ مکے مین موقوف ہو کر لیے نکالے گیا سو بیان ۱۱۷
ح حضرت کو عالم الغیب کہنا درست ہے سو بیان ۱۱۷
ح دیوار کے پیچھے کے بات نہین جانتا ہونکر آئی سو حدیث باطل ہے سو بیان ۱۱۷
م ایسے مفسدات دین کار ولکنا حج کے وہابیان مکے سے اپنے مذہب کے کتاب بناکر روانہ کرتے تھے سو بیان ۱۱۸
م یہ سب تقصیر ونکے سبب سنہ ۱۲۹۵ ہجری مین مکے سے شہر بدر ہوئے سو بیان ۱۱۸
ح حضرت کے روبرو تمام دنیا مانند ہتھیلی کے ہے سو بیان ۱۱۸
ح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نظیر نہونیکے بیان مین ۱۱۹
ح قدرت کے تین قسمین ہین سو بیان ۱۱۹
م اول خط مکے کا آیا سو عبداللطیف وغیرہ کے حال مین ۱۲۰
ح قسم اول قدرت کے بیان مین ۱۲۰
ح قسم دوم قدرت کے بیان مین ۱۲۰
م ترجمہ خط مذکور کا ۱۲۱
ح تیسری قسم قدرت کے بیان مین ۱۲۱
م خط دوسرا عربی سنہ ۱۲۹۵ ہجری نبوی جمادی الآخر ۲۲ کو آیا سو ۱۲۲
ح لو شئنا لبعثنا کل قریۃ نظیراً حضرت کی نظیر کے واسطے وہابیہ لاتے سو دلیل کا غلط ۱۲۲
م ترجمہ دوسرے خط کا ۱۲۳
ح نظیر محمد جو معدوم ہے معدوم شئی نہین سو بیان ۱۲۳
ح وہابیہ کہتے ہین خدا نظیر محمد پر قادر ہے لاکن نہین بنایگا کرکے کہتے سو اسکا رد ۱۲۴
ح وہ کہتے ہین حضرت کی ذات ممکن اور شئی ہوی پھر نظیر بھی ممکن ہے جیسا ایک کتاب لکھا دوسری لکھنا کیا عجب ہے کہتے سو اسکا جواب ۱۲۴
م تیسرا خط فارسی مکہ معظمہ سے آیا ہوا ۱۲۵
م چوتھا خط فارسی مکہ معظمہ سے آیا ہوا ۱۲۶
ح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا کرنیکا بیان ۱۲۶
ح ندا حقیقی و حکمی کا بیان ۱۲۶
م ایک خط گجراتی اور دوسرے خطوط کا خلاصہ ۱۲۷
بغیرے سے در ماہ لیکر لوگونکو بگاڑتے سو ۱۲۷
ح سید احمد کے پیر عبدالعزیز صاحب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا کیے سو بیان ۱۲۸
ح کوئی کہے حضرت نزدیک سے سنتے ہین دور سے نہین سو اسکا جواب ۱۲۹
ح تقویۃ الایمان مین ندا کی آیت کا الٹا معنا کیا سو اسکا بیان ۱۲۹
م تاریخ اخراج وہابیہ از مکہ از ابیات عربی ۱۳۰
ح سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جشن ولادت کے بیان مین ۱۳۱
م تاریخ اخراج وہابیہ از مکہ از ابیات ۱۳۲
م خط عربی نثر مقفا ۱۳۳
م معتزلہ کی عمر ہزار برس کی اور وہابیہ کی عمر سو برس کی ہے سو بیان ۱۳۴
م معمورہ بمبئی کے علماؤں کا فتوی ۱۳۴
ح حضرت کی وقت ذکر تولد اٹھنا

کہرے ہونیکابیان	138
م مہرہے علماے مبئی	140
ح اذان مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سنے تو انگلیان آنکہو پر رکہہ بوسہ دینیکے بیان مین	141
م وہابیون کے رد مین علماء لکہے ہین سیو کے نام	142
ح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل کے مثال تبرک ہونیکے بیان مین	146
ح درود شریف کی فضیلت کے بیان مین	147
ح حضرت نے درود شریف دور سے سننے کے بیان	148
ح آثار شریف تبرک ہونیکا بیان	148
ح وہابیون کے کتاب اور اسکی حقیقت کے بیان مین	149
ح تقویۃ الایمان کا رد	149
ح شفاعت وجاہت وشفاعت محبت و شفاعت باالاذن کا بیان	149
ح رد ان اقسام کا	150
ح تنبیہ الضالین والا آیت کیا سو اسکا رد	150
الشیخ جسکو چاہا اسکو شفیع بنا لیگا کہتے اسکا رد	150
ح جن جبرئیل کو حضرت کے برابر پیدا کر ڈالے کہتے سو اسکا رد	151
ح کروڑون حضرت کے برابر ہونگے کہتے سو اسکا رد	151
ح جن اور پیغمبر شیطان اور دجال ہوجاوین کہتے سو اسکا رد	152
ح تنبیہ الضالین والا اسباب کو پہنچایا سو اسکا رد	152
ح صدیق اکبر کے سات برابر کرنے سے عمر فاروق مارنیکا حکم کئے سو بیان	153
ح حضرت کی ہبتکی کرنے والونکا رد	153
ح چمار کی تشبیہ دیا سو اسکا رد	153
ح چمار کا لفظ سنبہالنے تنبیہ الضالین والا لکہا سو اسکا رد	153
ح حضرت کو بہائی کی نسبت دیتے سو اسکا رد	153
ح حضرت مین تمہارے ویسا نہین ہون کہے سو اسکا بیان	154
ح رب سے غنا یا حضرت سے عجز اپنی سو وقت خموش رہنیکا بیان	154
ح حضرت کی زیارت کو منع کرتا ہے سو اسکا بیان	154
ح تنبیہ الضالین والا اسکی ہلاکت کیا اسکا رد	154

ح زیارت کے منع پر مجہول روایت کے سند لایا سو اسکا رد	155
ح آداب زیارت مین علماء لکہے سو بیان	155
ح میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ کہے سو اسکا بیان	155
ح صدیق اکبر ابن امیہ کو زیارت کے لئے جانیکا حکم کئے سو بیان	156
ح صراط المستقیم اصل مین صراط الجحیم ہے اسکا رد	156
ح حضرت سے مدعا حاصل ہونیکا انکار کیا سو بیان	156
ح حضرت نے پیر سید احمد کو تین کہجور کہلائے سو اسکا رد	156
ح اپنے پیر کو فاطمہ اور علی رضی اللہ عنہما خواب مین غسل دے کر کپڑے پہنائے سو اسکا بیان	156
ح کتاب تنویر العینین فی جواز رفع الیدین کا رد	156
ح تحفہ نوابیہ کا رد جو حضرت کی ہجو بیان کیا ہے	157
ح باران رحمت کا رد جو صلحا کی قبر کا سفر حرام کیا ہے	157
ح فیض عام حقیقت مین فیض عام ہے سو اسکا رد	157
ح خستک کے روزن دیکہنے کی مثال حضرت کو دیا سو اسکا رد	157
ح تیسیر الصلوۃ مین فقہا کے خلاف لکہا سو اسکا رد	157
ح نصیحۃ المسلمین مین یارسول اللہ وغیرہ ندا کو منع کیا سو اسکا رد	157
ح علماے دہلی کے نام سے جہوٹے فتوی کا رد	157
ف ح عبدالوہاب اور اسمعیل کے اقوال وافعال کے تطابق کا بیان	157
ح عبدالوہاب کے افعال و اقوال کا بیان	157
ح اسمعیل کے افعال و اقوال عبدالوہاب کے مطابق	158
ح ۲۲ قول مین گنبذ باندہنیکا حکم	159
ح وہابیہ کے کیود یعنے مکر و فریب مین	160

ح کیود اول کا بیان آیت کا خلاف معنا کرتے سو	160
ح کیود دوم حدیث کا خلاف معنا کرتے سو	160
ح کیود سوم کتابونکی سند مین عبارت جیت کرتے سو بیان	160
ح کیود چہارم کتب کا حوالہ غیر نام لگا دیتے سو بیان	160
ح کیود پنجم اپنے کتابون مین گالیان لکہتے سو بیان	161
ح کیود ششم تابع آیات وحدیث کے مین کر کرنا حق زعم کرتے سو بیان	161
ح اصول شرع قرآن وحدیث و اجماع وقیاس ہے سو بیان	161
ح احکامی آیات پانچسو ہے سو بیان	161
ح احکامی احادیث تین ہزار ہے سو	161
ح پہلی نظر آیت پر قیاس کئے سو بیان	161
ح دوسرا حدیث پر قیاس کئے سو بیان	161
ح تیسرا اجماع پر قیاس کئے سو بیان	162
ح امام اعظم کا قیاس حق نہین کہا تو کافر ہوتا سو بیان	162
ح حیات انبیا کے بیان مین	162
ح شفاعت کا بیان	163
ح محضر مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً وتعظیماً اسماعیل دہلوی کے دو شاگردونکے لئے ہوا سو عربی محضر	166
ح ترجمہ محضر مذکور کا	167
ح مہر ہے علماء مکہ	168
خاتمہ	169

اشارہ

جانا چاہئے کہ اس فہرست مین جو حرف م ہے اشارہ اس متن کا ہے یعنے اسکی فہرست متن مین دیکہین۔ اور حرف ح سے اشارہ حاشیہ کا ہے یعنے فہرست اسکی حاشیہ مین سے دیکہین بہ آسانی ملیگی

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

بتوفیق خدائے رب العالمین وبطفیل شفیع المذنبین و رحمت للعالمین یہ رسالہ کہ مسمی

رد ۱۲۸۱
فرقہ مہدیہ
فی شرح
تحفہ
محمدیہ

اہتمام سے ہیچمدان شاہ عبد القدوس ابن شاہ محمد جلال قادری الحنفی

مطبع سنی واقع جامع مسجد لشکر گاہ بنگلور میں مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ الذی ذم علی اعداء الدین وخفض
مساعی الانبیاء والاولیاء والصالحین والصلوٰۃ
والسلام علی شفیع المذنبین ورحمۃ للعالمین
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔ امابعد عاجز عبد القدوس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَیَّزَ بِکَلَامِہٖ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَجَعَلَ
الْاَوْلِیَاءَ وَالْاَئِمَّۃَ دَافِعِیْنَ عَنْہُ حُجَّۃَ کُلِّ زَائِغٍ
عَاطِلٍ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ مُحَمَّدِ
الْمُخْتَارِ الْاَمِیْنِ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ شَانِہٖ وَمَا
اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ
الطَّاہِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُہْتَدِیْنَ وَاَتْبَاعِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی
یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ امابعد فقیر حقیر خاکسار خادم الطلاب الراجی الی رحمۃ اللہ
الباری سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی
عفی اللہ عنہ وعن جمیع المومنین سب دیندار صاحبوں کی خدمت میں

ظاہر کرتا ہے کہ کئی برس سے ایک نیا فرقہ ہند مین پیدا ہوا تھا اور
ایک سال یعنے ۱۲۶۵ ہجری مقدسہ مین حرمین الشریفین کے
علماؤنکے اجماع اور اتفاق سے استیصال پایا اس فرقے کا احداث
ہونا اور استیصال پانا اور دہلی مدراس کلکتہ ممبئی حرمین الشریفین کے
سب دیندار عالمونکی صحیح اور مہر دستخط کے فتوے اور چارون
مصلونکے مفتیونکے جواب وسوال اور خطونکے داخلے جو یہان کے
رئیس بزرگونکو مکہ معظمہ سے آئے ہین مع تفصیل نام ونشان ہندی
عبارت مین ترجمہ کرکے اس مختصر رسالے مین جمع کیا اور نام اس کا
تحفۂ محمدیہ رکھا تا ہر ایک مسلمان اسکو پڑھکر اُنکے احوال سے
واقف ہو جاوے اور پھر انکے مکر وفریب کے دام مین نہ پھنسے اور ناظرین
بحکم اُنْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ چشم انصاف سے
اس رسالے کو اول سے آخر تک دیکھین اور اس عاجز کی خطا اگر
کہین ہوئی ہو تو اسے اصلاح دیوین اور دعا خیر سے یاد کرین اس
رسالے مین ایک مقدمہ سات باب اور ایک خاتمہ مقرر کیا وباللہ
التوفیق حسبنا اللہ نعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر

وتسویلات شیطانی بسند مختار بودند خودها باخذ بیعت بحکم آنجناب
که نظر بر توسیع احاطهٔ ارشاد هر طالب را اجازت میفرمودند قدم بر
بساط وعظ ونصیحت نهاده بشهرت خلافت آنحضرت دوکان تزویر
برچیدند وخودها را پیشوا ومقتدای وقت قرار داده بسیاری را از
بندهای خدا بدام ضلالت آوردند وچون همه آنطایفه از جمیع علوم دریه
که از شرایط علوم دینی اند بی بهره محض بودند ودر تحصیل آن قطع نظر از
امتداد زمان قلت وقعت واعتبار خود نزد عوام فهمیده گرفتار شکهای
شیطانی شدند یعنی بر جمیع علوم دینی از فقه واصول وکلام وعلمای آن زبان
طعن وتشنعه کشاده خود را عامل بحدیث مشتهر ساختند وبدیدن ترجمه
فارسی مشکوة شریف شیخ عبد الحق دهلوی علیه الرحمه وترجمه هندی فرقان
مجید حضرت مولوی عبد القادر ومولوی رفیع الدین علیهما الرحمه دعوی
محدثی ومفسری نموده علانیه بشان ائمه اربعه ودیگر فقها رضوان الله
تعالی علیهم اجمعین تهمت کذب وافترا ساخته خاک بدهان گندهای خود
انباشتند ورفع یدین وآمین بجهر وتلاوت سوره فاتحه بعقب امام
وغیره مسایل بکمال اصرار واستبداد بمعتقدین خویش تعلیم نمودند وباین

حرکت این هندوکان طلبه برد و سنج اقوال واعمال باطله این باطلان بیدرد
در سالها بتالیف رسید و اختلافی عظیم و تفرقه جسیم درمیان خواص و عوام
اهل سنت وجماعت پیدا گشت تا اینکه دربسیاری جاها نوبت زدو
ضرب وکشت وخون رسید و بال اینهمه افشان بنامه اعمال آن سیه
درونان مندرج گردید و چون کاسه حرص این حریفان بندو رغیره
سلوکات مریدان حسب مطلب پر نگشت دامی دیگر گسترد ند
وان اینکه حضرت سید صاحب شهید نگشته بلکه بفلان کوه بفکر درستگی
سامان جهاد مصروف میباشند پس هر مسلم را باید که تائید آنجناب
بارسال زر ومال که در ثواب مقدم بر جان واقع گشته نماید و بسیاری
پاک اعتقادان نیک نهاد از رجال ونساء اسباب زیورات
وجایدات خود فروخته بخدمت و اعظان مذکورین رسانیدند
وآن خود گم گشتگان باین حیله کیسهای آرزو و حرص های تمنا پر کردند
وسالها الیست که بوسیله ایندام ما الهام مردمان شکار میکنند و هیچ قریه
و ده از آفت وغارت این بدبختان و کوچک ابدالان ایشان
محفوظ نمانده حتی که تا حیدرآباد دکهن وغیره صوبجات که خارج از احاطه

تصرف سرکار کمپنی است از تاخت و تاراج آنها باقی نمانده ازانجا که
کشف این راز بر خواطر عوام که قول خواص بتاثیر افسون آنها طایفهٔ وهابیه
مقبول نمیدارند بدون اختلاف و ناموافقت بعضی ازان گروه با بعض
دیگر ممکن نبود درین جزء زمان بمقتضای مشیت ایزدی مسمی زین العابدین
احدی ازان زمره را بامر شدو استاد خود که ولایت علی عظیم آبادی نامشد
خلاف افتاد لهذا خطے متضمن بعضے حالات او بخدمت احدی از معتبرین
کلکته جر نگاشته که برای تمقیط غافلین و تصریح عاقلین نقلش درین
اوراق سمت نگارش میپابد امید از ناظران انکه مضمون آنرا تا هر جا که
دست رس باشد اعلان فرمایند که خالی از ثواب عظیم نیست و پوشیده
نماند که اصل و امام این فساق مولوی فضل الحق بنارسی که بالفعل تبدیل
مذهب اهل سنت وجماعت باثنا عشری نمود و محمد حسین و ولایت علی
عظیم آبادی صادق پوری و دیگر برادران او میباشند و دیگران را بمنزله
قیاس باید نمود اللهم احفظنا من مکاید الشیطان . و نقل خط اینست

نقل بجنسه خط مرقومه

از زین العابدین بعد سلام علیکم و رحمته الله و برکاته معروض آنکه

انکه با وجودیکه زمین شد مت گاری جناب مولوی ولایت علی صاحب
این عاجز بر آفات متعدده را در حق این بدعات شروع کند سنت می انگارد
معتمد الاعتماد به صداقت و دانائی و خیرخواهی بجناب مولانا و مرشدنا ولایت علی صاحب
منوره بر سید بشارات جناب موصوف در احاطه عقل نمی گنجید ندمنود از
روانه بطرف منزل معلوم گردانید انجا رسیده قولی یا فعلی یا حرکتی یا
سکونی که شایان امام همام باشد نشنیدیم و ندیدیم بلکه کریم الله میواتی
که در فریب قاسم کذاب آمده بود از طرف ملا غاور در قافله آمده اظهار
میکرد که امیر المومنین میفرمایند شیخ ولی محمد نیستند مردود شده که اگر بخت سنگ
از قبه بر نا سته توبه کند قبول خواهد شد و توبه ولی محمد نخواهد شد میفرمایند
که مسلمان شدن بس مشکل است درین زمانه یک قاسم را خدا مسلمان
نمود و میفرمایند که زین العابدین مرد خوب است که همه مال و اسباب خود
حواله قاسم نمود و از عنایت علی نهایت ناخوش هستند که همه مال و اسباب
خود حواله قاسم نمود و علی هذا القیاس همچنین خرافات که قطره از دریا نمی
توانم که بنویسم شنیده متحیر میشدیم و از قاسم میپرسیدیم شخصیکه پر تو انبیا علیهم
السلام در اخلاق و رحمت و عقل داشته باشند صدور همچنین اقوال

زحمت از جناب او در فهم نمی آید پس متحیرم قاسم جواب میداد که حضرت
بالفعل در جذب مستند و حمیر الدین یک مهر نام امام از طرف خود کنده کنانیده
از هندوستان با خود برده بود روزی کریم الله از طرف ملاغاور پیام آورد
که امام همام مهر نام خود میطلبد قاسم همان مهر بدست کریم الله فرستاد و بعد
چند روز کریم الله مهر واپس آورد و گفت امام میفرمایند که جابجا از طرف من
خطوط بنویسند و همین مهر ثبت نمایند آنوقت هم این عاجز گفت که هنوز
مردمانرا در حیات امام شک است کتابت خطوط یا ثبت این مهر جدید
که بجز مضرت توقع منفعت ندارد از عقل رسائی امام همام پس بعید
معلوم میشود بعد یک دو روز کریم الله پیام آورد که امام ناخوش میشوند
و میفرمایند که زین العابدین مرا عقل می آموزد و نیز ملاغاور میگویند که دو صحابی
در جنگ بدر و گاهی میگویند احد نام یحیی ابن عباس و دیگر ابن خزیمه غایب
مخفوف شده زیر زمین هدایت کرده الحال که زمان ظهور امام قریب است
از میان سنگی بالای کوه شاه کراون بیرون آمده معیت امام اختیار
کرده اند و نیز میگویند که بادشاه جن از چین کلان طلبیده است بران تخت
امام همام با تمام اولیای زمانه مثل سلیمان ع بر هوا سیر میکنند و نیز ملاغاور

قبل عید الضحی میگفت که تمام اولیا با پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و اصحابه
وسلم پیش امام آمده بودند همه اولیا امام همام را گفتند که برخیز لشکر کفار
بربالاکوت آمده امام فرمودند که بجز حکم خدا نخواهم برخواست آخر
پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم فرمودند که برخیز امام جواب داده
که غلام را اختیار خود نیست و ملا غاور قبل ملاحظه کنانیدن جسد مصنوع
عهد و پیمان واثق از مردمان بگرفت که اراده کلام و مصافحه نکنند والا
چهارده سال دیگر غایب خواهد شد از کمال محبت همان جسد بے حس و
حرکت را میدیدند و سلام هم میکردند گو جواب نمیداد ولیکن قصد مصافحه
نمیکردند آخر شده بمصداق مثل کلمه خیشته چون شک در دل مردمان
زیاده شد و قصد مصافحه کردند ملا غاور ترسانیدن شروع نمود که اگر
کسی بے اطلاع قصد مصافحه خواهد کرد میان چشتی صاحب و یا میان
عبدالله صاحب از طپنچه خواهند زد چون دید که ترسانیدن هم بکار
نمی آید مردمان بغیر مصافحه نخواهند گذاشت و حقیقت حال واضح
خواهد گشت گفتن گرفت که امام میفرمایند که مردمان بر دیدن من بغیر
مصافحه و کلام اکتفا نکنند و شکر این نعمت بجا نیاورند او سبحانه

ناراض شدند تا وقتیکه در قافله نخواهم آمد هرگز ملاقات نخواهم کرد بعد ازین
دیدن مردمان آن جسد را یک بار مفقود شدند تا اینکه ملا نزاب بابک دو شخص
دیگر از کابل و قندهار آمده بودند طمع بسیار ملا غاور را دامنگیر شد و در دام طمع
افتاده بر سه کس را پیش همان جسد مصنوع بر دایشان ملاحظه دیدند که بت مصنوع
از پوست بز و گیاه و چوب وریش ساخته بود این ماجرا را از قاسم کذاب
پرسیدم جواب داد درست هست این کرامت امام هست که بهمین صورت
ممرخته بنظر اینها آمد بعد ازین ملا غاور گفتن گرفت که حضرت ناخوش شده
آمد و رفت در خانه من ترک نمودند بالفعل بخانهٔ میان چشتی صاحب گاه گاه
می آید بجای میان چشتی صاحب. نیز قاصد مولوی خدا بخش صاحب
کوچه نوجوان را گرفته زد و کوب نموده تاج و پای پوشش میان کاذب
بفرخ آباد آورده اینست شمه از احوال افترا و ضلالت اینجا فقط و فقیر که
در اوایل همان جسد بی حس و حرکت را دیده خطوط نوشته بود و چنانش فرط
عقیدت جناب بود الحال که کذب و افترا و ضلالت اینجا اظهر من الشمس گردید
خیر و انجام کار اینجا هیچ وجه ندید بمصداق فماذا بعد الحق الا الضلال خود را
از ضلالت رها نمود درین خط مولوی بدیع الزمان و مولوی رجب علی را

سلام نوشتہ بود

خلاصہ ترجمہ اسکا ہندی عبارت مین

پوشیدہ نہ ہے کہ حضرت اکمل اولاد مصطفوی و اجمل احفاد مرتضوی قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین المؤید من اللہ الصمد المبشر من جناب رسول اللہ الامجد حضرت سید احمد رضی اللہ تعالی عنہ وعن اخوانہ وانصارہ کے وجود برکت آمود سے بہت بدعت اور گمراہی کے کام ہندوستان کے ملک مین سے موقوف ہوے اور ہزارون مسلمان مرد عورت شرک و بدعت کے خلاصی پاکر انکے مرید ہوکر توبہ اور ہدایت سے مشرف ہوے چنانچہ دہلی کلکتہ اور بمبئی کے تمام اطراف کے شہرون مین ایسا کوئی مقام باقی نہ رہا کہ جہان انکے فیض کا اثر نہ پہنچا اور اکثر مومنین پاک اعتقاد انکی مریدی اور بیعت کی برکت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیروی اور سنت پر قایم ہو گئے اور جو کچھ انھون نے اللہ کی راہ مین کوشش کی سب دوست اور دشمن پر ظاہر ہے یہان تک کہ اپنی جان بھی فدا کئے اور شہیدون کے ساتھ بہشت برین کیطرف چلے گئے انکے رفیق اور خلفا انکے سامنے اکثر سب شہید ہوے اور کوئی باقی نہ رہا جو انکے مسند خلافت کو زیب دیوے مگر جو لوگ اپنی جان بچاکر

وہان سے بھاگ نکلے سو ہندوستان مین آکر پیری مریدیکا سلسلہ
بڑہانے لگے اور حضرت سید صاحب ممدوح ومغفور نے دین محمدی کی
تقویت اور افزایش کی نیت سے اکثر لوگونکو یہان سند خلافت واجازت
عنایت کئے تھے اس لئے بہتیرے نالایق اور نفسانیت والے شخصون نے
وعظ ونصیحت کا بازار گرم کیا اور خود کو دین کا پیشوا اور مقتدی سمجھکر
بہت سے بندگان خدا کو اپنے دام فریب مین کھینچا اور یہہ لوگ اکثر علوم
صرف نحو منطق معانی فقہ اصول کلام عقاید وغیرہ علوم درسیہ سے بے
بہرہ تھے اور فقط مشکات شریف کا ترجمہ علم حدیث مین اور حضرت
تاج المفسرین سلطان المحدثین مولوی عبد القادر صاحب اور مولوی رفیع
الدین صاحب علیہما الرحمۃ والغفران کا ہندی ترجمہ کلام مجید اور فرقان
حمید کا پڑھکر بڑے مولوی بن بیٹھے اور دعوی اجتہاد کا شروع
کیا اور سب ایمہ اربعہ اور فقہاے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی
شانمین ناشایستہ باتین اور جھوٹی تہمتین ظاہر کرکے بدبختی کی
خاک اپنے منہہ مین بھری اور خود کو عامل بالحدیث جانکر بہت سے
مسلمانان کو شیطانی دام مین گرفتار کئے مگر علوم درسیہ سے بالکل ناواقف تھے

اسلئے ہر ایک طالب العلم کے ساتھہ مباحثے مین ذلیل وخوار ہوتے
رہے ہے انکے پیروی کرنیوالے جاہلونے زبان درازی زیادہ شروع کی
اور اکثر جگہہ مارپیٹ لڑائی اور جھگڑے کی نوبت پہنچی اور اہل سنت و
جماعت کے اجماع اور اتفاق مین بڑا تفرقہ پڑگیا ہندوستان کے اکثر عالمون نے
انکے باطل مذہب کے ردّ مین رسالے لکھے اور انکے استیصال مین جان ودل سے
ساعی ہو مگر یہہ لوگ اتنی بھی فتنہ انگیزی پر بس نکر کے دوسرا
مکر کا دام پھیلایا اور نفسانی طمع کے واسطے ایک نئی ڈھب سے
مریدون کے پاس سے روپئے کھینچنے کی تدبیر کی اور اپنے مریدون اور
معتقدون سے کہنے لگے کہ سید احمد صاحب شہید نہین ہوئے بلکہ فلانے
پہاڑ مین ایک غار کے اندر چھپ کر بیٹھے ہین اور اپنے لشکر کی درستی
کرنے مین مشغول ہین مگر پیسا نہین اسلئے ناچار ہین اب ہر ایک
مرید اور معتقد مسلمانکو لازم ہے کہ حضرت کی مددگاری اپنے مال و جان سے
کرے بلکہ زر و مال سے مدد کرنیکا ثواب زیادہ ہے تب اکثر مسلمان
پاک اعتقاد والے کیا مرد اور کیا عورت اپنا زیور اسباب گھر دار بیچ کر
اُن مولوی لوگونکو روپیہ دینا شروع کیا کوئی شہر باقی نہین رہا

جو انکی عالمگیری اور دولت سے بچا ہو چنانچہ حیدرآباد دکن وغیرہ نئی شہر
جو سرکار کمپنی بہادر کے علاقہ مین نہین تھے وہان بھی ان لوگون نے ایسا
فریب کر کے خوب روپیہ جمع کیا اور اس بہانے سے مدت تک حرام کا مال کہاتے
اور اپنا کیسہ طمع بھرتے رہے اگرچہ بہت دیندار لوگون نے یہہ حوال ظاہر کیا
کہ سید صاحب مغفور مدت ہوئی کہ شہید ہو گئے تم عبث ان مکار و دغاباز لوگون کو
کیون روپیہ دیتے ہو لیکن انکے مریدون اور معتقدون کے دل پر اس بات کی تاثیر نہین ہوتی
تھی بلکہ ایسا کہنے والیکو دشمن جانتے تھے جب اللہ تعالی جل جلالہ و عم
نوالہ نے جو آپ دین محمدی کا نگہبان اور منتقم حقیقی ہے چاہا کہ ان لوگون کا فساد
منقطع کر دیوے تب زین العابدین نام ایک اس فرقہ کا مولوی جو مرید اور شاگرد
ولایت علی عظیم آبادی کا تھا اپنے مرشد سے پھر گیا اور ایک خط ان
لوگون کے مکر اور فریب کی سب کیفیت کا لکھکر کلکتے کے ایک معتبر شخص کو
بھیجدیا اب وہ خط بجنسہ چھپایا جاتا ہے تا غافلونکی غفلت بھری آنکھ کھلجاوے
اور ہر ایک مسلمان اسکے مضمون کو ہر ایک جگہہ ظاہر کرے اور دوسرے بھائیون کو
انکے فریب سے بچاوے تا موجب حسنات کا ہووے جاننا چاہیے کہ اصل اس
فساد کے بانی مولوی فضل الحق بنارسی جو ابھی دہریہ مذہب کا بن گیا ہے اور محمد حسین

صادق پوری اور مولوی ولایت علی عظیم آبادی اور انھون کے رفیق اور
خلفا ہین اور دوسرونکو بھی یہ قیاس کر لیا چاہیے اللہم احفظنا من مکاید الشیاطین

ترجمہ مولوی زین العابدین کے خط کا بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ کے عرض یہہ ہی کہ یہہ عاجز مولوی ولایت علی کے خدمت کا برکت سے
بدعتونکو دین وایمان کے کامونمین داخل کرنا برا جانتا ہی اور ایسے بدعات کو
دفع کرنا سنت سمجھتا ہی باوجود اسکے مرشدنا ومولانا ولایت علی صاحبکی سچائی اور
دانائی بہ تیبہ عقل سے باہر ہی بحث سالہا کر کے منزل علوم کیطرف روانہ ہوا جب وطن پہنچا تو
کہیں کا کام نہ کرا کہ کفار جو امام تمام کے لائق ہو وسو میں نے بالکل نہ دیکھا نہ سنا بلکہ کریم [illegible]
میوانی جیہ قاسم کذاب کے فریب مین آیا تھا ملا تھا و کیطرف سے قافلے مین آکر یو ظاہر
کیا کہ امیر المومنین ایسا فرماتے ہین کہ شیخ ولی محمد ایسا مردود بنا ہی کہ اگر رجعت سنگھ
بھی ہمین سے اٹھکر توبہ کرے تو اسکی توبہ قبول ہوگی مگر شیخ ولی محمد کی توبہ قبول نہو گی
اور ایسا بھی فرماتے ہین کہ مسلمان ہونا بہت مشکل ہی اس زمانہ مین ایک قاسم نے
خود مسلمان کیا ہی اور زین العابدین بہت اچھا آدمی ہی کہ اسنے اپنا تمام مال و
اسباب قاسم کے حوالے کیا اور عنایت علی حضرت سے بہت خوش ہین کہ اسنے اپنا سارا
مال و اسباب قاسم کے حوالے کیا اور اسیطرحکی بہت باتین جو دریا مین سے ایک قطرہ ہے

برابر مین نہین لکہے سیکون سنکر حیرت کرتا تھا اور قاسم کو پوچہتا تھا کہ جو شخص
انبیا علیہم السلام کا پرتو لیسے نے اخلاق حمیدت اور علمین رکہتا ہو سو وہ ایسی سخت
باتین کرے تو کچہہ سمجہہ مین نہین آتین ہین اسلئے مین بہت متحیر ہون تو قاسم جواب
دیتا تھا کہ حضرت ابہی حالت جذب مین ہین اور ضیاء الدین نے ایک مہر امام کے نام کی
اپنی طرف سے کندہ کرکے ہندوستان سے ہمراہ لیگیا تھا ایک دن کریم اللہ ملا غاور کے
طرف سے آیا اور یہہ پیغام لایا کہ امام ہمام اپنے نام کی مہر مانگتے ہین قاسم نے وہ مہر لیکر
کریم اللہ کے ہاتہون بہیجدی چند روز کے بعد کریم اللہ نے وہ مہر پیچہے لایا اور
کہا کہ امام ایسا فرماتے ہین کہ میری طرف سے جابجا خط بہیجین اور یہہ مہر اسپر لگاوین
اسوقت بہی اس عاجز نے کہا کہ ابتک امام کی زندگانی مین لوگونکو شک ہے اسواسطے خطونکا
لکہنا اور یہہ مہر اسپر لگانا امام ہمام کی رسائی عقل سے دور نظر آتا ہے کیونکہ سوا
نقصان کے اسمین کچہہ نفع کی امید نہین بعد دو روز کے پہر کریم اللہ آیا اور کہنے
لگا کہ امام ناخوش ہوتے ہین اور فرماتے ہین کیا زین العابدین مجہکو عقل سکہاتا ہے ملا غاور
ایسا کہتے ہین کہ دو صحابی جنگ بدر سے ہین اور کبہی کہتے ہین جنگ احد سے ہین کہ ایک کا نام
ابن عباس اور دوسرے کا نام ابن خزیمہ تھا غایب ہو کر زمین کے نیچے ہدایت کے لئے
مشغول تھے اب جو امام کے ظہور کا زمانہ نزدیک آیا ہے سو وہ دونون شاگرد ان کے

پہاڑ پر پتھر کے تلے سے باہر نکل آے اور امام ہمام کی رفاقت مین آن بیٹھے
اور یہہ بھی کہتے ہین کہ جن کا بادشاہ مہاچین سے بلایا گیا ہی کہ اُسکے تخت پر امام
ہمام سب اولیاء زمان کے ساتھ بیٹھکر سلیمان علیہ السلام کے مانند ہوا پر سیر کرتے پھرتے
ہین اور عید الضحی کے اول ملا غاور ایسا کہتا تھا کہ سب اولیا پیغمبر علیہ السلام کے ہمراہ امام
ہمام کے نزدیک آئے تھے اور امام ہمام کو یہ کہتے تھے کہ اُٹھو کافرونکا لشکر بالاکوٹ پر
آیا ہی امام نے فرمایا کہ بدون خدا کے حکم سوائے نہ اُٹھونگا آخر پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا
اُٹھو امام نے جواب دیا کہ غلام کو اتنا اختیار نہین ہی ملا غاور نے یہہ ایک حیلا
بنایا ہوا دکھلانے کے اول سب لوگون سے عہد و پیمان لیا تھا کہ تم ہرگز مصافحہ اور بات
چیت کا ارادہ مت کرو نہین تو پھر امام ہمام چودہ برس تک غایب ہو جائینگے تمام آدمی
اپنے دل کی محبت سے وہی بیجان جسم کو دیکھا کرتے اور دور سے سلام کیا کرتے اگرچہ
جواب نہ سُنتے تھے مصافحہ کا ارادہ بھی ہرگز نکرتے تھے جب چند روز اسی
طرح سے گذرے لوگون کے دلونمین شبہہ پڑ گئی یعنی مصافحہ کا قصد کیا ملا غاور سبھو کو
ڈرانے لگا کہ اگر کوئی بے اطلاع مصافحہ کریگا تو میان چشتی صاحب یا میان
عبد اللہ صاحب اسکو طمنچے سے مار ڈالینگے ملا غاور نے دیکھا کہ میرا ڈرانا کچھہ کام
مین نہین آتا اور لوگ مصافحہ کیے بغیر نہ چھوڑینگے اور اس تلے کی حقیقت حال

کھل جائیگی تب یون کہنے لگا کہ امام ہمام ایسا فرماتے ہین کہ لوگون نے میرے
دیکھنے پر بغیر مصافحہ اور کلام کے صبر کیا اور اس نعمت کا شکر بجا نہ لایا اسسے حق تعالیٰ
انلوگون سے ناراضی ہوا بعد اسکے ابین جب قافلے مین نہ آونگا اب تک نسبت ملاقات نہ کرونگا
پھر تو اُس پتلے کا دیدار کسیکو میسر نہوا الغرض چند روز کے بعد ملا تراب اور ایک دو
شخص بزرگ انکے ہمراہ کابل و قندہار سے وہان آئے اور ملا غاور کو بہت سی طمع
پکر وزبے شکنجے مین کھینچے آخر الامر ملا غاور انکو دیدار دکھانیکے واسطے اُس
پتلے کے پاس لے گیا انھون نے اچھی طرح دریافت کیا کہ وہ پتلا بکری کے چمڑے کا اسمین
گھاس بھرا ہوا اور لکڑی بال وغیرہ کا بنایا ہوا تھا اس عاجز نے یہہ احوال قاسم
کذاب سے پوچھا اُسنے جواب دیا کہ سچ ہے اور یہہ بھی امام ہمام کی کرامت ہے کہ انلوگونکی
نظر مین ایسی صورت دکھلائی دی بعد اسکے ملا غاور کہنے لگا کہ حضرت مجھسے ناخوش
ہوے اور میرے گھر کا آنا جانا موقوف کیے بالفعل میان چشتی صاحب کے یہان کبھی کبھی آتے
ہین پھر مولوی خدا بخش صاحب نے کو جر نوجوان کو پکڑ کر بایں پیت کرکے انکا تاج
اور پاپوش فرخ آباد مین لائے یہہ ایک شمہ ان لوگونکی ضلالت اور شرک و
بدعت کا احوال ہے اور اس فقیر عاجز نے اول ہی بیجان جسم کو دیکھکر خطوط
لکھا تھا اور بہت اعتقاد صادق حضرت کی جناب مین ظاہر کیا تھا اب

انکو ٹی گمراہی اور جھوٹا بہتان اظہر من الشمس ہو گیا اور حق کے بعد ضلال
آ گیا اسلئے خود کو انکی گمراہی اور تہمت سے بچایا اور اس خط مین مولوی بدیع الزما
اور مولوی رجب علی کو سلام لکھا ہے فقط +

اب یہان سے صاف معلوم ہوا کہ یہہ لوگ حضرت سید احمد صاحب رح کے دشمن اور ان سے
منکر ہین انکے طریقے ظاہر مین بھی خلاف عمل کرتے ہین اور باطن مین بھی انکے
اذکار اشغال مراقبے مشاہدے بالکل چھوڑ دیئے وہ تو خلاصے اہل سنت جماعت سے تھے
مذہب حنفی رکھتے تھے اور قادریہ چشتیہ نقشبندیہ اور مجددیہ ان چارون
طریقونکی اجازت اپنے مرشد حضرت افضل المتاخرین سلطان المفسرین والمحدثین
جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سے انکو ملی تھی اور انھون نے
اپنے والد اور استاد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سے
خلافت و اجازت اور علم باطن کی نعمت پائی تھی اور انھون نے اپنے والد اور
استاد حضرت مولانا شیخ عبد الرحیم صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سے ان چارون طریقونکی
بیعت اخذ کی تھی اور انھون نے حضرت سید عبد اللہ اکبر آبادی سے اور انھون نے
حضرت سید آدم بنوری سے اور انھون نے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی سے
اور یہہ بزرگ موجد طریقہ مجددیہ کے ہین اور انکو نعمت باطنی حضرت شاہ باقی

بااللہ صاحب قدس اللہ اسرارہم اجمعین سے ملی تھی اور اس فقیر حقیر کو بھی مجددیہ طریق کی اجازت حضرت مرشدنا سید عبدالرزاق المدعو سید عطا حسین صاحب دانا پوری سے ہے اور ان بزرگواروں کی جناب مین کمال اعتقاد رکھتا ہے مگر یہہ مردود لوگ اپنے پیرون اور مرشدون سے بالکل منکر ہوے کیونکہ یہہ سب بزرگوار حنفی مذہب رکھتے تھے اور یہ لامذہب ہین واللہ اعلم بالصواب

باب دوسرا

کلکتے مین انلوگون نے جو فساد کیا تھا اسکے بیان مین

معلوم ہووے کہ مولوی عبدالجبار ابن حبیب اللہ ساکن شیخپورہ نے ایک بڑا فتنہ دین مین ڈالا اول تو پیری مریدی کرکے اپنا پیٹ بھرتا تھا بعد ازان حضرت فضایل مآب مولوی کرامت علی جونپوری کے پاس جو حضرت سید احمد صاحب کے بڑے نامی خلیفہ ہین مشکات شریف کا ہندی ترجمہ پڑھکر تین دن مین استاد اور مرشد سے بھی زیادہ بڑھ گیا اور چارون مذہبونکو بدعت کہنے لگا آخر مسجدون مین نمازی مسلمانونکے درمیان فساد ہونا شروع ہوا اور زبان سے ہاتھ پر نوبت پہنچی تب عالم باعمل فاضل بےبدل مولوی محمد وجیہہ صاحب مدرس اول مدرسہ کلکتہ نے بڑی تلاش کرکے بچیس سوال اور جواب آیات اور احادیث سے مدلل کرکے چھپوا دیا اور نام اسکا نظام الاسلام رکھا اور وہان کے علماؤنکی مہرین جو اس رسالے مین ہین

احمد کبیر — امین مدرس مدرسہ کلکتہ

علام سبحان — قاضی القضاۃ صدر کلکتہ

وارث علی	محمد وجیہہ	بشیر الدین	نور الحق	محمد مرتضی	محمد ابراہیم
مفتی عدالت بادشاہی کلکتہ	مدرس اول مدرسہ کلکتہ	مدرس دوم	مدرس سیوم	مدرس چہارم	معاون اول
خادم حسین	محمد مظہر	احمد حسین	محمد اکبر شاہ	خادم حسین	خادم حسین
معاون دوم	معاون سیوم	حکیم مدرسہ	مدرس اول مدرسہ محسنیہ واقع شہر ہگلی ضلع ہوگلی	مدرس مدرسہ مذکور	مدرس مدرسہ مذکور
منصور احمد	سید مرتضی علی	حافظ محمد صدیق	احمد	خادم حسین	
مدرس مدرسہ مذکور	مدرس مدرسہ مذکور	واعظ و خلیفہ حضرت سید احمد قدس سرہ	مفتی ضلع ۲۴ پرگنہ	مفتی ندیہ	
حسین الدین شطاری	صوفی نور محمد	سید عبد اللہ	محمد عبد اللہ	سب علم الہی	
مفتی سرکوٹ	خلیفہ حضرت ممدوح	خلیفہ حضرت ممدوح	مولوی کالج	علماؤن کے	

مہرین ہین اور اس کتاب کے دیباچے کی نقل یہہ ہے اس رسالے کا نام نظام الاسلام اس زمانے مین بعضے لوگ فقہ کے مسلونکو خلاف قرآن اور حدیث کے تصور کر کے عوام کو بہکاتے ہین اور فقہا کی بہ نسبت حقارت کے کلمات زبان پر لاتے ہین اور ائمہ اربعہ کی تقلید سے لوگونکو بد اعتقاد بناتے ہین خصوصًا امام ابو حنیفہ کی فقہ سے لوگونکو روگردان کرتے ہین اسلیے علماے دیندار اور فقہاے نیک کردار نے اس رسالے مین نماز کہ رکن اعظم ہے دین کا اسکے مسایل کو قرآن اور حدیث سے مدلل کیا اور حنفی مذہب کی حقیقت کو ظاہر کیا اور مقلد کیتین اپنی سمجہہ کے موافق قرآن وحدیث پر

عمل کر نیکی وجہونکو بیان کرکے بیہ دستخط اپنے درست کردیا کہ لوگ اسکو پڑھکر
دین کے امور مین مضبوط ہوجاوین اور اپنے مذہب پر قایم رہین پھر کسیکے بہکانے سے نہ بہکیں
اور یہہ کتاب مطبع احمدی مین ۱۲۶۵ ہجری مولوی سید عبد اللہ ابن سید بہادر علی کی تصحیح سے
چھاپی گئی ہے اور اس کتاب مین اس نئے مذہب والونکو منافق لکھا ہے کیونکہ
ظاہر مین یہہ لوگ حدیث پر عمل کرنا عوام مسلمانون مین ظاہر کرتے ہین لیکن اجماع
امت اور اتفاق اہل سنت وجماعت کو توڑتے ہین اور ہزارون فساد ڈالتے ہین اور
اور انکے مددگار ہر ایک جگہہ اس پانچوین مذہب کے رواج دینے مین بڑی کوشش کرتے
ہین اور مشکات شریف کے باب الاعتصام مین حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّبِعُوا السَّوَادَ
الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ کہا حضرت ابن عمر رض نے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو بڑی جماعت مسلمانونکی یعنے اکثر علما جس
طرف ہون انکی تابعداری کرو کیونکہ جو شخص دور ہوا جماعت سے اور نکلا اجماع جمہور علما کے سے
تو ڈالا جاویگا جہنم کی آگ مین مشکات شریف کے باب الاعتصام مین ۹ صفحے پر یہہ
حدیث ہے وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک خدا تعالی نہین جمع کرتا ہے میری امتکو گمراہی پر یعنے ہماری امت جس بات پر اتفاق کریگی وہی حق اور ثواب ہوگا خدا کا ہاتھ جماعت پر ہے یعنے اللہ تعالی جماعت کا نگہبان اور مددگار ہے جو کوئی جماعت سے نکلے گا اور انکے طریقے کو چھوڑیگا پڑیگا یا ڈالا جائیگا جہنم کی آگ مین اب جاننا چاہیے کہ حرمین الشریفین کے سب عالمونکا جو اتفاق اور اجماع ہے وہی سند اور صحیح ہے اور وہان سوا اہل سنت وجماعت کے اور بغیر چار مصلوں کے پانچوان مذہب کبھی رواج نہین پایا اور اہل سنت وجماعت کے مذہب کی سچائی پر اور ان وہابیوں کے مذہب کے جھوٹھے ہونے پر اتنی دلیل بس ہے کہ مکہ معظمہ سے انکو شہر بدر کیا اور خارج کر دیا یہہ لوگ رسول اللہ سے منکر ہوے سلیے بیت اللہ سے نکالے گئے نعوذ باللہ منہا ظاہر ہو کہ کلکتے مین ان لوگون نے تراویح کی نماز کو منع کر دیا اور کہا کہ یہہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین اور حضرت خلیفہ ثانی عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خلافت کے عہد مین تراویح کی نماز کی بیس رکعتین مقرر کین اور سب اصحابونکو یہہ نماز پڑھنے کی تاکید کی اگر کوئی پڑھے تو آتھ یا بارہ رکعتین

پڑھے دوسرا فساد انلوگون نے یہہ نکالا کہ قرآن شریف کا ہندی ترجمہ جاہل لوگونکو پڑہکر مولوی بنادیا اور انکو کہدیا کہ تفسیر قرآن عبث ہے آنحضرت کے اور صحابہ کے زمانہ مین تفسیر کہان تھی اب وے جاہل آیتون کے ناسخ منسوخ اور شان نزول محکم و متشابہا اور مجمل مبین سے ناواقف رہکر جیسا دلمین آیا اور عقل ناقص مین سمایا ویسا بیان اور وعظ کرنے لگے اور دوسرے غریب مسلمانونکو بہکانے لگے اگر کوئی عالم کہتا ہے کہ یہہ آیتین بتونکی شان مین ہین تم پیرون اور پیغمبرونکو اسمین کیون شامل کرتے ہو تو کہتے ہین کہ تفسیر پر ہمارا کچہ اعتبار نہین تیسرا فساد ناف کے نیچے نماز مین ہاتھ باندھنے کو فعل یہود کہا نعوذ باللہ منہا تب حضرت مولوی کرامت علی جونپوری جو سید احمد صاحب کے بڑے خلیفہ ہین انلوگون کے بد اعتقاد و کفری باتون کے رد مین ایک کتاب بنام قوۃ الایمان تصنیف کی اور اسمین بائیس علماؤنکی صحیح مہر ہے اور وہ کتاب کلکتے کے مطبع قادری مین مولوی عبد الجبار صاحب کے اہتمام سے سنہ ۱۲۵۳ ہجریہ مقدسہ مین چھاپی گئی اور ان سوال جوابونکی تفصیل اور ان لوگونکے اعتقاد کی باتین اسمین مفصل لکھی ہین اب پہلے فساد کا جواب یہہ ہے کہ مشکات شریف کے باب الاعتصام کے ۱۴ صفحہ پر حدیث شریف مین صاف آیا ہے عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ یعنی

تمکو لازم ہے کہ میرے طریقے پر عمل کرو اور میرے خلفاء الراشدین کے طریقے پر عمل کرو جو تمکو ہدایت کرنیوالے ہیں پھر اہل سنت و جماعت کے نزدیک جو فعل کہ اصحابون کے زمانے میں رواج پایا اسکو بھی سنت کر کے سمجھتے ہیں اور اسی لئے تراویح بیس رکعتیں پڑھتے ہیں اور اسکو سنت التراویح کہتے ہیں مساجد اور منابر کو زینت دینا فرش روشنی سے تکلف کرنا بھی حضرت خلیفہ ثانی کے وقت سے جاری ہوا اسی لئے ایکو زین المسجد والمنبر والمحراب حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں یعنے مسجد منبر اور محراب کو زینت دینے والے اور اسکا خلاصہ سراج الہدایت کے باب البدعت میں لکھا ہے یہان سے معلوم ہوا کہ یہہ لوگ پیغمبر سے تو منکر ہوے تھے مگر اصحابون کے اجماع سے بھی منکر ہو دوسرے فساد کا جواب یہہ ہے کہ نبی علیہ السلام اور آپکے تمام اصحابونکی اس زمانے میں یہی زبان اور اصطلاح تھی جس زبان میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنا کلام مجید نازل کیا تب بھی اصحابون میں اکثر آیتون کے معنے سمجھنے میں اختلاف پڑتا تھا اسلئے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو حضرت نبی علیہ السلام کے چچیرے بھائی تھے انھون نے تفسیر لکھی اور اب تو خاص عرب لوگونکو بھی بغیر تفسیر پڑھے کے ہر ایک آیت کے معنے معلوم نہیں ہوتے پھر اور ملک کے رہنے والونکو کیونکر فقط تحت اللفظی معنے پڑھنے سے سب کلام مجید کا مطلب معلوم ہو جایگا اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرآن مجید کی ہر ایک آیت کے

ظاہری معنے اور باطنی معنے ثابت ہین اور باطنی معنے ستّا درجے تک ہین
او حضرت تاج المفسرین والمحدثین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رس
مسایل کے رسالے مین نحو صرف او منطق معانی کے علم کو پڑھنا فرض کفایہ لکھا تا
تفسیر کی عبارت اچھی طرح ذہن مین آوے یہان سے معلوم ہوا کہ یہہ لوگ قرآن شریف کے
بھی تابعدار نہین کیونکہ اسکا اصل مطلب تو تفسیر سے معلوم ہوتا ہی اُسکے پڑھنے پر یہہ
اعتبار نہین رکھتے ہین تیسرے فساد کا جواب قوۃ الایمان کی بجنسہ ۱۵۳ صفحے کی
عبارت لکھتا ہی تیسری بھول یہہ ہی کہ جاہلون سے کہتے ہین کہ ناف کے تلے نماز مین
ہاتھ باندھنا یہود کا فعل ہی اللہ انکو توبہ نصیب کرے سُنت کو فعل یہود کہنا ایسی بات
کہنے مین جو عالم لوگ فتوی دیتے ہین سو ہمکو اُنکے حق مین کہنے سے شرم آتی ہے
کیونکہ آخر وہ لوگ کلمہ گو ہین اور ایسی بات بے علمی کے سبب کہتے ہین اگرچہ سب
عالم کہتے ہین کہ کفر کا کلام جہالت سے کہنے سے بھی کافر ہوتا ہے مگر ہم انکے
حق مین دعا کرتے ہین کہ اللہ انکو ایسی باتون سے توبہ کی توفیق دے اب ناف کے
تلے ہاتھ باندھنا سنت ہونے کی دلیل سنو تیسیر الاصول کے ۲۱۲ صفحے مین کتاب
الصلوۃ کے پانچوین باب مین یہہ حدیث ہی عن ابی جُحَیفَۃَ رضی اللہ
تعالی عنہ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللہُ تعالی عَنہ قَالَ السُّنَّۃُ وَضعُ الکَفّ

فی الصلوۃ ویضعہا تحت السرۃ اخرجہ رزین روایت ہے
ابی جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے تحقیق علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا سنت ہے
ہاتھ رکہنا نماز مین یعنے ہاتھونکا باندہنا نماز مین سنت ہے اور رکہنا دونون
ہاتھونکو ناف کے تلے روایت کیا اسکو رزین نے اور احمد ابو داؤد اور
دارقطنی اور بیہقی کی روایت مین ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ فرمایا السُّنَّۃُ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ یعنے سنت ہے رکہنا
ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر نیچے ناف کے اور ایک روایت مین وَضْعُ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ کے
بھی آیا ہے یعنے سیدھا ہاتھ بائین ہاتھ کے اوپر رکہنا سنت ہے ہدایہ بحر الرائق
کفایہ عنایہ نہایہ اور کافی مین بھی اس مضمونکی حدیث ہے صرف لفظ مین
اختلاف ہے اور معنے مین اتفاق اور بحر الرائق مین ہے عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ قال ثَلٰثٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ وَذَکَرَ مِنْہَا وَضْعُ الْیُمْنٰی
عَلَی الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّۃِ یعنے تین چیزین ہین پیغمبرونکی سنت سے
اور بیان کیا انمین سے رکہنا داہنے ہاتھ کا بائین ہاتھ پر نیچے ناف کے
فقط اور سطر کے تمام مسلونکا اختلاف مع سوال جواب اور سب ہندوستان کے
علماء کے رسالے اور فتوح الحرمین الشریفین [illegible] عالمونکی [illegible] چالیس جزو کے قریب ہندی

عبارت مین اسی فقیر حقیر نے جمع کیا ہے اور دلایل عقلی و نقلی بتفصیل اسمین لکھکر بطریق تحفہ محمدیہ کبیر اُسکا نام سراج الہدایت رکھا ہے اسلیئے یہان فقط مختصر تین مسئلون کے جواب لکھدیا تا معلوم ہووے کہ ہر ایک جا کے علماؤن نے بلکہ حضرت سید احمد صاحب کے دیندار خلفاؤن نے بھی انکو نیر کفر ثابت کیا ہے

باب تیسرا

مولوی عبد الجبار کے خط کا احوال

ظاہر ہووے کہ یہہ شخص کلکتے مین مولوی ولایت علی کے گماشتے تھے کئی طرح کے فساد وہان نکالے مگر جناب مولوی کرامت علی صاحب جونپوری جو حضرت امیر المومنین سید احمد صاحب قدس سرہ العزیز کے اعظم الخلفاء اور عالم باعمل ہین ظاہر کے علم سے ساتھ اللہ سبحانہ نے انکو باطن کی بھی نعمت عطا کی ہے قوت الایمان کے خلاصے مین ۳۲۳ صفحے مین کیا اچھی باتین انصاف سے لکھی ہین جسکی عبارت بجنسہ یہان داخل ہوتی ہے اور سب دیندار مسلمان خصوص حضرت مولانا و مرشدنا سید احمد صاحب کے خلفا اور مریدونکو اسکا ماننا اور اسپر عمل کرنا لازم ہے اگر چشم انصاف سے دیکھین تو بالکل اپنی نفسانیت اور گمراہی چھوڑ دین اور اپنے پیرونکی تابعداری اختیار کرین اور کبھی چار مذہب سے منکر نہو وین اور پانچوان مذہب نکالنے سے توبہ کرین اور اگر اپنے پیرونکی اور انکے خلفاؤنکی بات نمانین تو جہنم مین جاوین

نعوذ باللہ منہا قوت الایمان کا خاتمہ صفحہ ۳۲۳ +

جب کتاب قوت الایمان تمام ہو چکی تب مولوی عبد الجبار ابن حبیب اللہ ساکن
فتحپورہ نے فارسی زبانمین نادر علی کے ہاتھ ایک سوال لکھ کے بھیجا اور کہلا بھیجا
کہ اگر اس سوال کا جواب نہ لکھوگے تو ہم جو قوت الایمان کا جواب لکھینگے اسمین لکھینگے
کہ ہمارے اس سوال کا جواب نہ لکھ سکے تب اس خاکسار نے کہا کہ اس سوال کو انسے لکھوالاؤ
اور نیچے انکا نام بھی لکھوالاؤ تب بارے مولوی عبد الجبار صاحب نے اس سوال کو لکھ کے
اور اسکے نیچے ایک رقعہ بھی لکھ کے پھر نادر علی کے ہاتھ بھیجا اور رقعہ کے نیچے
نام حیات النبی کا لکھا تب ہم نے نادر علی کو قسم دیکر پوچھا کہ سچ کہو یہہ رقعہ کسکا ہے
تب اُسنے کہا کہ عبد الجبار کا اور حیات نبی کا نام بھی اُنھون نے اپنے ہاتھ سے
لکھا ہے سو اس رقعہ اور سوال کو بجنسہ ہم لکھکے اُسکا جواب ہندی لکھتے ہین
جسمین ہر خاص و عام کی سمجھہ مین آوے اور سب مسلمان لوگ سوال و جواب دیکھکے
اُنکے مذہب کا حال بخوبی دریافت کرلین **رقعہ** عبد الجبار کا یہہ ہے بعد سلام علیکم
واضح باد این سوال مشکل است نوشتن جواب خیلی دشوار چنان نشود کہ بجای
جواب بنویسند کہ این طعن است بر جناب امیر المومنین احمد شہید چہ سوای این جواب دیگر
از انصاحب ممکن نیست و اگر قصد جواب باشد در سوال من کم و بیش ننمایند و رنہ در قیامت

دامن گیر خواہم شد بقدر وسع در اصلاح کوشند ❁ حیات نبی **رقعہ کا جواب**

علیکم السلام پہلے لیپنے رقعہ کا جواب سنئے مولوی صاحب آپ نے جو رقعہ لکھا اور اسکے

نیچے نام حیات نبی کا لکھا تو لیتے کیا فایدہ آخر باور علی کو جب ہم نے قسم دیا تب

انھنے صاف کہا کہ یہہ رقعہ بھی مولوی صاحب نے لکھا ہے اور حیات نبی کا نام بھی

انھوں نے لکھا ہے تو کیا آپکو معلوم نہیں ہے کہ جیسا جھوٹ کہنا منع ہے ویسا ہی

جھوٹ لکھنا بھی اسیطرح آپ لوگ انکو مسئلہ بھی بتاتے ہونگے اور آپ نے جو لکھا ہے

کہ یہہ سوال مشکل ہے اسکا جواب لکھنا بہت دشوار ہے ایسا نہو کہ بیجا جواب لکھے

کہ یہہ جناب امیر المومنین سید احمد پر طعن ہے کیونکہ یہہ کے سوا دوسرا جواب انصاف سے

ممکن نہیں سو آپ سے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر آپ نے یہہ سمجھا ہے کہ اس سوال کا جواب

کسی طرح سے نہو سکیگا تو ایسا سوال کہ جسکے سبب سے مومنین کے دلمین وسواس ڈالنا کیا

ضرور تھا اور اگر اس سوال کا جواب آپکے نزدیک بھی ہو سکتا ہے تو پھر یہہ لکھنا کیا ضرور تھا کہ تم

دوسرا جواب نہو سکیگا سوا اسکے کہ بیجا جواب لکھوگے کہ یہہ جناب امیر

المومنین سید احمد پر طعن ہے مگر شاید ہم نے جواب لکھا تو پھر تم جھوٹے ہوئے اور ہم

نے جو آپ نے لکھا ہے کہ اگر جواب کا قصد ہو تو میرے سوال میں کچھ زیادتی نکر کر

قیامت تک بھی دامن گیر ہوگا تو ہمارا بھی کیا زیادتی کرو گے یہہ پہلے سوال سن

کمی زیادتی کب آتی ہے اپنے دلمین خود سوچو سو اسے خاطر جمع رکھو کمی زیادتی
ہونے پاویگی باقی ہم یہہ پوچھتے ہین کہ اگر ہم سوال مین کمی زیادتی نکرینگے
اور جواب معقول دینگے تب کیا ہمارا دامن چھوڑنیکا ارادہ ہے تمکو تو مناسب تھا
کہ ہمارے دامن سے لگے رہتے کیونکہ تمنے ہم سے چند روز مشکوۃ شریف پڑہی ہے
اور جب جواب معقول پاؤگے اور دلکی شک دفع ہوگی تب تو زیادہ دامن سے لگے رہنا مناسب
لیکن بھائی ہمین تو شبہ نہین کہ نیت تو تمہاری بخیر نہین ہے اور تمہارے سوال سے تو حضرت
پیرومرشد کے حقمین طعن ٹپکتا ہے چنانچہ ہمکو بھی معلوم ہوگیا اور تمنے پیشبندی کیے
لکھا کہ اس سوال کو سید صاحب پر طعن سمجھوگے سو بھائی ہمین تو تم بڑے سچے ہو
ہمکو تو اس سوال مین صاف طعن معلوم ہوتا ہے مگر بھائی ہمنے یہہ جو لکھا ہے کہ سوا اسکے
کہ اس سوال کو امیر المومنین پر طعن سمجھو تمسے دوسرا جواب ممکن نہین ہے سو ہمین تو
ہمکو خوف ہے کہ کہین تم جھوٹے نہو جاؤ کیونکہ جواب تو ہم سے ہوسکیگا انشاء اللہ
تعالی اور بھائی ہم تو تمکو سچا کرنیکے واسطے جواب نہ لکھتے مگر لاچار ہین حق چھپانا
گناہ ہے اسی سے ہم مجبور ہوکے جواب لکھتے ہین اور اسوقت اب تمہارا پردہ ڈھکنا مناسب
ہے کیونکہ تمنے عوام کے بہکانے مین اور ہم سب بھائیونکو آپس مین لڑوانے مین
قصور نکیا اور وہ ہندیکی مثل کہ لاؤ جلاہا جو جبین پٹھان ہم لوگونمین سچ ہوجاتی

اگر ہم لوگ بھی تمھارے جیسے ہوتے اب اپنے سوال کا جواب سنو بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال چون طریق اربعہ کہ عبارت از چشتیہ و نقشبندیہ و قادریہ و مجددیہ است و نعمت ہای گوناگون این طریقہا در عالم واقع است بعض در طریقہ چشتیہ بیعت حاصل کردہ چشتیہ میگویانند و بعض قادریہ و بعض نقشبندیہ و بعض مجددیہ و نزد جمہور اہالی این طریقہا داخل اند بزمرہ آنہا کہ در شان آنہا اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ است و خارج اند از زمرہ آنہا کہ در شان آنہا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ است واحدی قایل نیست کہ کسی از متاخرین و متقدمین این ہمہ طریقہ را یکجا ساختہ بطور معجون مرکب و مخلوط ساختہ گاہی بطور نقشبندیہ شغل نمودہ باشند و گاہی بطور طریقہ دیگر درین جزو زمان جناب سید احمد صاحب کہ اہل طریقہ بودند و نام طریقہ خود محمدیہ داشتہ با آن چار طریقہ منتظم ساختہ در پنج طریقہ بیعت میگرفتند چنانچہ در خلفای ایشان الی الآن این طریقہ جاری است پس این ترکیب و تخلیط ہدایت است یا ضلالت است چرا سید ممدوح و مریدانش این را چہ نمودند اگر ہدایت است در انضمام مذاہب اربعہ کہ ہمہ قایل حق دایر اند نہ مجہیرچہ قباحت میدانند بر تقدیر قباحت حسبۃً للہ جواب دادن این اعتراض کہ جناب امام ابوحنیفہ و امام محمد و امام ابی یوسف و امام زفر رحمہم اللہ باوجودیکہ باخود ہا اختلافات کثیرہ دارند مخلوط و مرکب کردہ چرا یک

…عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای

مذہب قرار داوندو نامش حنفیہ کروند اگرکسی مذاہب اربعہ را حق پندہ اشتہ ہمہ مخلوط کردہ مذہب محمدیہ نام نہد وگاہی فتوی بر قول امام اعظم وگاہی بر قول امام شافعی وگاہی بر قول ائمہ آخر دہد چنانکہ فتوی گاہی بر قول امام محمد وگاہی بر قول امام ابی یوسف وگاہی بر قول امام زفر میدہند چہ قباحت پیدا می شود بینوا وتوجروا۔ جواب حقیقت یہہ ہی کہ سوال کرنیوالے کو مطلق علم سے بہرہ نہین ہی کسی فسادی نے بیچارے کو دھوکا دینے کیواسطے اور حضرت سید احمد صاحب کے طریقہ سے اُسکو بے اعتقاد کرنیکے واسطے یہہ سوال عوام فریب بنا دیا ہی سو سایل بیچ میچ دھوکا کھا گیا ہی اور اُسکے دلمین ایسی شک لگی ہی کہ اُسنے جان لیا ہی کہ اس سوال کا جواب کسی سے ہنو سکیگا سو ہم اس سوال کا جواب لکھتے ہین ط اب جواب ہر مضمونکا بخوبی سنو یہہ جو سایل نے لکھا ہی کہ چونکہ چارون طریقے کہ مراد ہی چشتیہ اور نقشبندیہ اور قادریہ اور مجددیہ اور ان طریقونکی طرح طرح کی نعمتین عالم مین پھیلی ہین بعضے لوگ طریقہ چشتیہ مین بیعت حاصل کر کے چشتیہ کہلاتے ہین اور بعضے قادریہ اور بعضے نقشبندیہ اور بعضے مجددیہ اور سب لوگون کے نزدیک ان طریقون کے لوگ داخل انکے گروہ مین کہ جنکی شان مین أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہی اور خارج ہین انکے گروہ سے کہ جنکی شان مین غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ہی سو سایل کا

ان طریقہ کے لوگونکو ایسا غنیمت سمجھتا ہے اور یہہ جو لکھا ہے کہ کوئی شخص
اس بات کا قایل نہین ہے کہ کسی نے متاخرین مشایخ نقشبندیہ مین سے ان سب طریقونکا بطور
معجون مرکب کے اکھٹا کرکے اور ایک ہی مین ملا کے کدھین نقشبندیہ کے طور پر
شغل کیا ہو اور کدھین دوسرے طریقہ کے طور پر اور اس زمانہ مین جناب سید احمد
صاحب کہ اہل طریقہ تھے اور اپنے طریقہ کا نام محمدیہ رکھہ کے اُن چارون طریقہ
مین شامل کرکے پانچ طریقہ مین بیعت لیتے تھے جیسا کہ اُنکے خلیفونمین اب
تک یہہ طریقہ جاری ہے سو اسکا جواب یہہ ہے کہ سایل مطلق متاخرین اور متقدمین
طریقہ سے واقف نہین ہے بلکہ باوجودیکہ مرید کرنیکا دعوی رکھتا ہے اور اگرچہ
حضرت پیر و مرشد برحق حضرت سید احمد صاحب ادام اللہ برکاتہ سے اسکو ملاقات
بھی نہین ہے اور بعضے ناواقف اسکو اس جناب کا خلیفہ بھی جانتے ہین مگر
انکے ملفوظات کو بھی جسکا نام صراط المستقیم ہے نہ دیکھا کاش دنیا کمانیکے لالچ سے
بھی اسکو دیکھا ہوتا تب اسکے آج کام آتا اور اس شک مین گرفتار نہوتا افسوس تو
یہہ ہے کہ ہزارون شجرے اس جناب کے طریقہ کے گھر گھر موجود ہین کبھی اسکو
بھی نہ دیکھا جو آج وہ شجرہ بھی اسکے کام آتا خلاصہ یہہ کہ حضرت پیر و مرشد کا بطور
معجون مرکب کے ان طریقونکو ملانا ثابت نہین ہوتا یہہ البتہ ثابت ہوتا ہے کہ چار طریقونکو

نعمت بیعت اور اجازت کی انکو اپنے مرشد حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ
سرہ العزیز سے حاصل ہے جیسا کہ حضرت پیر و مرشد کے شجرہ سے صاف ظاہر ہے
اسیکو اگر معجون مرکب سمجھو تو متاخرین مین حضرت شاہ عبد العزیز اور انکے استاد
اور مرشد اور باپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور انکے باپ اور مرشد شیخ
عبد الرحیم رحمہم اللہ نے بھی مرکب کیا ہے اسیطرح سے کہ شیخ عبد الرحیم نے چشتیہ طریقہ
اپنے مرشد اور نانا شیخ رفیع الدین سے حاصل کیا اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ طریقہ
سید عبد اللہ اکبر آبادی سے حاصل کیا پھر انسے چارون طریقے اکٹھا شاہ ولی اللہ
محدث کو حاصل ہوے اور انسے شاہ عبد العزیز محدث کو اور انسے حضرت پیر و مرشد سید احمد کو
اور متقدمین مین جو طریقہ حضرت محی الدین عبد القادر جیلانی کو پہنچا وہ طریقہ حضرت امام
جعفر صادق نے حضرت امام محمد باقر سے حاصل کیا اور جو طریقہ حضرت بہاؤ الدین نقشبند کو پہنچا
وہ طریقہ حضرت امام جعفر صادق نے قاسم ابن محمد سے حاصل کیا پھر اگر دو چار طریقہ مین ایک
شخص کا بیعت کرنا اسیکو معجون مرکب سمجھا ہے تو متاخرین متقدمین سب سے یہہ فعل سرزد
ہوا ہے اب کیا کہین انکی کہتے ہین بے ادب بے نصیب با ادب با نصیب باقی یہہ جو لکھا
کہ یہہ بات کوئی نہین کہتا ہے کہ کسی متاخرین اور متقدمین نے سب طریقونکو بطور معجون مرکب کے
ملا کے کبھی بطور نقشبندیہ کے شغل کیا ہو اور کبھی دوسرے طریقون کے طور پر سو یہہ بھی جہالت کا

باعث ہے جن متاخرین بزرگونکا ذکر ہوا وہ سب ایسا کرتے تھے چنانچہ قول الجمیل
مین حضرت ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ ایک فصل مین مشایخ جیلانیہ یعنے قادریہ کے
اشغال کا بیان لکھتے ہین دوسری فصل مین مشایخ چشتیہ کے اشغال کا بیان لکھتے ہے
ہین اور ان سب پر انکا عمل تھا اور اسی طرح سے حضرت مولانا محمد اسمٰعیل محدث
دہلوی رحمۃ اللہ حضرت پیر و مرشد برحق سید احمد صراط المستقیم کے تیسرے باب مین روایت
کرتے ہین چارون طریقہ کے اشغال کو جدا جدا پہلی فصل مین طریقہ قادریہ کے اشغال کا
بیان فرماتے ہین دوسری فصل مین طریقہ چشتیہ کے اشغال کا بیان تیسری
فصل مین طریقہ نقشبندیہ کے اشغال کا اور نقشبندیہ مجددیہ چونکہ دونون کے اشغال
ایک ہین مگر کچھ اصطلاحات کا فرق ہے سو اسکو بھی چوتھی فصل مین بیان فرماتے
ہین اور یہہ جو سایل لکھتا ہے کہ کسی متاخرین و متقدمین نے ایسا نکیا کہ سب
طریقون کو بطور معجون مرکب کے ملا کے کبھی بطور نقشبندیہ کے شغل کیا ہو اور کبھی
بطور دوسرے طریقہ کے اور سید صاحب نے ایسا کیا سو سید صاحب کا طریقہ جو مذکور ہوا
اسمین معجون مرکب کی صورت نہوئی معجون مرکب کی صورت تو تب ہوتی جب ایک ہی
شغل مین دونون یا چارون طریقون کے شغل اکٹھا کرتے اور ایسا حضرت
پیر و مرشد برحق کا شغل کرنا ثابت نہین ہوتا جیسا کہ صراط المستقیم مین موجود ہے

دیکھو تو بلا یہ انہین تو ہر طریقہ کے شغل کو اول سے آخر تک جدا جدا بیان فرمایا،
حق تو یہہ ہے کہ **بیت** چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔ میلش اندر طعنہ
پاکان بردہ اور تماشا تو یہہ ہے کہ آپ ہی سایل لکھتا ہے کہ حضرت سید احمد صاحب نے
اپنے طریقہ کا نام محمدیہ رکھہ کے ان چارون طریقہ مین شامل کر کے پانچون
طریقہ مین بیعت کرتے تھے سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد کیونکہ اسکے
لکھنے سے تو خود معلوم ہوتا ہے کہ چارون طریقون کو حضرت پیر و مرشد نے
اپنے حال پر جدا رکھا اور پانچوان طریقہ اپنا جدا نکال کے انکے شامل کیا جیسا
انکے شجرہ مین بھی پانچوان طریقہ کے نام جدا جدا مذکور ہین اسطرح چشتیہ
اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ اور محمدیہ تو طریقونکا ملانا کہان ہوا اور
حضرت پیر و مرشد بیعت لیتے وقت بھی اپنے مریدون سے یون کہلاتے تھے
کہ بیعت کیا مینے بیچ طریقہ چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ اور
محمدیہ کے اوپر ہاتھہ فقیر سید احمد کے اللہ توفیق کر اور نعمتین ان طریقونکی ہمارے
نصیب کر ہزارون مرید اس جناب کے موجود ہین شک ہو تو پوچھہ لو باقی حضرت
پیر و مرشد کے طریقہ کا نام محمدی ہونیکی یہہ وجہ ہے کہ جیطرح جیسے حضرت غوث
الاعظم کا نام عبد القادر ہے تو جس نام کیطرح انکی نسبت بھی اسی نام انکا طریقہ

مشہور ہوا یعنے قادریہ کہلایا اور خواجہ بہاوالدین کی نسبت نقشبند کی طرف
تھی اسیواسطے انکا طریقہ نقشبندیہ کہلایا بہاوالدینیہ نہ کہلایا اور حضرت خواجہ
معین الدین چشتی کی نسبت چشت کیطرف تھی اسیواسطے انکا طریقہ چشتیہ
کہلایا معین الدینیہ نہ کہلایا اسیطرح سے حضرت پیرومرشد کی نسبت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تھی کہ قدم بقدم آنحضرت کے تھے
اسیواسطے انکا طریقہ محمدیہ کہلایا احمدیہ نہ کہلایا اور باقی اس راہ سے کہ سب
طریقوں کی نسبت آخر کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے حقیقت
مین سب طریقے محمدیہ ہین مگر یہہ نسبت کرنا فقط پہچان کے واسطے ہے
جیساکہ قریشی ہاشمی مکی مدنی حنفی شافعی مالکی حنبلی جیساکہ اسکا ذکر اوپر
ہوچکا اور یہہ جو لکھا کہ پھر ان طریقوں کا ملانا اور ترکیب دینا ہدایت ہے
یا گمراہی اگر گمراہی ہے تو سید ممدوح اور اُنکے مریدون نے کسواسطے یہہ راہ اختیار کی
سو اسکا جواب یہہ ہے کہ طریقہ ملانا کیا ہے خدا جانے تم کیا خلط ملط کر رہے
اگر مزاج شریف مین کچھہ جنون کا سا فساد آگیا ہو تو آخر طبابت بھی تو کرتے
ہو کچھہ تنقیہ کروالو آگے شفا دینا اللہ تعالی کے ہاتھہ ہے باقی پیرومرشد کے
طریقہ کا جو مذکور ہوا ہے اس صورت مین تو انکے طریقہ مین سراسر ہدایت ہے

٤١

انکے طریقے کو ہنسی یا کسی طرح سے گمراہ کہے تو وہ خود گمراہ ہے اور یہہ جو لکھا ہے
کہ چارون طریقہ کا ملانا اگر ہدایت ہے تو چارون مذہب کے ملانے مین کہ سب کوئی قائل حق
دایر کے ہین نہ منحصر کے یعنے سب کوئی اس بات کے قائل ہین کہ حق چارون مذہب مین
دایر ہے چارون مین سے کسی ایک ہی مین منحصر نہین ہے کہ فلانے ہی مذہب مین حق ہے
اسکے سوا دوسرے مین نہین کیا قباحت ہے تیسرے جز مین سوال کا جواب یہہ ہے کہ اگر تمھاری
یہہ غرض ہے کہ چارون طریقہ کو ملایا تب چارون مذہب کے ملانے مین کیا قباحت ہے سو
طریقہ کا ملانا ثابت ہوا اب اپنے سوال بموجب یعنے جب شرط جاتی رہی تب جسکام کی
شرط کیا تھا وہ کام بھی جاتا رہا اذفات الشرط فات المشروط پڑھ پڑھ کے
رویا کرے یعنے چار مذہب کے ملانے مین قباحت سمجھو کیونکہ چارون مذہب کے ملانے مین سواد
اعظم کا خلاف کرنا ہے اور پھر یہہ جو لکھا ہے کہ جس تقدیر مین چارون مذہب کے ملانے مین قباحت
ہے تو اللہ کی رضامندی کیواسطے اس اعتراض کا جواب دینا ضرور ہے کہ جناب امام ابو حنیفہ
اور امام محمد اور امام ابی یوسف اور امام زفر رحمہم اللہ نے باوجودیکہ آپس مین بہت
اختلاف رکھتے ہین سبکو ملا کے کسواسطے ایک مذہب ٹھہرالیا ہے اور اسکا نام
حنیفہ مقرر کیا اگر کوئی شخص چارون مذہب کو حق جانکے سب مذہب کو ملا کے مذہب
محمدیہ نام رکھے اور کبھی امام اعظم کے قول پر اور کبھی امام شافعی کے قول پر اور

کبھی دوسرے اماموں کے قول پر فتوی دے جیسا کہ کبھی امام محمد کے قول پر اور کبھی امام ابی یوسف کے قول پر اور کبھی امام زفر کے قول پر فتوی دیتے ہین تو کیا قباحت پیدا ہوتی ہی سو اسکا جواب تو چوتھے سوال کے جواب مین گذر چکا مگر پھر بھی ہم لکھتے ہین ایمان کے کان سے سنو کہ امام محمد اور ابو یوسف اور زفر رحمہم اللہ کا مذہب حنفی تھا اُن لوگونکا کوئی مذہب جدا نتھا وہ لوگ مجتہد فی المذہب کہلاتے ہین یعنے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے مذہب مین مجتہد تھے نہ یہہ کہ انکا کوئی دوسرا مذہب علیحدہ تھا تو حقیقت مین ابو حنیفہ اور محمد اور ابو یوسف اور زفر رحمہم اللہ کا مذہب ایک تھا یا چار کہانسے سمجھا جو ملا نا کہا خلاف امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد حنبل کے کہ یہہ لوگ مجتہد مطلق اور صاحب مذہب تھے اسواسطے ان چارون اماموں کے مذہب کو ایک مین ملانے سے سواد اعظم نے منع کیا ہی مگر تین وجہ سے جیسا کہ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ کے فتوی اوپر سے بخوبی لکھ چکے کہ انھون نے بغیر تینون وجہ کے دوسرے امام کے مذہب پر عمل کرنیکو حرام لکھا ہی اور ایسا ہی شرح سفر السعادت مین بھی لکھا ہی باقی رہا مجتہد مطلق یعنے مجتہد فی الشرع اور مجتہد فی المذہب کا فرق حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ دہلوی نے عقد الجید کی دو فصلو نمین اور قرۃ الانظار کے اوایل مین بخوبی لکھا ہی جو چاہے سو دیکھ لے مگر ہم فایدہ

نام کے واسطے کچھہ یہان بھی لکھدیتے ہین + قرۃ الانظار مین لکھا ہے کہ
فقہا کے سات طبقے یعنے سات درجے ہین پہلا طبقہ مجتہدین فی الشرع کا مثل
چارون اماموکے یا مثل اُس شخص کے کہ اصول کے قاعدے مقرر کرتے اور چارون دلیلون سے
یعنے کتاب سنت اور اجماع اور قیاس سے اصول کے قاعدے موافق فقہی مسئلے نکالتے ہین انکی
راہ اختیار کرے بغیر اسکے کہ کسیکا مقلد ہو فروعمین یا اصولمین اور دوسرا طبقہ
مجتہدین فی المذہب کا ہے مثل ابو یوسف اور محمد وغیرہ اصحاب ابی حنیفہ کے کہ جنکو
چارون دلیلون سے احکام نکالنے کی قدرت تھی اس قاعدے موافق جو انکے استاد
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے مقرر کررکھا ہے اور اُن لوگون نے اگرچہ بعضے فقہی احکام مین
ابو حنیفہ سے خلاف کیا ہے لیکن اصول کے قاعدونمین ابو حنیفہ کی تقلید کرتے
ہین اور اسی تقلید کے سبب سے وہ لوگ انلوگونمین سے جو مثل ابو حنیفہ کے صاحب
مذہب ہین مثل شافعی کے صاف پہچانے پڑتے ہین تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسایل کا ہے
کہ جس مسئلے مین صاحب مذہب سے روایت نہین پاتے ہین تو اسمین انکو قدرت نہین ہے کہ
صاحب مذہب سے مخالفت کرین نہ اصول مین اور نہ فروع مین لیکن وہ لوگ کیا
کرتے ہین کہ جس مسئلے مین صاحب مذہب سے بیان صریح نہین پاتے تو اس مسئلے کے احکام
نکالتے ہین اسی صاحب مذہب کے اصول موافق جو اُسنے قاعدے مقرر کر رکھا ہے اور ان لوگ

ون مین مثل خصاف اور ابی جعفر طحاوی اور ابی حسن کرخی اور شمس الائمہ حلوائی
اور شمس الائمہ سرخسی اور فخر الاسلام بزودی اور فخر الدین قاضی خان وغیرہ کے
چوتھا طبقہ اصحاب تخریج کا مقلدین مین سے مثل رازی اور اسکے مانند کے ٭ کیونکہ
یے لوگ اجتہاد کی قدرت مطلق نہین رکہتے لیکن یہہ لوگ اس سبب سے کہ اصول
کے قاعدے انکو خوب ضبط ہین اور جس مقام سے امام نے مسئلے نکالا ہے وہ مقام انکو خوب
معلوم ہین یہہ طاقت رکہتے ہین کہ امام کا جو قول مجمل ایسا ہو کہ اسمین دو وجہ ہو سکتی ہو
اسمین سے جو وجہ قوی ہو اسکو بیان کردین اور جو فقہی مسئلہ صاحب مذہب سے یا اسکے
اصحاب سے منقول ہو اور اسمین دو احتمال پایا جاتا ہو تو اسمین سے جو احتمال قوی ہو اسکو
بیان کردین سو بعضے مقام مین جو ہدایہ مین لکھا ہے کہ کذا فی تخریج الرازی تو اسکے
یہی معنے ہین ٭ پانچوان طبقہ اصحاب الترجیح کا ہے مقلدین مین سے مثل ابو الحسن قدوری
اور صاحب ہدایہ وغیرہ کے انکا کام یہہ ہے کہ بعضے روایتونکو بعضے پر فضیلت
دینا یعنے اسکی افضلیت بیان کرنا اپنے قول سے اسطرح جیسے کہ افضل
روایت پر لکھتے ہین ٭ ہذا اولی وہذا اصح روایۃ وہذا اوضح روایۃ وہذا اقوی
وہذا اوفق للقیاس وہذا ارفق للناس ٭ چھٹا طبقہ ان مقلدین کا ہے جنکو طاقت
کہ فرق کردین درمیان اقوی اور ضعیف کے اور ظاہر مذہب اور نادر روایت مثل اصحاب

متون اور معتبرہ کے متاخرین مین سے مانند صاحب کنز اور صاحب مختار اور
صاحب وقایہ اور مجمع کے اور ان لوگون کا کام یہہ ہے کہ اپنی کتابون مین جو قول
کہ مردود ہے اور جو روایت کہ ضعیف ہے اسکو نہ نقل کرینگے ساتوان طبقہ ان
مقلدین کا جنکو انبا تونکی جو مذکور ہوئی طاقت نہین ہے اور دبلی اور موتی کا
فرق نہین کرسکتے اور داہنے بائین کی امتیاز نہین بلکہ جو پاتے ہین
بٹورتے جاتے رات کے لکڑی ہارے کی طرح سو ایسونپر افسوس ہے اور جو
ایسونکی تقلید کرے اس پر تو بڑا افسوس ہے یہہ بات ٹھیک ٹھیک
انھین کے شان مین ہے کہ آنکھہ موند کے کسیکی تقلید کرتے ہین اور جاہلون کے
کہنے سے سنت ترک کرتے ہین لینے والے خوب سمجھین کہ جنکو یے
سب اپنا پیشوا سمجھتے ہین وہ کیسے ہین سبحان اللہ تقلید چھوڑ دین
ابوحنیفہ کی اور تشاہد کرین غیر کی

باب چوتھا

شہر مدراس مین جو اُن لوگون نے فساد کیا اسکے بیان مین

جب ان مکارون نے آپسمین ایسا اتفاق سوگند اور عہد و پیمان کیا کہ ان چار و مذہبونکو
باطل کر ڈالنا اور ایک نیا طریقہ محمدیہ نکالنا تب ہر ایک شہر مین ایک دو مرید خلیفہ
بھیجے گئے اور وعظ و نصیحت کا بازار گرم کیا اور بہتیرے جاہل غریب مسلمانون کے ایمان مین

خلل ڈالا جب عام لوگونکو معلوم ہوا کہ وہابیہ فرقے کے لوگ چاروں مذہب کو بدعت
کہتے ہین اور فاتحہ نیاز درود وغیرہ اکثر ثواب کے کامونکو منع کرتے ہین تب تو
یہی اُنکے درپے ہوے اور ہر ایک جگہہ خصوص مسجدونمین فتنہ فساد ہونے لگا علماے
اہل سنت وجماعت بھی اگر وعظ مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بیان کرتے
اور بدعت کے فعلونکو منع کرتے تو جہت عام لوگ انکو متہم کرتے کہ یے بھی
وہابی ہین یا دنیا کیواسطے وہابیونکی رعایت کرتے ہین غرض عالمون نے
حق بات بولنا چھوڑ دیا اور مسلمانون مین بدعت کا کام اور فساد بڑھتا
چلا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ مسلمانون کے دلونمین ایک دوسرے سے نفاق پڑگیا
اور جوناگڑھ ضلع گجرات مین جہان نواب بابی خان بہادر کی اولاد کا عمل ہے
وہان بڑا فساد ہوا آخر مولوی سلیمان اور مولوی محمود علی کو پکڑا اور توبہ استغفار کروایا اسی
طرح حیدرآباد دکن مین اس فرقے والون نے بڑا فساد کیا آخر مولوی سلیم جو انکا
سرگروہ تھا قید مین ڈالا گیا اور دوسرے سب وہابی وہان سے بھاگ گئے اسیطرح گئے
سال ٹونک مین بڑا فساد ہوا اکثر اس مذہب کے مولویونکو وہان سے بھی نکالدیا اب
اگر سب شہرونکا ایسا احوال لکھے تو ایک دفتر چاہیے الغرض محمد علی رامپوری
جنکی باتون کے رد مین مولوی تراب علی صاحب لکھنوی نے جو چار برس ہوے

یہان حج کے ارادے سے تشریف لائے تھے ایک رسالہ بنام سبیل النجاح تحصیل الفلاح لکھا ہے جب وہ رامپوری مدراس مین گیا تب ایک مسجد مین سکونت اختیار کر کے تو عظ و تدریس مین مشغول ہوا جب کوئی شخص نبی علیہ السلام کا نام مبارک مجلس مین لیوے اور درود پڑھے بلکہ سب سننے والونپر بھی درود پڑھنا لازم ہے تب وہ مولوی کہے کہ بھائیو اذان مین اللہ جل جلالہ کا نام سنتے ہو تو کچھہ نہین کرتے ہو اور جب محمد رسول اللہ کا نام سنتے ہو تو کیون درود پڑھتے ہو ہاتھہ آنکھون پر کیون رکھتے ہو تم نے تو رسول اللہ کو اللہ سے بڑھکر مقرر کیا جب اسکے جواب دین کہ ایسا حدیث شریف مین آیا ہے تب وہ اپنا مونہہ تیر کر کے چپ ہو رہے کیونکہ اہل سنت و جماعت کے علما و نکا قاعدہ ہے کہ فضایل اعمال کے لئے اگر ضعیف حدیث ہو تو بھی اسپر عمل کرنا لازم ہے بعد چند روز کے کہنے لگا یا رسول اللہ یا علی مدد یا دستگیر یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یا سید احمد کبیر الرفاعی کہنا شرک ہے جب رفتہ رفتہ اسکا چرچا پھیلا وہان کے عالمون نے اسے پکڑا تب اسنے تقویت الایمان کی کتاب دکھلائی آخر کو توبہ کیا پھر بھی دوبارہ فساد اٹھایا حاصل کلام نواب صاحب کے حضور مین سب وہان کے عالمون نے تقویت الایمان پر اعتقاد رکھنے والونکی تکفیر کا فتوی لکھا چنانچہ بجنسہ اسکی نقل مع ترجمہ ہندی یہان داخل ہوتی ہے

اور یہہ فتوا اصل مدراس کا چھپا ہوا ہے اور مدراس سے ایک بڑے عالم اور
وہان کے رئیس نے اس فقیر حقیر کے لیے بھیجا ہے خدا انکو اجر عظیم دیوے اور دین
محمدی کے مددگاروں کا — شہر مدراس کے علماؤں کا فتوی — خدا انکو بالا کرے

سراج الاعظم جاہ الامرام

اشتہار نامہ — حامداً مصلیاً و مسلماً

بر متبعان شریعت نبوی و پیروان دین مصطفوی مخفی و محتجب نماند کہ چون کتاب
تقویت الایمان مولوی اسمعیل دہلوی و رسایل ولایت علی عظیم آبادی و خرم علی و غیرہ
خلفای سید احمد بریلوی بہندی مشتمل بر تنقیص شان سرور عالم و انکار توسل و شفاعت وی
صلی اللہ علیہ وسلم و انکار بودن عزتی باانجناب سوای رسالت و اہانت دیگر انبیا و اولیا از
چند عرصہ درین ملک رواج یافتند و خلفا و مریدان و مددگاران مولوی محمد علی رامپوری خلیفہ
سید مذکور کہ بظاہر حال شان صلاح مینمود درین کتب مقدوحہ و مطرودہ را عروۃ
الوثقی دانستہ بیان اشتغال ورزیدند و کلمات شنیعہ از نقل مجلس ساختند و با
اکثر دیگر کسان مباحثہ در آمدند لہذا علمای مدراس بر بطلان ہفوات این کتب اتفاق
کردہ بتکفیر معتقدین آن فتوی دادند و بحضور فیض معمور جناب مستطاب عالی جناب
محقق رسالت ماب نواب سراج الامرا اعظم جاہ بہادر دام اقبالہ و ملکہ ...

[illegible]

زاد شره واجلاله حاضر شده از خلیفه مسطور مستدعی شدند که یک وثیقه در تقبیح تقویة
الایمان و امثال آن نوشته مهر خود و خلفا برآن ثبت کرده در جماعت مسلمین علانیه
خوانند تا زبان خاص و عام از تفوه بامثال این کلمات ناشایسته و مضامین نابایسته
بربسته گردد و تهمت تعلیم و ترغیب از شما مرتفع شود ایشان باجابت آن برضا و رغبت
پرداخته بتاریخ هفتم شهر ذیقعده سنه ۱۲ هجریه روز پنجشنبه بحضور نواب معلی القاب و جماعت
وثیقه متضمن باینکه هر کس که مضامین کتاب تقویة الایمان و امثال آن که متضمن تنقیص انبیا
و اولیا و مخالف عقاید اهل سنت و جماعت معتقد شود بیشک کافر گردد و از دایره اسلام
بیرون گردد و کسیکه توقع رستگاری از عذاب الهی وارد اورا لازم است که کتاب مذکور و امثال آنرا
از خود دور انداز دو از متابعت ائمه اربعه در عقاید و فقه بیرون نرود نوشته بمهر خود ثبت
کرده مواهیر خلفای خود و مواهیر گواهی علما برآن ثبت کنانیدند و چون حسب معهود فردای
آن بعد نماز جمعه در مسجد جامع والاجاهی بر منبر استاده قرطاس مذکور را در دست گرفته بحضور
عامه مسلمین کلماتی گفتند که بمضمون وثیقه مطابقت نداشتند بلکه بسبب استماع کلمات موحشه
که منجمله آن تعریف و توصیف مولوی اسمعیل دهلوی و تمثیل خود با امام حسن رضی الله عنه
که با والی شام صلح برای امن خلایق کردند و اعتراض بر علما که چرا تاویل در افراط و
تقریظ تقویة الایمان نکرده حکم تکفیر معتقدش نمودند بود در سوخ عقیده شان بر مضامین

۵۰

این کتب وانسته شد لهذا بکافه مومنین اعلام داده میشود که ایمان خود را از دست برد
این فرقه نگاهدارند و باز در دام ارادت ایشان نه در آیند و عاقبت خود را تباه نسازند
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ ترجمہ تابعان شریعت نبوی اور پیروان دین مصطفوی پر
پوشیدہ نہ رہے جب کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل دہلوی کی اور رسالے ولایت
علی عظیم آبادی و خرم علی وغیرہ خلفا سید احمد کے کی زبان ہندی سے جو مشتمل نقصان شان سرور
عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور انکار وسیلہ و شفاعت اس جناب کے اور نہ ہونے کچھ
عزت کے اس حضرت کو سوائے رسالت کے اور اہانت پر انبیا و اولیا ہیں کئی برس سے
ایک روز اس ملک میں رواج پائے تھے اور خلفا اور مریدان اور مددگاران مولوی محمد علی
رامپوری خلیفہ سید مذکور کے جو ظاہر حال انکے سے صلاحیت دکھلائی دیتی تھی
انھیں بد کتابوں کو کتیں دستاویز مضبوط جانکے شغل رکھا کیا اور بد باتیں کہتے تھے اُسکے اشتغل
مجلس کا بنا دیا اور ہر لایق اور نالایق میں جھگڑا انھیں کا ہوتا رہا اسلیے علما اہل سنت نے
باطل ہونے پر بیہودہ باتیں ان کتابوں کی اتفاق کرکے کفر پر ان باتوں کے معتقدوں کے
فتوی دیا اور حضور فیض معمور جناب مستطاب حامی دین متین رسالت مآب نواب سراج العلما
عظیم جاہ بہادر دام اقبالہ و نوالہ و زاد عمرہ و اجلالہ میں حاضر ہوکے محمد علی مذکور سے
پوچھا ہے کہ ایک دستاویز جو تھا میں بدی تقویۃ الایمان کے اور جو مانند اسکے ہو لکھکر

مہر اپنی اور اپنے خلفا کی اسپر چہاپکر مسلمانونکی جماعت مین علانیہ پڑہین تا
زبان خاص و عام کی ایسی بد باتون سے ان کتابون کے باندہی جاوے اور تہمت تعلیم
اور ترغیب کی تم سے دور ہو پس انہون نے اپنی رضا و رغبت سے ساتوین ذیقعدہ روز
پنجشنبہ ۱۲۴۰ ہجری مین بیچ حضور نواب معلی القاب کے روبرو جماعت علما کے ایک دستاویز اس
مضمون کی لکہدی کہ جو شخص کہ مضامین تقویۃ الایمان اور مضامین پر اسکے ویسے کتابونکے
کہ جسمین نقصان شان انبیا اور اولیا اور مخالف اہل سنت و جماعت کی ہو عقیدہ رکہے وہ بیشک
کافر ہے اور دایرہ اسلام سے باہر اور جو کوئی کہ امید چہوٹنے کی عذاب الٰہی سے رکہے اسپر
لازم ہے کہ کتابونکو اور جو مانند ہوئے اپنے سے دور رکہے اور متابعت
چارون اماموں کے عقاید اور فقہ مین باہر لاوے پس انہون نے اسی مضمون کی دستاویز لکہہ
مہر اپنی کرکے اور مہرین اپنے خلفا کے کروا کر اور گواہی علما کی دلواکے دے
دیا اور جب موافق وعدہ اپنے دوسرے روز نماز جمعہ کے بعد مسجد جامع والا جاہی
مین منبر پر کہڑے ہوکے دستاویز مذکور کو ہاتہ مین پکڑکے روبرو تمام مسلمانونکے
ایسی باتین کہین کہ مضمون سے اس دستاویز کے خلاف تہین بلکہ سننے سے
وحشی باتین انکے کہ جسمین تعریف سمعیل دہلوی کی اور تمثیل اپنی حضرت امام حسن رضی اللہ
عنہ سے جو والی شام سے صلح واسطے امن خلایق کے کیا تہا کی اور اعتراض علما پر

اسطور سے کہ انھون نے تاویل کم و زیادتی مین تقویۃ الایمان کے نکرکے حکم تکفیر کا معتقدین پر اسکے کیون کہ یہہ معلوم ہوا کہ خوب عقیدہ انکا اون کتابون سے ہے اسلئے سب مومنونکو سنایا جاتا ہے کہ اپنے ایمان کو ہاتھ سے اس فرقہ کے بچاوین اور دام مریدی مین انکے نہ پہنسین اور عاقبت اپنی خراب کرین وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ نہین ہے ہمارے پر مگر پہنچانا یعنے کہدینا حق بات

رسول اللہ قاضی شرع سید عبد خان بنفاذ ۱۲۲۱ خادم سنۃ

محمد ارتضا علی خان بہادر افضل العلما قاضی القضاۃ مما لک محروسہ متعلقہ سرکار

محمد صبغۃ اللہ جنت عمدۃ العلما بدر الدولہ مولوی نواز خان بہادر محمد نعیم شرعی ۱۲۰۰

سید محی الدین قادری عرف محی الدین باشاہ عفی اللہ عنہ

ما اجاب فہو بالاتباع ومن خالفہم فقد خالف الشرع نفع العلما التی ہی والاتباع واجب محمد عطاء اللہ عفی عنہ

اصاب من اطاع محمد عرفان تجاوز اللہ عنہ

محمد عبد الدین ۱۲۳۰	محمد عبد الودود نقو ۱۲۱۹	محی الدین ۱۲۴۲	عبد الواحد
محمد یعقوب ۱۲	محمد سعید ۱۲ ۴۲	محمد علی کلیمی ۱۲ ۱۹	محمد حسن علی ۱۲۴۸
عبد القادر سلیم ۱۲۳۴	شاہ فضل اللہ سید قادر ۱۲	قادر حسین خان بہادر امیر نواز ۱۲۴۲	القادری الملتانی سید شاہ اسماعیل ۱۲۴۴

سید عبد القادر قادری	خان محمد یوسف علی	سید محمود	سید مرتضی
عبد الحسیب	عبد الوہاب	سید احمد	جمال الدین احمد عفا اللہ عنہ

فقیر ابو المعالی عفا اللہ عنہ سید احمد قادری غلام علی عفی اللہ عنہ محمد قادر علی عفی اللہ عنہ

معلوم باد کہ چون بیشتر از شش سال محمد علی رامپوری خلیفہ سید احمد بریلوی در مدراس گردید عقیدۂ فاسدۂ خویش مضمر داشتہ بچرب زبانی و طلاقت لسانی طریقہ وعظ آغاز نمود اکثر عوام و بعضی خواص کہ از عقاید فاسدہ طریقہ اش واقف نبودند نظر بمواعظ و لطایف لامعہ در دام ارادتش واقع گشتند و بعد از ان کہ چند اعتقادات باطلہ این فرقہ بشیوع رسید علمای مدراس استفتا درین باب کردہ اجوبۂ آن ارقام نمودند تا از رامپوری مسطور مہر و دستخط گیرند در این اثنا روانگی نامبردہ ازینجا صورت بست چون کہ دایرۂ کلام وسیع بود در اجوبۂ مرقومہ مناقشات لفظیہ بین العلما واقع گشتہ رد و قدح بجانبین تحریر پذیرفت الغرض بعد چندی عقاید فاسدۂ این فرقہ کہ بتنقیص شان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیای کرام و اولیای عظام دلالت میدارد مطبوع شدہ در رسید ہمہ علمای مدارس و فضلای عالی مقدار ان کتب را ملاحظہ کردہ حکم ببطلان این عقیدہ فاسدہ و چنین طریقہ مینمودند گاہ بار ثانی رامپوری مسطور در آواخر مصان

[illegible]

...۱۲۵ هجری مقدسه مدرس سید بعض اهل ارادت او بتصور تائیدش این عقیده باطله
آتشکاری ... بابرینش ناکس گفتگو آغاز نموده زبان بتوصیف حقیقت آن کتب دراز
ساختند آخر شبی که هشتم ماه شوال از سنه الیه بود مولوی جمال الدین احمد صاحب را
که یکی از علمای نامدار مدرسه است اتفاق مباحثه رامپوری مسطور بخانه اش افتاد که اسماعیل وی بطلان کتب
باطله فعیه پس علمای مدرسه رامپوری مذکور را برای بحث و مناظره طلبیدند تا فساد کتب مزبوره
برمریدانش واضح ولائح گردد مومی الیه طاقت مباحثه در خود نیافته لیت و لعل میکرد آخر الامر مولوی صاحب
موصوف بتاریخ ... ذیقعده از سال صدر بعد نماز جمعه در مسجد جامع والاجاهی قرآن شریف بدست گرفته
بر سر منبر علی رؤس الاشهاد حقیقت بطلان مطالب کتب مزبوره و صورت مباحثه مذکوره اعلان نمودند
بعض مریدان رامپوری که از عقیده باطله اش ناواقف بودند باستماع این ماجرای
از بیعتش انحراف ورزیدند و سر انقیاد از متابعتش درکشیدند و رامپوری بخوف
انحراف دیگر مریدان خود براءت نامه موکد بحلف نوشته بحضور علما عرض کرد چون
اکثری از ایشان آنرا مکتفی ندانسته وثیقه دیگر طلبیدند حسب خواهش آنها وثیقه داد
آخر را آن قیام نورزید و آنچه در دل بود بے اختیار بر زبانش رسید چنانچه تفصیلش
از ذیل این قرطاس مبرهن میشود دیگر باید دانست که رامپوری مسطور در رو...

[illegible]

بزعم وثیقه اقرار کرده بود که برات نامه را بخدمت علما خواهم سپرد لیکن از نزد ایشان
ناظره خود برد و بران برات نامه مهر اسیر و دستخطهای خلفا و بعض مریدان او ثبت نمود
مهر و دستخط بدر الدوله مفتی و شرف الملک بخشی سرکار نواب صاحب بطور شهادت
بران ثابت چنانچه از ملاحظه نقل النقل برات نامه که در ذیل ملحق است تفصیل
اسامی آنها واضح میشود پس اگر مهر اسیر و دستخطهای دیگران دران مثبت باشد
از آن از علمای مدراس نباید شناخت و بجز این برات نامه اگر محضری ساخته
نزد خود داشته باشد از آن قابل اعتبار نباید انگاشت ترجمہ معلوم ہووے
کہ چھہ برس آگے محمد علی رامپوری سید احمد بریلوی کا خلیفہ مدراس مین وارد ہوا
اپنے فاسد عقیدے کو دل مین چھپا کر چرب زبانی اور فصاحت ظاہری سے وعظ کا طریقہ
شروع کیا اکثر عوام اور بعضے خواص لوگ بھی جو اسکے بد اعتقاد سے ناواقف تھے اسکے
مریدی کے دام مین آگئے جب اسکے کتنے ایک باطل اعتقاد کی باتین لوگون مین ظاہر ہوئین
تب دار العلم مدراس کے علماؤن نے ان باتون [illegible] کر کے اسکے جواب لکھے تا اس
[illegible] رامپوری بھی صحیح دستخط اُن مسئلون پر لیوین اس عرصے مین وہ مولوی
وہان سے [illegible] ہوگیا اور ان دونون فرقون کے جواب سوال مین بسبب وسعت
[illegible] اسی طرح کے مناقشے پیدا ہوے الغرض کتنے دن کے بعد اس فرقے کی

۵۶

عقاید کی کتاب جسمین نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم کی
تنقیص شان اور انبیاے عظام اور اولیاے کرام کی حقارت کی باتین لکھی
ہوی تھین چھپ کر وہان آ پہنچی سب علماے نامدار اور فضلاے عالیمقدار نے
اس کتاب کو دیکھکر اُنکے عقیدیکو فاسد اور باطل کہا جسوقت رمضان المبارک کے اخیر
سنہ ۱۲۵۱ ہجریہ مقدسہ مین وہ رام پوری مولوی وہان دوبارہ آیا تب بعضے
اُسکے مریدون نے اُسکی مددگاری کیواسطے اپنے باطل عقیدیکو ظاہر کیے اور
ہر کس و ناکس کے ساتھہ گفتگو کرنے لگے اور اس کتاب کی حقیقت اور تصنیف
مین اپنی زبان دراز کی آخر الامر ماہ شوال کی آٹھوین تاریخ سنہ مذکور کو
مولوی جمال الدین صاحب سے کہ تین جو مدرسہ کے نامور علماؤن مین ہین اُس
رامپوری مولوی کے ساتھہ اُسی کے گھر مین مباحثے کا اتفاق پڑا اور
معلوم ہوگیا کہ اس مولوی کا میل اس باطل کتاب کی طرف بہت ہے پھر
مدرسہ کے عالمون نے مولوی رامپوری کو ظاہر مباحثے کیواسطے بلوایا تا اس کتاب کا
باطل ہونا سب اسکے مریدون پر ظاہر ہوجاوے لیکن مولوی مذکور نے اپنی ذات مین مباحثے کی
طاقت نہ دیکھکر لیت و لعل کرنے لگا آخرش ماہ ذیقعدہ کی پہلی تاریخ کو سنہ مذکور
مین مولوی جمال الدین صاحب موصوف نے قرانشریف اپنے ہاتھہ مین لیکر جامع مسجد

۵۷

والا جاتی رہی تب جماعت مسلمین نے حضور منبر پر چڑھکے اس کتاب کا
باطل ہونا اور مولوی رامپوری کو مباحثہ کے واسطے بلانا اور اسکا نہ آنا
سب ظاہر کر دیا اس رامپوری مولوی کے بعضے مرید جو اسکے بداعتقاد سے
ناواقف تھے یہہ حال دیکھہ اسکی مریدی سے پھر گئے اور اسکی تابعداری سے انحراف کئے
جب مولوی رامپوری نے جانا کہ میرے باقی کے دوسرے مرید بھی پھر جاتے ہیں تب ایک
برات نامہ قسم اور سوگند کے ساتھہ لکھکر علما وٴنکی خدمت مین بھیجا اکثر علماؤن نے
اس دستاویز کو کافی نجانکر اُس سے دوسرا وثیقہ نامہ طلب کیا تب اُسنے دوسرا وثیقہ نامہ
بھی لکھکر بھیجا آخر وہ اس بات پر بھی قایم نرہا اور جو اسکے دلمین تھا بے اختیار زبان پر
آگیا چنانچہ دوسرے دستاویزون سے معلوم ہو جائیگا دوسرا جاننا چاہئے کہ رامپوری
مذکور نے وثیقہ لکھتے وقت اقرار کیا تھا کہ مین برات نامہ علماؤنکی خدمت مین
بھیجونگا لیکن وہ نہ بھیجا اور اپنے ہمراہ لے گیا اُس برات نامے پر اُسکے بعضے
خلفا اور مریدون کے مہر و دستخط تھے اور جناب مفتی بدر الدولہ تھا اور جناب شرف الملک
بہادر بخشی سرکار نواب صاحب کی مہرین بطور شہادت اُسپر تھین چنانچہ برات
نامے کی نقل النقل آگے لکھی ہے اُسکے دیکھنے سے اُنکے نام معلوم ہو جائینگے
اگر دوسرے کسی کی مہرین اور دستخط اُسپر ہین تو ان کو مدراس کے علماؤن مین سے ملنا

چاہیے اور اس برات نامہ کے سوا اور کچھہ مختصر بنا کر اپنے پاس رکھہ لینا ہو

امیر حجی عنبا ... کیا جانا چاہیے

نقل النقل برات نامه مؤكد بحلف بسم الله الرحمن الرحيم

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ وَصَلِّ عَلَى حَبِيبِكَ الشَّفِيعِ الْمُجَابِ مُحَمَّدِ الْمَبْعُوثِ بِفَصْلِ الْخِطَابِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ خَيْرِ آلٍ وَأَصْحَابٍ اما بعد بر علمای امت مصطفویه و مقتدای شریعت نبویه مخفی و محتجب نماند که عقیده این فقیر سید محمد علی و حضرت سید احمد صاحب مرشد این فقیر موافق عقاید جمهور اهل سنت و جماعت و مطابق مرشدان مرشد خود حضرت شاه ولی الله و مولانا شاه عبد العزیز قدس سرهما است پس باید جمیع خلفا و مریدان من برین عقاید حقه ثابت قدم باشند وَكَفَى بِاللهِ شَهِيدًا اگر این فقیر معتقد مطالب و الفاظ تقویة الایمان و غیرها که خلاف عقاید جمهور اهل سنت و مشعر تنقیص شان سرور عالم صلی الله علیه وسلم باشند نیست پس هر یکه از خلفا و مریدان این فقیر بران اعتقاد دارد ضال و مضل است اینچنین کلمه بطریق برات نامه بحکم اِتَّقُوا مِنْ مَوَاضِعِ التُّهَمِ نوشته مهر و دستخط خود بران ثبت کرده مواهیر خلفای خود بران ثبت کنانیدم تا دفع مظنه گردد و زبان تشنیع احدی دراز نشود تحریر فی التاریخ پنجم ماه ذیقعده سنه ۱۲۵۱ هجری نبوی صلی الله علیه و آله و صحابه وسلم

۵۹

زور آور علی خان ۱۲۱۵	محمد حسین خان مولوی جلال الدین	شرف الملک بہادر ۱۲۴۰	بدر الدولہ	محمد علی

حکیم جمال الدین خان ملتمس خان

نعمت عالم خان **ترجمہ** حق سبحانہٗ تعالی کی حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی نعت کے بعد سب علماے دیندار اور فضلاے شریعت احمد مختار پر مخفی اور پوشیدہ نہ رہے کہ اس فقیر سید محمد علی رامپوری کا اور میرے مرشد سید احمد صاحب کا عقاید اہل سنت وجماعت کے موافق اور اپنے مرشدان مرشد حضرت ولی اللہ صاحب اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے اعتقاد کے موافق ہے میرے سب خلفا اور مریدونکو چاہیے کہ اسی عقاید حقہ پر ثابت قدم رہیں وکفی باللہ شہیدا اور مین جو باتین کہ تقویۃ الایمان مین جمہور اہل سنت وجماعت کے عقاید سے خلاف اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان مین ہین انکا قایل اور معتقد نہین جو کوئی میرے خلفا اور مریدون مین سے اُنپر اعتقاد رکھے وہ خود گمراہ اور دوسرونکو گمراہ کرنیوالا ہے تہمت کے مقامون سے تم پرہیز کرو اسلیئے مینے یہہ برات نامہ لکھکر اپنی مہر ودستخط سے اور اپنے خلفا ومریدونکی مہر ودستخط سے تیار کردیا تا لوگونکا گمان دفع ہووے اور کسیکی بدگوئی کی زبان دراز نہووے پانچوین تاریخ ذیقعدہ کی

سنہ ۱۲۵۱ ہجریہ مقدسہ — نقل دستخط محمد علی رامپوری یعنی اظہار نامہ ہو الحق المبین

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ محمد سید المرسلین والہ الطاہرین وصحبہ الطیبین
امابعد بر متبعان شریعت غرا و پیروان سنت بیضا مخفی و محتجب نماند کہ فقیر سید محمد علی
رامپوری درین ولا کتاب تقویۃ الایمان را ملاحظہ کرد و بر کاہ بعض مضامین و
عبارات آنرا مخالف مذہب اہل حق اہل سنت و جماعت دید و دریافت متیقن گشت کہ
ہر کسیکہ برآن مسایل کتاب کہ متضمن تنقیص انبیا و اولیا و مخالف عقاید حقہ اہل سنت
است معتقد شود بیشک کافر گردد و از دایرہ اسلام بیرون رود و بیکہ تنق تستکاری
از عذاب الٰہی دارد و اوراضروریست کہ آن کتاب و امثال آنرا از خود دور انداز دو از
متابعت ائمہ اربعہ در عقاید و فقہ بیرون نرود و لہذا فقیر بر قرطاس ہذا مہر خود مع
خلفا ثبت کرد و اہل علم مدراس نیز مہر ہائی گواہی خود ہا برآن ثبت کردند
بنا ءً علیٰ ہذا برای اطلاع جمیع ساکنان این اطراف در جامع مسجد و غیرہ اشتہار
دادہ میشود زیادہ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ
رسول اللہ المصطفیٰ والہ واصحابہ اھل المجد والعلیٰ تحریر فی التاریخ
ہفتم ذی قعدہ ۱۲۵۱ سنہ ہجری مقدسہ

محمد عبدہ ۱۲۱۹	رسول آل مصطفیٰ ... سید ... خان ... ۱۲۳	محمد علی	
شہد بما القرید المولوی محمد علی		مہر منقوش سید محمد علی رامپوری	

٦٢

برا قرار سید صاحب موصوف مہر محمود شد

محمد صبغة الله
عمدة العلماء بدر الدولہ مولوی
عظیم نواز خان بہادر محمد
مفتی شرع غرا

شہد بما فیہ

قادر حسین خان بہادر امیر نواز	
محمد حسین خان مولوی جلال الدین	

شہد بما اقر بہ المولوی محمد علی

زور آور علی خان ۱۲۱۵	محمد حسن علی
شرف الملک بہادر	محمد احسان خان عالم

ترجمہ سب تعریف ثابت ہے اللہ کو کہ وہ پروردگار ہے سب عالم کا اور درود و سلام اسکے رسول محمد علیہ السلام پر جو سردار ہین سب پیغمبرون کے اور انکی سب آل طاہرین اور اصحاب طیبین پر ہو جیو اما بعد شریعت غرا کے تابعدار اور سنت بیضا کے پیروی کرنیوالونپر مخفی اور پوشیدہ نہ ہے کہ اس فقیر سید محمد علی رامپوری نے ایک تقویتہ الایمان کتاب دیکھا اسکے بعضے مضمون اور عبارت اہل سنت و جماعت کے مذہب سے مخالف نظر آئے یقین ہوا کہ جو کوئی مسلمان اس کتاب کے مضمون جو انبیا اولیا کی نقصان شانمین اور سچے اہل سنت و جماعت کے عقاید کے خلاف مین ہین اعتقاد کریگا سو بیشک کافر ہوگا اور اسلام کے دایرے سے باہر نکل جائیگا اب جو کوئی آخرت کے عذاب سے نجات پانیکی امید رکھتا ہو اسکو لازم ہے کہ کتاب مذکور کو اور اسکے جیسے اور ایسے کتابونکو اپنے پاس سے دور پھینکے اور اعتقاد اور فقہ مین آیمہ اربعہ کی متابعت باہر نجاوے اس فقیر نے اپنی مہر اور اپنے خلفاونکی مہر اس کاغذ پر لگائی اور مدراس کے عالمون نے بھی اپنی مہرین بطریق گواہی کے یہان لگائین اسلیئے

یہان سے اطراف کے سب لوگون کی اطلاع کیواسطے مسجد جامع مین یہہ اشتہار
دیا جاتا ہے اور سلام ہو واسپہ جو ہدایت کی پیروی کرے دین اسلام کی الصلوٰۃ
والسلام علی رسولہ المصطفےٰ والہ واصحابہ اہل المجد والعلی ساتوین تاریخ ذیقعدہ کی
۱۲۵۱ ہجری مقدسہ مین لکھا گیا **نقل** استدعای علمای شہر جلم تکفیر معتقدین مضامین
وعبارات تقویۃ الایمان وغیرہ اصلنش نزد مفتی سرکارست علمای مدراس بحضور نواب عظیم جاہ
بہادر مدظلہ العالی استدعا میکنند کہ نقل اظہار نامہ مولوی سید محمد علی رامپوری مورخہ امروز
باحکم حضور متضمن انکہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل ورسایل مولوی ولایت علی
وغیرہ کہ درین ملک انتشار یافتہ اند وکلمات تیکہ مردمان تفوہ میکنند وآن ہمہ مشعر
وموہم تنقیص شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اند باجماع جمہور علمای دین
ہمہ باطل اند ومعتقدان کافر و در نخست جا بجا مشتہر شود مرقوم ہفتم ذیقعدہ ۱۲۵۱ ہجری

محمد ارتضا علی عفی اللہ عنہ — محمد عبد الودود النقوی — محمد حسن علی عفا اللہ عنہ — محمد علی کلیمی
محمد شہاب الدین — جمال الدین احمد عفا اللہ عنہ — الراجی الی اللہ عنہ — بلا الدولہ کان اللہ لہ
قاضی سید عبد اللہ — عبد الوہاب عفا اللہ عنہ — دستخط نواب عظیم جاہ مسودہ حکم از کارنویسند

ترجمہ مدراس کے علما نواب عظیم جاہ بہادر مدظلہ العالی کے حضور مین استدعا کرتے
ہین کہ آج کی تاریخ کی مولوی رامپوری کے اظہار نامہ کی نقل حضور کے حکم کے ساتھ

اشتہار یاد رہے اس بات میں کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل کی اور
اور رسالے مولوی ولایت علی وغیرہ کے جو اس ملک میں منتشر ہوئے ہیں اور جو
باتیں لوگوں کی افواہ میں پڑی ہیں اور وے سب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
نقصان شان میں ہیں سب علمائے دین کے اجماع سے وے باطل ہیں اور انکا معتقد کافر
اور دوزخی ہے اور یہہ حکم جابجا مشہور کردیوین تاریخ ساتوین ذیقعدہ
سنہ ۱۲۵۱ ہجری مقدسہ نیچے چار دستاویز کا مطلب یہی ہے کے جیسا ہے اسلئے
اسکا ترجمہ علیحدہ نہیں لکھا گیا **مسودہ** امروز کہ تاریخ ہفتم شہر ذیقعدہ
سنہ ۱۲۵۱ ہجری مقدسہ است از پیشگاہ حضور نواب عظیم جاہ بہادر بکافہ اہل اسلام متعلقہ
حکومت مدراس وغیرہ اعلام دادہ میشود کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل این
و رسایل مولوی ولایت علی وغیرہ کہ درین ملک انتشار یافتہ اند و کلماتیکہ مردمان
بان تفوہ میکنند و آن ہمہ مشعر و موہم تنقیص شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اند
باجماع جمہور علمای دین ہمہ باطل ہستند و معتقد انکا فر و دوزخی است و نقل
اظہار نامہ مولوی سید محمد علی رامپوری نیز بان ملحق است **دستخط نواب**
عظیم جاہ بہادر باید کہ مفتی بدر الدولہ عمدۃ العلما بالسنہ مختلفہ حکم
مذکور تو الصدر را بالحاق نقول اظہار نامہ مسطورہ و در خواست نامہ علما مورخہ

٦٥

امروز بجوامع مساجد مدراس و دیگر ممالک اشتهار دهند غلام محمد علی المشهور بافواه
عظیم جاه نے ذیقعده ۱۲۵۱ هجری مقدسه **بعد اشتهار** احکام مذکوره فقط در مسجد
جامع والاجاهی رامپوری مذکور باوجود نوشتن برات نامه مذکوره وثیقه مسطوره
بعد نماز جمعه هشتم ذیقعده ۱۲۵۱ هجری برخلاف اظهار و اقرار خود در مسجد جامع که در آن
نواب عظیم جاه بهادر هم حاضر بودند بر سر منبر بیان کرد چنانکه در اشتهار نامه مشتهره
بیست و دوم ماه ذیقعده سنه مذکور مندرج است لهذا احکام نامه ... از سرکار اجرا یافت
هو الاحد والحکم الحاکمین **حکمنامه** بیست و هشتم ذیقعده ۱۲۵۱ هجری ... بحکم علمای ...
معتقد کتاب اسمعیل و امثال آن مورخه هفتم ماه حال که نزد مفتی ... است حکم صادر شد
کسانیکه از مریدان و دوستان محمد علی رامپوری در ملازمت سرکار اند برطرف و ممنوع ابواب
سرکاری شوند مگر آنکه توبه صحیحه از بیعت و محبتش که تا ایندم آن کس ... کتب مذکوره باوجود
نوشتن او اقرار نامه بمهر و دستخط خود به هفتم ماه حال عقیده خویش موافق عقیده علمای
موصوفین امروز علانیه در مسجد جامع ثابت شده نمایند و کسانیکه از مریدان
و دوستان و ملازم سرکار نیند ممنوع منافع و ابواب سرکاری نکردند دستخط
چاکر شرع محمدی غلام محمد علی المشهور بافواه عظیم جاه بهادر

معلوم ہووے کہ بعد اس فتوے کے بعضے بنگالی مولویوں نے غیر واجبی سمجھا کر یہ

٦٦

ایک کاغذ کلکتے مین اس مضمون کا بنایا تھا کہ تقویۃ الایمان کی کتاب موافق اعتقاد اہل سنت وجماعت کے ہے پھر جب وہ کاغذ مدرس مین پہنچا تب اسکے لئے ایک رسالہ خیر الزاد لیوم المعاد نام کا لکھا گیا اور اسمین بجنسہ پانچ مقام کی عبارت تقویۃ الایمان کی جو مخالف اہل سنت وجماعت کے اعتقاد کے ہے داخل ہوئی اور وہاں کے اہل فتوے سے بھی مردود کی گئی اور وہ رسالہ چھاپا گیا اور کلکتے کو بھیجا گیا تب ان سب عالمونکو ان لوگونکا فریب اور جعل سازی معلوم ہو گئی اور اس رسالے کا خلاصہ سراج الہدایہ مین موجود ہے

باب پانچوان دہلی کے علما کے فتوے کے بیان مین

معلوم ہو کہ ایک کتاب بنام تنبیہ الضالین وہدایۃ الصالحین کلکتہ کے مطبع احمدی مین مولوی عبد اللہ کی تصحیح سے سنہ ۱۲۵۵ ہجری مین چھپی ہے اسکے دیباچے کی شروع کی عبارت یہ ہے یہ وہ فتوا ہے جو مکے اور مدینے کے علماے ملک سے اور مولانا محمد اسحق صاحب جو نائب اور سجادہ نشین ہین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ کے تمام دلی میں اور خاص عام مومنین کے معتقد ہین بہت علما و فضلا اور حضرت امیر المومنین سید احمد قدس سرہ کے خلفا نائب والیمنے احوال سے مطلع ہو کر انکے طریقے کی تصدیق کر دیا اور جھوٹ ہونے کی ایلیین اور کیفیت لکھکر اپنی اپنی مہر اور دستخط سے مزین فرمایا ہندوستان بھیجا ہے کہ عوام نادان ہندوستان ملک کے بد اعتقاد کی باتون اور

طریقے سے سلف کے تئین بچاوین اور انکے مکر وفریب طمع کی باتین منافقانہ کہ
دلمین کچھہ اور منھہ مین کچھہ سنکر گمراہ ہو جاوین انتہا اور دوسری عبارت جو تمہید کلام
ہے سو انکی نقل بھی بجنسہ نیچے لکھی جاتی ہے دو برس ہونگے کہ بعضے
کم عقل لوگون نے حضرت کی خبر شہادت کے بعد اپنی ناموری اور جاہلون مین عزت پانیکو
اور دین پر دنیا ملانیکو اور ایک گروہ اپنا علیحدہ مقرر کر لینے کو اس دین محمدی
مین رخنہ ڈالنا شروع کیا کچھہ کچھہ نئی بات اور جھوٹے مسئلے کلام الٰہی اور کلام رسول کو
دھوکھے کی ٹٹی بناکر ظاہر کئی جسکے سبب قدیم چال مین جو علما سیدا اور فضلا نیک کردار نے
موافق احکام خدا اور رسول کے ٹھہراوٹی تھی اسمین خلل پڑ گیا اور لوگون کے ذہن نشین اور
تھی وہ واقع ہوا جیسا انکار کر دیا۔ مذہب جو قریب بارہ سو برس سے تمام جہان مین خوب شمع
مین چمک رہا ہے اور ہزارون عالم فاضل صاحب شریعت صاحب طریقت اور کتنہا
ولیا اللہ اس طریقے پہ چلکر مقرب بارگاہ الٰہی ہو گئے اور منکر ہونا علم فقہ و اجماع
امت و تفسیر قرآن شریف سے اور حقارت کرنی علما دیندار اور اولیا باوقار کی اور جناب
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان مین بے ادبی کی باتین کہنا سوا اسکے ہزارون حضرت
شوخیان کرتے مین اور ایسا لکھوتے ہین پھر ساتھ ان شوخیون اور بے ادبیون
اور بد اعتقادی کے سب مردود حنفی بھی کہلاتے ہین سو بانی مبانی اس فرقہ احداث کا

عبدالحق سے ہے جو چند روز سے بنارس مین رہتا ہے اور حضرت امیرالمومنین نے
ایسی ہی حرکات ناشایستہ کے باعث اپنی جماعت سے اسکو نکال دیا اور علماے حرمین
الشریفین نے اسکے قتل کا فتوا لکھا پھر کسیطرح بھاگ کر وہانسے بچ نکلا پھر اسکے
شاگرد خاص اور پیرو با اخلاص عظیم آباد کلکتہ وغیرہ کو گئے حاکم شرع او علماے
صاحب ورع کا تو کچھہ نہا خوف تھا اپنے تئین خلیفے امیرالمومنین کے مشہور کرکے
لوگونکو اپنے اعتقاد سے بتدریج مطلع کیا اور جاہلونکو گمراہ بنایا جب یہہ
معاملہ علماے دین اور حضرت کے سچے خلیفونپر ظاہر ہوا اسکے سبب سے بڑا فتنہ و فساد
مسلمانونمین پڑگیا یہانتک کہ باپ بیٹے کا اور بھائی بھائی کا اور خاوند جورو کا
اور نوکر آقا کا مخالف بنا آپسمین پھوٹ ہوئی اور دین کے کامونمین خلل آگیا اس
طریقے کو خلاف حکم خدا اور رسول اور خلاف مرضی حضرت امیرالمومنین کے سمجھکر
علما اور فضلا نے عموماً اور حضرت کے خلفا نے خصوصاً دروازہ نصیحت کا کھولا ان
نادانون کو جنہون نے یہہ فساد بوبا تھا ممانعت کی مگر نفسانیت اور خودپسندی اور
دنیا کی طمع نے انکو ہرگز راہ راست پر آنے ندیا کسیکی بات نمانی بلکہ اور بھی
شور شر شروع کی او کھلا کھیلے اور ایک فساد عظیم برپا کیا جس سے ہدایت کا
دروازہ بند ہوگیا آخر اس مذہب نو کی کیفیت لوگون نے علماے حرمین الشریفین کی

خدمت مین ظاہر کی انھون نے انکے طریقے مردود اور جھوٹے ہونے پر
فتوا دیا اور علماے دہلی اور ہندوستان اور خلفاے امیر المومنین نے بھی ویسا ہی فتوا لکھا اور اپنے
مہر و دستخط سے چھپوا دیا تا کہ لوگ اس طریقے سے بچ جاوین اور فریبیون کے فریب مین
نہ آوین جھوٹھ کہنا اور خلاف وعدہ کرنا اور اہل حق کے سامنے اپنے اعتقاد سے
منکر ہو جانا اور جبتک اپنا خاص معتقد نہو تبتک اپنے بھید سے اُسے واقف نکرنا اور فریب دینا
اور اپنے طریقے کے رواج دینے کیواسطے جھوٹی قسم کھا لینی اُنکے یہان درست ہے
چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ کے ۹۴ صفحے مین ایسے
مکارونکا مکر لکھا ہے اور چارون مذہب کا حق ہونا مع دلایل اسمین موجود ہے اور یے
نئے مذہب والے اسبب علماے اہل سنت وجماعت کے خلاف سمجھا کر بیچارے مسلمانونکا ایمان کھوتے ہین اور
جاہلونمین خود کو مولانا او محدث اور محی السنہ اور قامع البدعہ کے خطاب سے شہرت دیتے ہین
او بیعت توبہ کو بھی بدعت جانتے ہین مگر کیا کرین کہ اُسپر تو روزی انکی ٹھہر گئی ہے اگر
کھولکر اُسکے مخالف کہین تو بھوکے مرین اے بھائیو مسلمانو یہہ زمانہ فساد کا آیا ہے
اور یہہ لوگ آخری زمانے کے نایب دجال یعنی باطل کو حق مین ملانے والے اے بھائیو تم
لوگ خوب ہشیار رہو اور تحقیق جانو اور یقین کرو کہ یہہ طریقہ لامذہب والعیونکا خلاف
حکم خدا اور رسول اور علماے سلف کے صرف اپنی ہوا اور رائی سے بتایا ہوا ہے اور اس طریقے

تمام علما اور فضلا اور خلفاے حضرت امیر المومنین ناراض ہین اور یہہ طریقہ حضرت
موصوف کا تھا اُنکے دیکھنے والے اور انکی صحبت مین رہے ہولوگ ابھی
ہندوستان مین موجود ہین اُنسے بقسم دریافت کرلو اگر حضرت ممدوح اس رنگ کے بانی
ہوتے تو ان سنئے مذہب والون اور مفسدون کا وہی حال کرتے جو اُنکے پیشوا
عبدالحق کا کیا یعنے مردود کہتے اور نکلوا دیتے اور جلا بیٹھے جوان مرد اور
دیندار ہین تو جہان مسلمانون کی ریاست اور حکومت ہے جیسا مکہ مدینہ روم شام
بلخ بخارا وغیرہ وہان ایسی باتین ظاہر کرین دیکھین تو کیا ہوتا ہے سواے
لات جوتی مار پیزار اور قتل و قید کے اور کچھ اُنکے نصیب مین نہوگا اور اکثر
رزیل قوم کے لوگ جوان مین مل گئے اور ہندی دو چار کتابین پڑھکر بڑے
مولوی صاحب بن گئے اور بیس پچیس آدمی اپنے ساتھ دوڑانے لگے سو کیون
عالم ربانی کی نصیحت سنینگے اور اُسکی تابعداری کرینگے اب ایسونکا سردار کہلانا
علامت قیامت ہے کہ مخبر صادق نے آگے ہی اسکی خبر دی ہے اذا وسد
الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة جب دین کے کام نالایقون اور کمینون کو
سونپے جاوین تو قیامت کے امیدوار رہو اور یہی سبب ہے کہ ایسے جاہل
جنکو نہ ایمان کے ارکان کی خبر نہ اسلام کے اعمال کی جہان اُن سے کوئی عالم بیہودہ

یا انصار کا ملا اسی کا کلمہ پڑھنے لگے اور خاصے بیدین بن گئے اب اِس طرح کے
لوگوں کے حقمین یہی دُعا بہتر ہی کہ اللہ تعالی جو ہدایت کا مالک ہے پہلے تو
ایسی صالح عالم مسلمانکی صحبت ایسونکو میسر کرے کہ جسمین انکی دین و دنیا کی
خیر ہو اب ای بھائیو مسلمانو ان مفسدونکی چکنی چکنی باتو نپر نہ بھولیو اور
اُنکے وعظ و نصیحت پر دھوکا نکھائیو یہہ لوگ رہزن دین ہین زنان کہا تک
ایمان کھو وینگے اُنسے مقدور بھر الگ ہی رہو خوب بچ کر چلو اور ایسے لوگونکو
ذلیل کرنے اور نکال دینے مین مطابق حکم خدا اور رسول کے بڑا ثواب ہے کیونکہ
بڑے فسادی ہین اور مکار جس جسطرح جسے یہہ لوگ دنیا کماتے ہین اُسکا
بیان کہا تک کیجئے کبھی اِس نام سے کہ مجاہدین کے لشکر مین خرچ ضرور ہے لوگون
روپیئے لئے کبھی جہاد مین جاوینگے اور غازیونکو اسباب بنادینگے مشہور
کرکے اسباب روپئے تحصیل کئے اور روپیونکے جمع کرنیکو ایک بیت المال مقرر کیا
پھر نام کیواسطے کچھ بھیجکر سب آپ جلکہہ گئے غرض حضرت سید صاحب کے نام سے
اِس زمانے مین بہتو نکا بن آیا خوب روپئے کمادے دولتمند ہو گئے اور اب بھی قصور
نہین کرتے طرح طرح سے روپئے بٹورتے ہین اور دوزخ کے کندے بنتے
ہین انتہا اصل کتاب تنبیہ الضالین و ہدایت الصالحین مین سے بھی زیادہ

[illegible]

انکے اکثر احوال ہین مگر راقم نے باختصار لکھا اور دہلی کے علما اور فضلا کے
جواب فتوے مہر و دستخط کے ساتھہ جو اس کتاب مین ستاونیہ داخل ہین انکے
نام یہہ ہین حضرت مولانا محمد اسحق صاحب رحمۃ اللہ | محمد زین الدین | مفتی
شہر دہلی | محمد اکرم الدین | مولوی عبد الخالق | مولوی محمد حیات لاہوری
مولوی حسن علی | سراج العلما ضیاء الفقہا مفتی العدالت العالیۃ السلطانی
سید رحمت علیخان دہلی کے بادشاہ جمجاہ خلد اللہ ملکہ کی سرکار کے مفتی ہین
اخوند ملا بشیر محمد | شاگرد مولوی رفیع الدین صاحب | مملوک علی | سید محمد
احمد سعید مجددی | مجددیہ طریقے کے سجادہ نشین ہین | محمد علی عفی عنہ
زین العابدین الکاظمی | مولوی محبوب علی | جاننا چاہیے کہ کتاب مذکور کے
۳ صفحے مین لکھا ہے کہ مولوی کریم اللہ دہلوی ساکن محلہ لال کنوے نے کہا کہ
یہہ لوگ اسماعیلی ہین مولوی اسماعیل کی تقلید کرتے ہین وہ بھی ایسے ہی تھے مگر سچ
یون ہے کہ انکا یہہ گمان فاسد ہے کیونکہ مولوی اسماعیل جب پھلت پرگوگئے وہان کے حنفی علما و فقہا
اُنسے خوب مباحثہ کیا آخر رفع یدین کرنا چھوڑ دیا تھا اور انکے اصول کا رسالہ کرخی اور
طحاوی کی طور پر ہے اور تنویر العینین کا رسالہ جو انکا کر کے مشہور ہوا سو بھی آپ کا بنایا ہوا مین معتبر
نہین کہ اعتبار خواتیم کو ہے اور انھون نے آخر عمر مین رفع یدین چھوڑ دیا تھا مولوی

خلاف نصوص اللہ فرماتے ہین کہ جو کوئی ان چار مذہبون سے ایک مذہب کو نہ پکڑے کچھ اسمین سے کچھ اسمین سے لیکر اپنا مذہب بناوے وہ بیشک گمراہ ہے اور جو کوئی ایسے نالایق مہملون کے رد کرنے مین گول فتوا لکھے ہم اوسکو بھی بدعتی جانتے ہین اور مولوی موسیٰ آپکے چھوٹے بھائی قریب اسی تقریر کے کہتے ہین مولوی اسمٰعیل نابینا بن محمد عمر ابن مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی کے استاد ہین سو انھون نے بھی کہا کہ ان لامذہب لوگونکا رد سارے قرآن اور حدیثون مین موجود ہے بیشک اللہ تعالیٰ قوم ظالم کو ہدایت نہین کرتا مولوی حبیب اللہ ملتانی حنفی صوفی نے ایک رسالہ جدا اس فرقے جدید الضلالت کے حق مین لکھا ہے وہ بھی انکے [illegible] حاجی قاسم بیگ کہ وے خود اگلے اور غیر مقلد مین چارون مذہب سے باہر مین ہمارے شریک نہین ہوے مگر ان لوگونکو سمجھایا کہ ہر بات ہر مذہب کی ماننی بہت مشکل ہے ایک دن ایک لامذہب والے نے حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب رح کو اختلافی مسئلے مین پوچھا کہ عند اللہ کیا حق ہے مولانا صاحب نے فرمایا کہ ایک مذہب اسمین اختیار ضرور ہے اور اختیار کر لینے کے بعد وہ بات اسکے حق مین حق ہے یہ جواب سنکر پوچھنے والا سر دھن کر چپ رہگیا اور ان لوگون نے ایک نیا فساد دہلی مین نکالا کہ ہر نماز کے بعد ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے دیکھا چاہیے کہ ایک ضعیف

روایت نویک کے سب راوی اور مجتہدین کا خلاف کرتے ہین اور دعویٰ رکھتے ہین
کہ ہم خاص محمدی ہین کسی غیر کی تقلید نہین کرتے اب اُنکو غیر محمدی کہین تو بجا ہے
جیسا کہ محمد بن عبد اللہ جونپوری کے مقلدونکو غیر مہدی کہتے ہین اور وے خود کو مہدوی
فرقہ جانتے ہین (اگر فرصت ملتی تو یہہ بھی اسی ڈھب پر آجاتے مگر کیا کرین کہ
امام ہمام کے نام مین تفاوت تھا) اور یہہ بات حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جسکی
بھلائی پر علمائے امت شاہدی دین وہ بھلا ہے اور جسکی برائی پر گواہی دین وہ برا ہے
کیونکہ وے اللہ کے گواہ ہین زمین مین آور ایک کج فہم اپنا نام عبد الحق محمدی رکھکر
کئی حدیثین ہندی ترجمے مین لکھکر اسمین ایسا نفاق کا کلام لکھا ہے کہ دو
مثل سایہ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ نماز پڑھنا فقط
ہے اور حالانکہ حنفی صاحب کے یہان دو مثل سایہ ہونے تک عصر کی نماز کی تاخیر کرنیکا حکم ہے
خدا انکو ہدایت دیوے اب جو لوگ اُسکے بہکانے سے حنفی مذہب سے خارج ہوکر
ضلالت مین پڑے سو اسکے ترجمے سے صاف معلوم ہوا کہ وے سب خارجی اور معتزلی
بن گئے اگرچہ کوئی عالم انکو دباوے تو اقرار کرتے ہین کہ ہم حنفی ہین مگر مخفی
ہشیار رہنا کہ وہ چارو مذہب سے خارج ہین کیونکہ جتنے حدیثین آل اطہار اصحاب
اخیار اور ائمہ مجتہدین کی تعریف مین ہین اُن سبکو یہہ لوگ ضعیف کہتے ہین

٧٥

اور مشہور ہے کہ مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ سنہ ... ان لامذہبون نے

رد ایسنے پر دہلی مین شروع کیا تھا پہلے گورپرستی کو رد کیا آخر سارے لامذہبوانکو

رد قوی فرمایا آخر لامذہبوالون نے اُنپر ایک بہتان باندہا جسکا خلاصہ رسالہ اقامۃ السنۃ

مین لکھا ہے اور اسوقت بھی پروردگار نے اچھے اچھے علماؤنکو طرفین مین سے

حق پر جمع کر دیا تھا کہ گورپرستی کو بالکل رد و باطل کر دیا او آپ بھی اس مالک حقیقی نے

اپنے فضل و کرم سے سارے علماے دین اور فقہاے مبین کو ان لامذہبونکے رد و قدح پر

متفق کر دیا ہے الحمد للہ علی ذالک ط انتہی ط معلوم ہووے کہ اس کتاب کے بنا نیوالونکو

اللہ تعالےٰ نے زیادہ استقامت اور حق گوئی کی ہمیشہ توفیق دیوے اول سے آخر تک

ہر ہر مسئلے مین علمیت کی داد دی ہے کہ بعضے مباحث اسمین سراج الہدایت مین سے لکھے فقط

حرمین الشریفین کے باب چھٹا علماؤنکا فتوا

اسپر مہر ہے مولانا شیخ عبد اللہ ابن سراجکی جو سردار ہین مکے کے مدرسین مین اور

مولوی سید عبد اللہ مکے کے مفتی کی اور سید عثمان مکے کے مدرس کی اور شیخ مصطفیٰ کی

جو حنفی اماموں کے رئیس ہین اور شیخ عبد القادر ابراہیم باشا ابن محمد علی باشا کے پیر و مرشد کی

اور مولانا شیخ عابد سندھی مدینے کے بڑے مدرس کی اور سید محمد مولوی محی الدین مولوی

عبد اللہ مولوی سید علی اور مولوی صالح ابن احمد مدینے کے مدرسونکی اور محمد ابو السعادات

مسجد نبوی ... اور غیرہ بہت ... یہ فتوی نسخہ قلمی ... منقول ہے
۱۲۵۶ ہجری میں ... تبعضے علماء مصر وغیرہ کے پاس لیا تھا اس فتوے میں بہت سوال
اور جواب ہیں مگر انمیں سے ایک سوال اور ... جواب لکھا جاتا ہے

صفحہ ... السوال الثالث هل يجوز للرجل الذي ليس له ملكة الاجتهاد او
توجد فيه شرايط الاجتهاد ولا يعلم اقوال الفقهاء ... ان لا
يقلد احدا من الائمة الاربعة المشهورة بل يخترع مذهبا جديدا
خاصا قد يوافق احدها وقد يخالف جميعها الجواب ... ان الاجماع
قد حصل على حقية المذاهب الاربعة وتخلف ذلك فيما سواها وان
الامة جميعها قد تلقت المذاهب الاربعة بالقبول ولم يحصل ذلك
لغيرها وقد اوجب الله ... طريق الاجتهاد ولم يعلم ما كان
عليه الصدر الاول من الصحابة والتابعين من اقوالهم وافعالهم ان يسأل
ولا يعمل الا بما يفتيه المفتي من الائمة الاربعة لعدم الحجة فيمن سواهم
قال ابن الهمام في التحرير ... في التيسير غير المجتهد المطلق يلزمه عند
الجمهور التقليد وان كان مجتهدا في بعض المسايل الفقهية او بعض العلوم
وفي عمدة المريد شرح جوهر التوحيد فواجب عند الجمهور على كل

قال الله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ولنا ...

من ليس فيه اهلية الاجتهاد التقليد للمذهب وروى عن ابى
يوسف رح انه واجب على العامى الاقتداء بالفقهاء لعدم الا
هتداء فى حقه الى معرفة الاحاديث ومعانيها وتاويلها
وناسخها ومنسوخها وخاصها وعامها ومحكمها ومتشابهها
فمن لم يعلم ذلك فهو عامى منسوب الى العامة وهم الجهال اعاذنا
الله تعالى من الضلال **ترجمہ** جس شخص کو قوت اجتہاد کی نہو اور
شرطیں اجتہاد کی پائی نجاوین اور فقہا کے احوال کو نجانے کیا جایز ہے
اس شخص کو کہ کسی مجتہد کی ان چار مجتہدوں مین سے تقلید کرے یا ایک
نیا پانچوان مذہب نکالے کہ کبھی ان چار مذہب مین سے ایک کے موافق ہو اور کبھی
سب کے مخالف ہو۔ جواب ان چار مذہب کے حق ہونے پر اجماع تمام علما کا ہوا ہے
اور ان چار کے سوا اور کسی مذہب پر اجماع نہین ہوا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی امت نے ان چار مذہب کو قبول کر لیا ہے انکے سوا اور کسی مذہب مین
یہہ اتفاق اور قبول حاصل نہین اور جو شخص کہ اجتہاد کے طریق کو نجانے اور
صحابہ اور تابعین کے اقوال و اعمال سے واقف نہو سو اسپر لازم اور واجب ہے
کہ ان چار مذہب مین سے ایک پر قایم ہو جاوے اور اسکے موجب عمل کرے اور

فتوا لکھے کیونکہ سوا انکے اور کسی مذہب پر عمل کرنیپر اجماع نہیں ہوا جیسا کہ
اللہ تعالی فرماتا ہے فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنے سوال
کرو تم علماء دیندار سے اگر تم نہین جانتے ہو سوا اسکے امام ابن ہمام نے تحریر مین فرمایا ہے
اور اسکے شارح نے تیسیر مین لکھا ہے کہ جو شخص مجتہد کامل نہو اگرچہ بعضے مسئلے مین
اجتہاد کر سکتا ہے یا اسکو بعض علوم مین مرتبہ کامل ہے تو بھی اسپر تقلید کرنا
واجب ہے اور عمدۃ المرید شرح جواہر التوحید مین لکھا ہے کہ جو شخص کہ اسمین قابلیت
اجتہاد کی نہو تو اسپر کسی ایک مذہب کی تقلید کرنی واجب ہے اور امام ابو یوسف سے
روایت ہے کہ عامی پر واجب ہے کہ کسی ایک مجتہد کی تقلید کرے کیونکہ اسمین
قابلیت نہین ہے اسبات کی کہ حدیثونکو پہچانے اور معنی انکے دریافت کرے
اور تاویلات کو انکے سمجھے اور ناسخ منسوخ کو امتیاز کرے اور عام اور خاص اور
محکم اور متشابہ وغیرہ کو الگ الگ تمیز کرکے انکے احکام معلوم کرے تو
جو شخص ان سب باتونکو نجانے وہ شخص عامی ہے اور جاہل خدا پناہ مین رکھے
ہمکو گمراہی سے آمین **دوسرا فتوا** حرم محترم کے چارون مصلے کے مفتیونکا
جسکے آخر مین ہندوستان کے چار مولویونکی صحیح دستخط ہے کہ انھون نے توبہ اور استغفار
کیا اور لکھدیا کہ ہم حنفی مذہب کے مقلد مین تنبیہ الضالین صفحہ ۹۴ یہہ فتوا ہے کہ جیسو

شیخ ... حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما ... دربیان

بڑی سعی اور محنت سے ۱۲۵۴ ہجریہ مین درست کروایا تھا اسکا سبب یون ہوا تھا کہ لئی

لامذہب والے جہاز پر بیجا وقت انکے ساتھ تقریر بیہودہ کیا کرتے تھے اور اپنی شرارت سے

باز نہ آتے تھے آخر جب وے حرمین الشریفین مین پہنچے وہان کے علما اور مفتیون سے

یہہ معاملہ ظاہر کیا مفتیون نے فرمایا کہ اگر یہہ بات ثابت ہوگی تو ان بیہودہ نالائقونکو

موافق حکم شریعت کے خوب سزا دی جائیگی انکو تبلادو اور حاضر کرو جب یہہ خبر

ان لوگونکو اور انکے بعضے ہندی پیشوا ونکو جنکی اعانت پر بھروسا رکھتے تھے پہنچی

تب گھبرائے او شیخ موصوف سے بہ الحاج والتجا پیش آئے اور انکے وہان پیشوا ان نے

مولوی رضا علیخان کے روبرو اپنے افعال و عقاید نابکار سے توبہ کیا اور اپنے اعتقاد کو

موافق طریق سنت و جماعت کے بمہر و دستخط لکھدیا اور اپنے تئین حاکم شرع کے پنجے سے

بچایا سوال ماقول علماء الحرمین الشریفین فیما یقولہ بعض علماء

العصر من اھل الھند انہ لا یجب علی احد من المسلمین تقلید احد

من الائمۃ الاربعۃ وانما یجب علی کل شخص العمل بالحدیث لان اللہ

تعالی لم یامرنا باتباع ابی حنیفۃ ولا غیرہ بل ارشدنا الی اتباع الرسول

صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ وسلم والعمل بما روی عنہ ص ویقولون

من قلد احدا من الائمة الاربعة فقد خالف امر الله تعالى بلا مرية فيجب على كل عاقل ان يعمل بما في الحديث وما لم يوجد في الحديث يستنبطه بعقله وفهمه فتركوا العمل بكتب الفقه بالكلية وصاروا يتمسكون بالحديث والاستنباط مع ذالك انهم لا يميزون بين صحيح الحديث وضعيفه ولا يعرفون قواعد اصول الحديث ويسمون انفسهم بالفرقة المحمدية ويطعنون على مقلدي احد الائمة الاربعة ومع ذلك صاروا يدعون الناس الى اتباع رايهم وترك التقليد فاضلوا كثيرا وايضا البعض منهم يدعي انه حنفي ومع ذلك يرفع يديه قبل الركوع وبعده ويجمع بين الصلوتين في السفر بلا عذر ويتعوذ و يبسمل ويامن جهرا مع انه لا يتوضوء من مس الذكر والمراة ويقولون قد ثبت عندنا بهذه الافعال الاحاديث الصحيحة ولم تبلغ ابا حنيفة اصلا فما قولكم في مثل هؤلاء الناس هل يعتمد على قولهم وترك التقليد راسا ام قولهم باطل عاطل مخالف بما نص عليه ائمة المذاهب الاربعة نحن في حيرة تامة ولا يكشف عنا هذه الشبهة الا قولكم وكتابتكم واظهاركم وليكن جوابكم على وجه التيقظ لمن لم يكن على نهج الحق

یکون زاجرا له عن غیه وضلاله افیدونا اثابکم الله الجنة ترجمه

کیا فرماتے ہیں حرمین الشریفین کے علما اس بات میں کہ بعضا ہندی مولوی اس زمانے میں یوں کہتا ہے کہ چار اماموں میں سے کسیکی پیروی کرنی مسلمانپر واجب نہیں بلکہ حدیث پر عمل کرنا واجب ہے کیونکہ حق تعالی نے امام ابو حنیفہ اور دوسرے اماموں کی تقلید اور پیروی کا حکم نہیں کیا بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انکے فرمانکی پیروی کرنیکو فرمایا ہے اور ایسا بھی کہتا ہے کہ جسنے چاروں اماموں میں سے کسی امام کی تقلید کی تو بیشک اسنے خدا کے حکم کی مخالفت کی اسواسطے ہر ایک شخص پر لازم ہے کہ حدیث پر عمل کرے اور جو چیز حدیث میں نپاوے تو اپنی عقل اور سمجھہ سے نکال لیوے اور اسپر عمل کرے پھر ان لوگوں نے علم فقہ کی کتابوں پر بالکل عمل کرنا چھوڑ دیا اور حدیث پر عمل کرنا اور اپنی عقل سے اسمیں مسئلے نکالنا شروع کیا اور اصول حدیث کے قاعدے کیسے ہیں اور کونسی حدیث ضعیف ہے اور کونسی صحیح ہے اسکی کچھہ تمیز نہیں رکھتے اور خود کو فرقہ محمدیہ کہلاتے ہیں اور ان چاروں مذہب کی تقلید اور پیروی کرنیوالے اہل سنت وجماعت پر طعنے مارتے ہیں اور لوگونکو اپنی پیروی اور متابعت پر دعوت کرتے ہیں اور بہت مسلمانونکو تقلید سے چھڑا کر گمراہ کرتے ہیں اور بعضا انمیں سے حنفی بھی کہلاتا ہے اور رکوع کرنے کے پہلے اور بعد رفع یدین بھی کرتا ہے

اور دو نمازونکو سفر مین بغیر عذر کے جمع بھی کرتا ہے اور اعوذ باللہ اور
بسم اللہ اور آمین زور سے چلا کر کہتا ہے اور بھر الت سے اور عورت کے چھونے سے
وضو بھی نہین کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس بات مین ہمکو صحیح حدیثین پہنچین ہین
جو ابو حنیفہ کو نہ پہنچے تھین اب تمہارا حکم ان لوگون کے حق مین کیا ہے اُنکے قول پر
اعتماد کر کے تقلید کو چھوڑ دین یا انکے قول کو بیہودہ اور باطل سمجھین جیسا کہ چارون
مذہب کے اماموں نے تصریح کی ہے ہم بڑی حیرت مین ہین اور یہ شبہہ دور نہین ہوتا ہے
مگر تمہارے کہنے اور لکھنے اور مہر کر دینے سے دور ہوگا اور تمہارا جواب اس طور پر
چاہئے کہ جو طریق حق پر ہو وسو اپنی غفلت سے ہشیار ہو کر اپنی گمراہی سے باز آوے
فایدہ پہنچاؤ ہمکو جزا دیوے اللہ تمکو بہشت **الجواب** الحمد للہ رب العالمین

رب زدنی علما اعلم ایها السایل ارشدنا اللہ تعالی وایاک للصواب و
وفقنا لاتباع ما جاءت به السنة ونطق به الکتاب ان ما احتج الیه من
ذکر من سلوک سبیل الغوایة وحملهم غیرهم علی ترک طریق الهدایة و
متابعتهم علی ترک التقلید لاحد الائمة الذین هم هداة الامة من
المنکر الشنیع والباطل الفظیع لا یلتفت الیه فضلا عن ان یعمل علیه ولا اقرار
علی من لیس له اهلیة الاجتهاد المطلق علی قول جمهور الفقهاء والمحدثین

والاصولیین تقلید واحد من الائمة الاربعة دون غیرهم متواتر

مذاهبهم والاصل فی ذلک قوله تعالی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

وقوله تعالی فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین الایة

وقوله تعالی واطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم سواء حملوا

علی العلماء او الامراء والواجب علی ولاة الامور وفقهم الله وضاعف لهم

الاجور اذا رفع الیهم ما هم منطوین علیه من الاضلال منعهم عنه

وردهم الی مسنی الاحوال وتادیبهم بما یلیق بمثلهم لیرتدعوا هم وسواهم

عن قبیح قولهم وفعلهم رجاء الثواب الجزیل من الملک الجلیل والله سبحانه

الهادی الی سواء السبیل وهو حسبنا ونعم الوکیل کتبه المفتقر عبد الله

بن محمد المرغنی الحنفی مفتی مکة المکرمه کان الله تعالی لهما مستغفرا

حامدا مصلیا مسلما الحمد لله وحده اللهم هدایة | عبد الله

للصواب نعم ما ذکر فی الجواب موافق لمذهب اهل السنة والجماعة

ومن یقول بخلاف ذلک فهو ضال مضل جاهل معاند فعلی الحاکم تعزیره

بما یلیق بامثاله وهو ماجور علی ذلک والله اعلم کتبه الفقیر لربه محمد

عمر بن ابی بکر الریس الشافعی مفتی مکة المکرمة بان الله علیه

محمد عمر بن ابو بكر الرئيس

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على
سيدنا محمد سيد الاولين والآخرين وعلى آله وصحبه اجمعين بيان
جواب هذا السوال انه يجب على كل واحد من المكلفين ان يقلدوا
لاحد من الائمة الاربعة مع اعتقاد ان كل واحد منهم على الحق والصواب
فلا يجوز تقليد غيرهم ولو من اكابر الصحابة لان مذهبهم لم تدون
ولم تضبط ولا يجوز لاحد ان يستقل بنفسه ورايه واجتهاده وادعائه
اتباع الكتاب والسنة لان الاجماع انعقد على اتباع الائمة الاربعة الامام
ابي حنيفة والامام مالك والامام الشافعي والامام احمد فلا يجوز تقليد
غيرهم بعد عقد الاجماع عليهم لان مذاهب الغير لم تدون ولم
تضبط بخلاف هولاء فانهم احاطوا علما باقوال جميع الصحابة او غالبها
وعرفت قواعد مذاهبهم ودونت وخدمها تابعوهم وحرروها
وصارت متواترة بالخروج فى الاحكام الفرعية من عهدة التكليف
بهذا التقليد لان المذاهب لا تموت بموت اصحابها والاصل فى هذا
قوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقوله م من قلد عالما
لقى الله سالما فقد علم من هذا انه لا يجوز لاحد ان يخرج عن اتباع

واحد من الائمة الاربعة لانه خرق لاجماع الامة المعتد بهم
فی ذلك ولا ان يدعی انه يقتدی بالكتاب والسنة لانه لم
يصل الی ما وصل اليه الائمة الاربعة من معرفة الناسخ
والمنسوخ وغير ذلك من اصول احكام الكتاب والسنة ونسال الله
تعالی حسن التوفيق لاتباع ائمة الدين والتحقيق آمين الحمد لله
رب العالمين فيجب علی اولی الامر ضاعف الله تعالی له مزيد الاجر ان
يمنع ذلك المبتدع الخارج عن الائمة الاربعة بسوء ابتداعه
وان يرده عن ذلك الی تقليد واحد من الائمة الاربعة فان
لم يمتثل اذبه الادب اللائق بحاله والله تعالی اعلم كتبه الفقير الی الله
تعالی محمد المرزوقی مفتی المالكية بمكة المشرفة محمد المرزوقی الحمد
لله الذی جعل الحق فی اتباع الائمة الاربعة المهتدين الذين
دلت الاحاديث الصحيحة علی فضلهم تلويحا واشارة من سيد
المرسلين ومن خالفهم كان من المبتدعين ما افتی به الافاضل الفضلا
الثلاثة هو الصواب لان المقلد لاحد الائمة المذكورين فی جميع
فروعاته الفقهية لم يخرج عن السنة والكتاب ومن خرج عن تقليدهم

او خلط فروع مذهب غيره مع فروع المذهب المنسوب هو اليه بلا ضرورة
فذلك جاهل عن الاحاديث الصحيحة والفرقان لان فى بعض
الصور المذكورة فى سوال يكون العمل باطلا وفى بعضها مكروها
وكذا حكم ساير فروعاته ولا شك ان هذا من اغواء الشيطان و
من اتبع هولاء المضلين كان فى الخسران فواجب على الحكام ايدهم الله
بامور الاسلام تاديب الزاعمين على مضمون السوال بما يقتضيه
رائه السليم على قدر مراتبهم مع ملاحظة الامر القبيح والاضلال الشنيع
الذى صدر منهم فى اغواء المسلمين عن الصراط المستقيم وصلى الله على
سيدنا محمد واله وصحبه وسلم امر بتحرير هذه العبارة محمد بن الشيخ
يحيا مفتى الحنابلة بمكة المشرفة | محمد ابن يحيا مفتى الحنابل

جواب سادتنا مفاتى مكة المشرفة وعلماءها عن السوال
المذكور حق وانا مقلد ابى حنيفة رض محمد مراد ابن لطف على
مفتى میں شہر کلکتے کی بری عالم المتین ما افتى به سادتنا مفاتى مكه المشرفة
وعلماءها حق فى هذه الفتوى وانا على مذهب الامام الاعظم ابى
حنيفة رحمة الله تعالى كتبه عبد الله اللاهورى الحنفى مافق

به ساداتنا مفاتی مکة المشرفة وعلماء ها حق فی هذه الفتوی
وانا علی مذهب الامام الاعظم ابی حنیفة رحمة الله تعالی
کتبه فقیر عبد الحمید ... انس مرحوم عفی الله عنه
یبنی ... ما افتی به ساداتنا مفاتی مکة المشرفة وعلماء ها حق فی
هذه الفتوی وانا علی مذهب الامام الاعظم ابی حنیفة رحمة
الله تعالی کتبه محمد افضل ابن محمد فضل این مسئله مثبته مواهیر مفتیان
ائمه اربعه وعلماء مکه معظمه در ۱۲۵۷ سنه هجری قدسی صلعم جهت اسکات بسیاری
از مردم کم علم وکج فهم جویندگان وسیله نجات که باغوای بعضی از مردمان
کم علم ونفسانی ترک تقلید در ورطه هلاک افتاده بودند مرتب ومکمل شد چنانچه
اکثری از اهل هند که خود را محمدی نام نهاده بودند بدریافت آنکه فی الحقیقت
حنفی وشافعی وتبعه دیگر از ائمه مذکورین محمدی هستند رجوع از قول خود ها کردند فقط
حرره آثم محمد صاحب علی اعظم لدی عفا عنه الکریم [محمد علی صاحب]

ترجمہ

سب تعریف اللہ کو ثابت ہے اے پروردگار ہمارا علم بڑھا یو اے سوال
کرنیوالے تو بوجھ اللہ تعالی ہمکو اور تجھکو صواب کے طرف پہنچاوے اور قرآن
وحدیث کی تابعداری کرنے کی توفیق دیوے کہ تحقیق ان لوگوں کی

باہین جوگمراہی کے طرف راہ بے چلتے ہین اور دوسرونکو ہدایت کے طریق سے
پھراکر بہکاتے ہین اور جو ائمہ دین کہ امت کے ہدایت کرینوالے تھے سو
انمین سے ایک کی تقلید سے پھراکر اپنی تابعداری کے طرف بلاتے ہین سو انکا
کام بالکل منکر اور باطل ہے انکی طرف ہرگز التفات نکیا چاہیے پھر انکی باتو پر
اعتماد کرنا تو دور ہے سب فقہا اور محدثین اور اہل اصول کے قول کے موافق
جسکو بالکل اجتہاد کی مطلق لیاقت نہین ہے سو اسکو یون لازم ہے کہ
ان چار اماموں مین سے ایک کی تقلید اور پیروی اختیار کرے اور انکے
سوا اور کسی کی پیروی نکرے کس لئے کہ انکا مذہب متواتر چلا آتا ہی اور
اسکی اصل دلیل یہہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ
كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے سوال کرو تم دیندار علماؤن سے اگر تم نہین جانتے اور فرماتا ہے
اللہ تعالی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي
الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ
یعنے پھر کیون نہ نکلے ہر فرقے مین سے ایک حصہ تا سمجھ پیدا کرین دین مین
اور خبر پہنچاوین اپنی قوم کو جب پھر آوین انکی طرف شاید وے بچتے رہین اور
فرماتا ہے اللہ تعالی اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

یعنے تابعداری کرو تم خدا کی اور تابعداری کرو تم رسول کی اور تم مین سے
صاحب امر ہون انکی یعنے صاحب امر خواہ عالم ہو خواہ امیر مسلمین ہو دونون برابر
ہین اب مسلمانون کے امیر خدا انکو توفیق دیوے اور انکا ثواب دُگنا بڑہاوے ایسا واجب ہے
کہ جب یہہ گمراہ کرنیوالے لوگ ظاہر ہو جاوین تو اُن لوگونکو گمراہی سے منع کرین اور
اچھے طریقے پر انکو پھراوین اور جو تعزیر ان جیسونکے لایق ہے سو انکو دیوین تا
وے اپنے قول و فعل سے باز آوین اور ہمین اللہ تعالی کی درگاہ سے
بڑے ثواب کی اُمید ہے اور وہی سبحانہ تعالی اچھے رستے کی طرف ہدایت
کرے وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یہہ جواب عبد اللہ بن محمد المرغنی مکہ
معظمہ کے حنفی مفتی نے لکھا ہے (عبد اللہ) سب تعریف اللہ تعالی کو
ثابت ہے اور درود و سلام اسکے رسول پر اور انکے آل و اصحاب پر بعد ہدایت
کرنیکی طرف اس جواب مین جو لکھا گیا سو بہت اچھا اور اہل سنت و
جماعت کے مذہب کے موافق ہے اور جو کوئی اسکے خلاف کہے وہ خود گمراہ اور
دوسرونکو گمراہ کرنیوالا جاہل اور دشمن دین ہے حاکم کو لازم ہے کہ جو
تعزیر ان جیسونکے لایق ہے سو انکو کرے اور حاکم کو ہمین بڑا ثواب ہے
واللہ اعلم (محمد عزیز بن ابی بکر الرئیس) یہہ جواب محمد بن ابی بکر الرئیس مکہ معظمہ کے

شافعی مفتی نے لکھا ہے سب تعریف پروردگار عالم کو ثابت اور درود و سلام
اولین و آخرین کے سردار محمد علیہ السلام پر اور انکے سب آل و اصحاب پر اس
سوال کے جواب کا بیان یون ہے کہ ہر ایک مکلف عاقل بالغ پر واجب ہے
کہ ان چار اماموں مین سے کسی ایک کی تقلید اختیار کرے اور یون اعتقاد
رکھے کہ ہر ایک انمین سے حق اور صواب پر ہے اور انکے سوائے کسی
غیر کی تقلید کرنا جایز نہین اگرچہ بڑے اصحابی ہون کسواسطے کہ انکا مذہب
کتابون مین لکھا نہین گیا اور اکٹھا نہین ہوا اور کسیکو جایز نہین کہ اپنی عقل
اور اجتہاد سے نیا مذہب نکالے اور تفسیر قرآن اور حدیث کی پیروی کا دعوی کرے
کس لئے کہ حضرت امام ابی حنیفہ اور حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی اور
حضرت امام احمد حنبل کے مذہبونکی تابعداری اور تقلید کرنے پر سب اہل سنت
وجماعت کا اجماع اور اتفاق ہو چکا ہے پھر اجماع ہو چکنے کے بعد کسی غیر کی
تقلید کرنا جایز نہین کیونکہ اسکا مذہب مدون اور منضبط نہین ہوا اور ان
اماموں نے علم کے رو سے اکثر بلکہ سب اصحابون کے اقوالون کو جمع کیا اور انکے
مذہب کے قاعدے اصول اور فقہ کی کتابون مین لکھے گئے چنانچہ بہت بزرگ
انکے تابعدار ہوگئے ہین اُنھون نے ان مذہبونکی کما حقہ خدمت کی اسطور سے کہ اپنے

اپنے مذہبوں کے اصول اور فروعات کے احکام متواتر ایک کے بعد ایک
لکھتے اور کتابوں میں داخل کرتے چلے آئے تا مقلدوں کو کچھ تکلیف نہو کیونکہ مذہب
والے کی موت سے کچھ مذہب تو مرتا نہیں ہے اور اصل اس بات میں اللہ تعالی کا
فرمان ہے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے سوال کرو تم
دیندار و عالموں سے اگر تم نہیں جانتے ہو اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ جس نے
جو عالم کی تقلید اور پیروی کرے سو اللہ سے با ایمان ملیگا یہاں سے معلوم ہوا
کہ ان چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا اور اجماع امت کو جو آج
تک اتفاق سے چلا آیا اسکو توڑنا ہرگز جایز نہیں اور خود قرآن و حدیث پر
عمل کرنیکا دعوا کرنا یہہ بھی درست نہیں اسلئے کہ ناسخ اور منسوخ آیت اور
حدیث پہچاننے اور کتاب و سنت کے اصول کے احکام جاننے کی جو علمیت
اور معرفت ان چاروں اماموں کو تھی سو کسی کو نہیں ہے اب ان ائمہ دین اور
تحقیق والوں کی پیروی کرنے کی نیک توفیق ہم اللہ تعالی سے مانگتے ہیں آمین
الحمد للہ رب العالمین۔ حاکم کو لازم ہے کہ ان مبتدع اور چاروں مذہب سے
خارج نکلے ہوئے لوگوں کو ایسی گمراہی اور بدعت سے منع کرے اور چاروں
اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کرنے کیواسطے انکو تاکید فرماوے اگر یہہ حکم

تمانین تو اچھی طرح سے انکے لایق انکو ادب دیوے تا اللہ تعالی حاکم مسلمین کا
ثواب زیادہ بڑہاوے واللہ اعلم۔ یہہ جواب محمد المرزوقی مکہ معظمہ کے
مالکی مفتی نے لکہا ہے **محمد المرزوقی** سب تعریف سزاوار ہے اللہ تعالے کو
جسنے چارون اماموں کی تابعداری کو حق کیا کہ جنکی بزرگی اور ثنا مین حضرت رسول
خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت صحیح حدیثین ثابت ہین اور جسنے انکی مخالفت کی
مبتدع اور گمراہ ہو مین سے ہوا جو جواب کہ تینون فاضل مفتیون نے لکہا ہے سو
بہت درست ہے کیونکہ ان چارون اماموں مین سے ایک کی تقلید جو سب اصول و
فروع مین فقہ کے موافق بجا لایا تو اسنے تمام قرآن اور حدیث پر عمل کیا کبھی
اس سے خارج نہین ہوا اور جسنے اپنے مذہب مین دوسرے مذہب کی باتین
اعمال اقوال مین شامل کین یا سبب ضرورت ایک مذہب کو دوسرے سے
خلط کرنے اگلی تقلید سے باہر نکل گیا وہ قرآن اور حدیث سے بالکل جاہل ہے
اسلئے کہ سوال کے موافق بعض صورتون مین اسکا عمل باطل ہوا اور بعضے صورتون
مین مکروہ اور ایسا لغو فروعات کا بھی سمجھا چاہئے اور بیشک ایسا
شخص شیطان کے بہکانے مین پڑا اور جو کوئی ایسے گمراہ کرنیوالونکا تابعدار
ہوا وہ بھی خسر المبین گرا اب حاکم امور اسلام کو خدا اسکی ذات سے اسلام کی تائید کرے

[illegible]

یون لازم ہے کہ سوال کے مسئلے کے موافق ان لوگونکو خوب تنبیہ اور تادیب کرے اور مسلمانون کو سیدھی راہ سے پھرانے اور قباحت اور گمراہی کے کام کرنیکے لایق اور ان لوگون کے بدفعل کے موافق جیسی سزا حاکم کی عقل مین اُنکے واسطے آوے ویسی سزا اُنکو دیوے وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم

یہہ جواب محمد ابن شیخ یحیی مکہ معظمہ کے حنبلی مفتی کے فرمانے سے لکھا گیا

محمد ابن یحیا مفتی الحنابل

مکہ معظمہ کے مفتی اور بزرگ علماؤنکا جواب سوال مذکور کے جواب حق ہے اور مین ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد ہون محمد مراد ابن لطف علی یہہ شہر کلکتے کی بڑی عدالت کے مفتی ہین جو مکہ معظمہ اور وہان کے بزرگ علماؤن نے فتوا لکھا سو حق ہے اور مین امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر ہون کتبہ عبد اللہ اللاہوری الحنفی جو مکہ مشرفہ اور وہان کے بزرگ علماؤن نے اس فتوے مین لکھا سو حق ہے اور مین حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر ہون کتبہ فقیر عبد الحلیم ابن مولوی انس مرحوم عفا اللہ عنہ یہہ ممبئی مین رہتے ہین جو مکہ مشرفہ اور وہان کے بزرگ علماؤن نے اس فتوے مین لکھا سو حق ہے اور مین امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب پر ہون کتبہ محمد فضل ابن فضل اور جانا چاہیے کہ حضرت مولوی محمد عابد سندھی رحمہ اللہ

۹۶

[illegible] سے بھی ہی مضمون کا جواب مدینہ شریف مین لکھا ہے چنانچہ اسکی عبارت دراز تھی اسلئے درج نہین کیا مگر سراج الہدایت مین موجود ہے معلوم ہووے کہ مولوی خرم علی بلہوری نے تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار مین جو عبد الملک ولد مولوی محمد صادق کے چھاپہ خانے مین معمورہ بمبئی مین چھاپی گئی ۳۸۰ صفحے مین لکھا ہے **ف** جیسا حضرت کے اصحاب حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہہ قران اور حدیث کے [illegible] حق [illegible] اسیواسطے اہل سنت جماعت چارون امامون [illegible] لوگ جانتے ہین اور یہہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ کیون ایک دین محمدی مین اختلاف پڑا اور چار مذہب ہوے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھہ حرج نہین حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے جایز رکھا انتہی اور دوسرے مقام مین اسی کتاب کے ۴۸۳ صفحے مین لکھا ہے کہ اسی طرح ہر عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قران اور حدیث اور اجماع امت مین صاف نہ کہا ہو [illegible] اپنے قیاس سے قران و حدیث مین

غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہے تو دو ثواب دیئے جاتے
اور اگر چوک ہے اسمین تو ایک ثواب ہے بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو
اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اسکو
بہت علم اور فہم چاہیئے اسواسطے اہل سنت وجماعت مین چار مجتہد اماموں
مذہب مقرر ہوگئے انکے بعد اب تک کسیکو علم و فہم حاصل نہین ہوا علاوہ
اسکے انکا زمانہ حضرت کے زمانہ سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی
رسم و عادت اور اسوقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اب
وقت کے عالمونکو سمجھنا نہایت مشکل ہے انتہی اور مولوی ولایت علی
عظیم آبادی نے جو خلیفہ سید احمد صاحب کا تھا عمل بالحدیث کے رسالے مین
لکھا ہے کہ تقلید ائمہ اربعہ کی کرنا بدعت اور باطل ہے خدا ان لوگونکو ہدایت دیوے

باب ساتوان

معمورہ بمبی مین ان لوگون نے جو فتنہ کیا اسکے بیان مین

پوشیدہ نرہے کہ پچیس برس ہوئے کہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی جنکو امام
ہمام اور امیر المومنین سمجھتے تھے اور حضرت سید لال شاہ صاحب کے پوتے ہین
اور ایک قول مین حضرت شاہ حسین جنکو مقبرہ انکے اجداد مین سے ہے مین حج ادا کر کے

اس شہر عمورہ بمبئی مین تشریف لائے تھے ابتدا مین یہہ بزرگ ٹونک کے نواب صاحب کے
یہان سوارون مین نوکر تھے جب رشید مرید ابو حضرت افضل المتاخرین سلطان
المحدثین والمفسرین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے مرید ہوئے اور چار سلسلون مین
اجازت خلافت لئے اُنکی برکت سے بہت لوگون نے بیعت توبہ وانابت کی
نعمت پائی اور یہان بھی بہت لوگ اُنکے سلسلے کے فیض سے سرفراز ہوئے
بعد اسکے سنہ ۱۲۴۵ ہجریہ مقدسہ مین مولوی ولایت علی عظیم آبادی خلیفہ سید
احمد صاحب کا یہان آیا اور نئی بدعتین برپا کین یہان کے رئیس دیندار مسلمان
لوگ ہمیشہ مولود شریف کی مجلس کرتے ہین خصوص ربیع الاول کے مہینے مین
ہر ایک رئیس کے یہان نیاز کے کھانے پکتے ہین ہزارون آدمی فیض
پاتے بلکہ شادی غمی مین بھی مولود الشریف کی مجلس ہوتی ہے نعت کے
قصیدے پڑھے جاتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ کی کمال محبت سے جو ایمان کا
شعبہ بلکہ عین ایمان ہے سلام کیوقت سب مجلس کے آدمی تعظیما کھڑے
ہوتے ہین اور سب دست بستہ ہو کر ادب سے درود و سلام پڑھتے ہین اور مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب مولود الشریف کی مجلس ہمیشہ دہلی مین بڑی دھوم سے کیا کرتے تھے
یہہ بات مشہور تھی مگر مولوی ولایت علی مذکور نے ان کامون کو برا کہنا شروع کیا

97

آخر بلوائے عام ہوا حضرت مولوی عصام الدین صاحب اور حضرت مولوی
روح اللہ صاحب اور حضرت مولوی محمد صالح بخاری صاحب رحمہم اللہ کی سعی اور
کوشش سے یہہ فساد مٹ گیا اور ولایت علی یہان سے شبا شب بھاگ گیا چنانچہ
یہان کے کسی رئیس نے دزد گریخت ۱۲۴۵ اس لفظ مین اسکی تاریخ نکالی ہے بعد ازان
کلکتے اور بنارس سے ان لوگون کے نایب یہان آنے جانے لگے بلکہ اکثر ہجرت
کرکے ہندوستان کو چھوڑ کر حرمین الشریفین کیطرف چلے لیکن یہانکے دیندار رئیسون کی
ہمت اور ایمانداری کے باعث بعض بنگالی اور سندھی لوگون کے سوا کوئی ظاہر
بگڑنے نپایا اور آج تک مولود الشریف کی نیاز اور مجلس وغیرہ فاتحہ اور ایصال ثواب کا
کام جاری رہا آخر شوال کی انیسوین تاریخ سنہ ۱۲۶۴ ہجریہ مقدسہ مین مولوی
سلیمان نے ایک فساد شروع کیا اور ٹانڈی والی مسجد مین وعظ کے درمیان کئی
باتین نبی علیہ السلام کی اہانت کی کہین پھر یہان کے رئیس دیندارون کے پاس
اسکی فریاد پہنچی انھون نے مولوی مذکور کو اور اسکے بعضے مددگارونکو خوب دھمکایا تا اسکا
وعظ کہنا موقوف ہوگیا پھر وہ حرمین الشریفین کو گیا اور اس آخری بلوے مین
وہان سے بھی بھاگ نکلا ذیقعدہ کی پانچوین تاریخ سنہ ۱۲۶۴ ہجریہ مین ایک شخص
دیندار کا خط اس مقدسے کا مجمع الاخبار مین چھاپا گیا ہے اسکی بجنسہ نقل مع ترجمہ

ہندی نیچے لکھی جاتی ہے **خط عبرت انگیز** سیادت و نجابت آثار

فضیلت و بلاغت شعار بانی مجمع الاخبار سلامت بعد از سلام و نیاز مندی بہا معروض

خدمت عالیدرجت باد کہ این چند سطور در اخبار خود درج فرمایند و بر جمیع اہل اسلام

عموماً و برین مخلص خصوصاً منتہا نہند کہ رعایت و چشم پوشی از چنین کار موجب تخریب

بنیاد دین است **٥** ترحم بر پلنگ تیز دندان ستمگاری بود بر گوسفندان

واضح باد کہ بروز پنجشنبہ جمیع مولویان مسجد مولوی عبد الحلیم صاحب برای زیارت بجا

گہاراپوری تشریف بردند و بطہارت کامل دران تبکدہ نجس داخل شدند

امتناع این گروہ و الاشکوہ برای زیارت قبور اولیاء اللہ بلحاظ ترک شرک و

بدعت مردم عوام چہ تاثیر خواہد بخشید **ع** چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی +

دیگر آنکہ بر دوکان بقالی ہندو چند اوراق قرآن مجید کہ مولوی صاحب ... کردہ

کردہ اند دیدم کہ اوراق را بدست نجس خود پارہ میکرد و از جنس فروش چیزی رطب

و یابس در آمیان پوری بستہ بہنود میداد پرسیدم کہ این اوراق از کجا آوردی

گفت کہ مردم مطبع مولوی عبد الحلیم بمن فروختہ است بر مسلمانی و مولویت این

گروہ تاسف بسیار خوردم و بحکم قہر درویش بجان درویش خاموش ماندم و آن اوراق

مصحف شریف را بقیمت مضاعف از ان ہندو خریدہ پیش خود موجود دارم

... [illegible] ... شیخ حمید اند و در شعبه ...

ابا عن جد به پیری تعلیم معقول یافته و در ینجا بمسجد مولوی صاحب موصوف وارد شده است

و این کس یکی از زائرین بتخانه گهارا پور است از چند هفته بهر جمعه قریب محله مخلص این

در مسجد هانزیواله تخریب بعضی اخوان الشیاطین بر منبر وعظ سوار میشده و کلمات

ناشایسته که طریقه مرعیه این فرقه وهابیه و معتزله خذلهم الله جمیعا است در شان حضرت

شافع یوم الدین خاتم المرسلین علیه السلام بر زبان خود میرانند که تا سن چهل سالگی

جاهل مطلق بودند و از کرامات القاب صدیق و امین و الهام و القا و رویای صادقه

که قبل از بعثت آنحضرت بود انکار میدارد و طعام نیاز بزرگان دین ...

فاتحه اموات و تکلیف لباس عیدین و کرایه زمین و عمارات را حرام میگوید و هم اعلام

دارد که هر کس عزم بحث و تکرار داشته باشد بروز جمعه پیش من بیاید لهذا عرض

میشود که کسی از علمای دیندار از برای رفع این فساد نائب دجال حسبة لله و رسوله

در آن مسجد آمده بجواب شافی آن معتد اثیم را از عذاب الیم جهیم و مردم عوام را از ضلالت

و اغوای آن رجیم لئیم وارهانند که عند الله ماجور و عند الناس مشکور خواهند شد و اگر

این مردم معتزله متوغلین ازین هر سه امر مسطوره بمحکمه شریعت غرا توبه و استغفار

اظهار نکنند و در تحریک آتش فساد بین المسلمین همچنان ساعی باشند البته

اظہار این معنی بسرکار عدالت شعار انگریزی خواہم نمود و فہرس اسامیان الیشان
نشان خواہم داد کہ اینہا ازان قوم وہابی و معتزلہ میباشند کہ در حیدرآباد وکن
فتنہ جہاد و در فرخ آباد تصویر سید احمد حسن صاحب و در تونک ہمچنین فساد بزرگ برپا کردہ مقید و
محبوس و خارج البلد شدہ بودند و بکیفر اعمال و پاداش افعال خود رسیدند و دست اوشان
مدتی باثبات ہر شہ مقدمہ مذکور خواہم گذرانید فقط الراقم محمدی و ما علی الرسول الا البلاغ
ع بر رسولان بلاغ باشد و بس **ترجمہ** سیادت و نجابت آثار فضیلت
و بلاغت شعار بانی مجمع الاخبار کی خدمت مین بعد سلام نیاز کے عرض یہ ہے
کہ یہ چند سطرین اپنی اخبار مین درج فرماوین اور سب اہل اسلام کو عموماً اور اپنے
مخلص کو خصوصاً اپنا ممنون احسان کرین کیونکہ ایسے کامونمین رعایت اور
چشم پوشی کرنا اپنے دین کی بنیاد کو گرانا ہے **فرد** رحم کرنا پلنگ ظالم پر
بکریون پر ستم ہووے ظاہر ہووے کہ تاریخ ۲۹ شوال ۱۲۹۳ سنہ ہجریہ جمعرات کے
دن مولوی عبد الحلیم صاحب کی مسجد کے سب مولوی گمارا پوری تجانے کی زیارت
کیواسطے تشریف لیگئے اور اچھی طرح باوضو ہوکر اُس نجس دیوالے مین داخل ہوے
اولیاء اللہ کی قبرونکی زیارت کیواسطے اور شرک و بدعت چھوڑنیکے واسطے ان لوگونکا
وعظ اور منع کرنا عوام لوگونکو کیا فایدہ کریگا ع کفر جب کعبے سے نکلا پھر مسلمانی کہان

دوسرا یہہ کہ جو مولوی عبد الحلیم نے قرآن چھاپا تھا اُسکے ورق مین ایک ہندو
بقال کی دوکان مین دیکھے کہ اپنے نجس ہاتھہ سے اُسکو پھاڑتا تھا اور ردی کی
مانند اُنمین کچھہ سوکھی گیلی جنس باندھکر ہندونکو دیتا تھا مین نے پوچھا کہ یہہ ورق
کہان سے لایا بولا کہ مولوی عبد الحلیم کے چھاپے خانیکے لوگ مجھے بیچ گئے
ہین اُن لوگون کی مسلمانی اور مولوی کے پر حیف بہت افسوس آیا لیکن
پھر درویشی بیچان درویش کیا کر چپ رہا اور ان کلام شریف کو تھوڑی دے کی
قیمت دیکر اس ہندو کے پاس سے خرید لیا چنانچہ وہ ورق ابھی موجود مین تیسرا
یہہ کہ ایک شخص سلیمان نام کہ ہندی ترجمہ کے سوا تفسیر و حدیث سے
کچھہ نہین جانتا تھا اور اسلام اباد عرف بھیم کی تعلیم پائے ہوئے ان مولوی صاحب
نے یہان مسجد مین وارد ہوا اور گھاراپوری کے تخلئے کی زیارت کو نہ ہوا تو
مدت سے یہہ بھی ایک تھا سو کئے ہفتے سے بعض اخوان الشیاطین کی
ترغیب سے ہر جمعے کو اس مخلص کے محلے کے قریب ماندوی والی کی مسجد مین
منبر پر بیٹھہ کے وعظ کرتا ہے اور جو اس فرقہ وہابیہ معتزلہ خذلہم اللہ
جمیعا کا طریقہ ہے اُس موجب نالایق باتین جناب شافع یوم الدین حضرت
خاتم المرسلین علیہ السلام کی شان مین کہتا ہے کہ چالیس برس تک آنحضرت

جاہل مطلق تھے اور صدیق و امین کے القاب کی بزرگیاں اور الہام
اور القا اور سچے خواب جو آپ کو قبل نبوت کے ثابت تھے سو ان سب سے
انکار کرتا ہے اور دین بزرگ اور اولیاء اللہ شہیدونکی نیاز کا طعام کھانا
اور میت کے تیجے مین فاتحہ دینا اور عید کے دن اچھا لباس پہننا اور زمین و عمارت
گھرونکا کرایہ لینا اس سبکو حرام کہتا ہے اور دعوی کرتا ہے کہ اگر کوئی عالم
ہو تو آوے اور مجھ سے مباحثہ تکرار کرے مین سبکو قائل کر دونگا اسواسطے
عرض یہہ ہے کہ کوئی بھی دیندار عالم اس نایب دجال کا فساد دفع کرنیکے لئے
وہان آوے اور حسبتاً للہ و رسولہ خدا کیواسطے اور اسکے رسول کیواسطے جواب
شافی سے اس لئیم کو عذاب الیم سے بچاوے اور عوام لوگونکو اس رجیم کی
گمراہی سے چھڑاوے تو اسکو اللہ کے نزدیک بڑا ثواب ہوگا اور سب مسلمان
اسکے شکر گذار ہووینگے اگر یہہ معتزلہ لوگ ان تینون باتون سے محکمۂ شریعت
غرا مین آکر توبہ استغفار نکرین اور مسلمانون مین اسیطرح فتنہ اور فساد کی آگ
سلگاتے رہین تو مین ضرور سرکار عدالت شعار انگریزی مین یہہ امر
ظاہر کرونگا اور اس وہابی معتزلی فرقے والون کے نام لکھ دونگا
کہ ان لوگون نے حیدرآباد مین جہاد کا فساد کیا اور فرخ آباد مین حضرت

سید احمد صاحب کی تصویر لائے اور ٹونک مین بھی برا فتنہ برپا کیا آخر
قید خانہ مین پڑے شہر بدر کئے گئے اور اپنے بدعمل کی سزا کو پہنچے اور ان
سب باتونکی بکی بحث آویزین تبلاد و تحگاع بر رسولان بلاغ باشد و بس
خاکسار راقم محمدی ہوا ذیحجہ کی اٹھارویں تاریخ ۱۲۶۲ سنہ ہجریہ مین ایک بہتان
جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر باندھا تھا اسکا رد یہ ایک خط مین لکھا گیا اسکی
عبارت بجنسہ مجمع الاخبار سے نقل ہوتی ہے خط خلاصۃ الاخیار بانی
مجمع الاخبار دام اشفاقہ بعد سلام شوق کے روشن ہو جیو کہ آپکی اخبار کے
کاغذ اس جزیرے معمورہ وغیرہ اطراف کے مسلمانون کے ہاتھو مین دایر و سایر
ہین اسواسطے آپسے توقع یہہ ہے کہ سب اخبار خوانون کو ظاہر ہونیکے
لئے یہہ رقعہ حسبتاً للہ آپنے آتے بدھ کی اخبار مین درج فرماوین
خلاصہ یہہ ہے کہ جزیرے معمور سیلے مطبع محمدی محمد حسین ابن مرحوم محمد سلیم
صاحب اور عبد الملک ابن مرحوم مولوی محمد صادق صاحب کے اہتمام سے
۱۲۶۲ سنہ ہجری مین ایک کتاب ہندوستانی زبان مین بنام فقہ احمدی
امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین چھپی گئی ہے اور اسکے
ساتھ ایک رسالہ ہندی بنام تنبیہ الانسان فیما یحرم و یحل من الحیوان

بھی چھپا گیا ہے اُس رسالہ کے دیباچے مین ہندی مترجم نے لکھا ہے
کہ وہ رسالہ محمد معین صاحب کرکے کوئی شخص تھا اُس نے فارسی زبان مین تالیف
کیا تھا اُسکو فایدہ عام کے واسطے ہندی زبان مین ترجمہ کیا اگرچہ اس رسالہ مین
مترجم کا نام مذکور نہین ہے لیکن جناب مولوی عبد الحلیم صاحب زبانی یون
معلوم ہوا کہ مولوی عنایت اللہ نام ایک شخص ہندوستانی کئی برسون سے
اس جزیرے معمورے مین آرہتے ہین وہ رسالہ اُنکا ترجمہ کیا ہوا ہے
اس رسالے مین قطع نظر حنفی مالکی اور حنبلی مذہبون کے جو جو تہمتین اور افترا مین
ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ پر باندھی اور اُٹھائی گئی ہین اُنمین سے ایک تہمت یہ ہے
کہ اُسکے نوین صفحے پر لکھا ہے کہ تو ّابعضے شافعیون کے نزدیک حلال ہے سو
غلط اور محض افترا ہے کیونکہ شافعیون کے نزدیک اُسکی حرمت کا حکم جاری ہے
اور اُسکے پندرھوین صفحے پر جنگلی گدہے کے حکم کے ضمن مین جو لکھا ہے
کہ امام شافعی کے نزدیک جس حیوان کا باپ حلال اور ماں حرام ہو سو جانور
حلال ہوتا ہے سو یہہ بھی محض جھوٹ ہے کیونکہ شافعی مذہب مین جس
جانور کا باپ یا ماں حرام ہو سو بالاتفاق حرام ہے اُنیسوین صفحے پر تو ّا کو
امام شافعی کے نزدیک فقط مکروہ لکھا ہے سو بھی جھوٹی تہمت ہے بلکہ

١٠٥

شافعیون کے نزدیک سانپ اگرچہ بحری ہو تو بھی حرام ہے اور اٹھائیسون[٢٨] صفحے پر جو کھیکڑے کے باب مین لکھا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک ایک روایت مین حلال ہے اور کچھوے کو بھی امام شافعی کے نزدیک حلال لکھا ہے سو یہہ دونون باتین محض غلط ہین اور انتیسوین[٢٩] صفحے پر جو لکھا ہے کہ گنگاتے یعنے کھیکڑے مینڈک اور مگر کے سوا جتنے جانور دریائی ہین سو سب کے سب حلال ہین سو یہہ کہنا بھی جھوٹھہ اور افترا ہے بلکہ جتنے دریائی جانور ہین زہر ہو جیسے دریائی سانپ وغیرہ اور جو جانور دریا اور خشکی مین یکسان جیتے رہتے ہین جیسے کچھوے وغیرہ سو حرام ہین اور اکتیسوین[٣١] صفحے پر سور کے باب مین شافعیونکی دو روایتین لکھین ہین سو باطل ہے بلکہ سور کو سب شافعیون نے حرام لکھا ہے پینتالیسوین[٤٥] صفحے پر بلی کے حکم مین لکھا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلی حلال ہے سو یہہ بھی جھوٹھہ اور افترا محض ہے کیونکہ شہری بلی تو کیا بلکہ جنگلی بلی بھی شافعیون کے یہان حرام ہے صاحب من اوپر لکھے ہوے احکام مین جو افترا محض شافعیون پر اٹھائی ہے سو فتنہ انگیزی اور دین مین رخنہ ڈالنے سے خالی نہین ہے اسواسطے سب شافعی مذہب کے مسلمانونکو ظاہر کیجے کہ ایسے مفتریون کی باتون پر ہرگز

عمل نکرین بلکہ اپنے مذہب کے معتبر علما اور فقہا کیطرف رجوع کرین اور
جو صحیح اور معتبر روایت اُنسے تحقیق ہوگی اسی پر عمل کرین بالفعل تو اتنی
ہی جو تھی تہمتین رسالہ مذکور مین نظر آئین ہین انشاء اللہ تعالی آیندہ جو جو
افترائین اس رسالہ مین نظر آوینگے سو بھی آپکی اخبار کی معرفت سب خاص و عام پر
ظاہر کیجائینگے زیادہ کیا لکھا جاوے والسلام خیر ختام تاریخ سترھوین ماہ ذیحجہ
۱۲۶۴ ہجریہ مقدسہ راقم خیر خواہ صمیمی مخلص شافعیان عفی اللہ عنہ

جواب

خیر خواہ صمیمی مخلص شافعیانکی خدمت عالیہ جہت مین بانی مجمع الاخبار کیطرف سے
بعد از سلام شوق کے عرض یہ ہے کہ آپنے جو دین کے امر مین فتنہ انگیزونکی
تہمتین دفع کرنیکے واسطے خامہ مشکین خرام کو متوجہ فرمایا اس بات سے
بندہ خیر خواہ نہایت آپکا ممنون ہوا آیندہ بھی جو کچھ آپ ایسی باتونکو
اخبار کرنے مین کچھ مضایقہ نکریگا اگر کوئی حنفی مالکی یا حنبلی صاحب بھی ایسے
فتنہ انگیزونکی کتابونمین کوئی غلطی تہمت افترا کہ جسمین مقتدیان ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی
حقارت ہو دیکھہ پاوے اور اسکا جواب صاف مسلمانونکی خیر خواہی کیواسطے لکھہ بھیجے تو
بلا شبہ درج اخبار ہذا کیا جائیگا تا مسلمان بھائی ان لوگون کے بہکانے سے اپنے
امام کی تقلید اور پیروی چھوڑ نہ دین اور حرام چیزونکو حلال نہ کہین کیونکہ حرام

چیز کو حلال کہنا اہل سنت و جماعت کے نزدیک کفر ہے اور اسیطرح حلال چیز کو
حرام جاننا بھی کفر ہے نعوذ باللہ منہا بعضے مسلمان لوگون نے دنیا داری کی
رعایت اور لحاظ کے سبب یا کسی غرض نفسانی کے باعث جو ہمیشہ طبیعت پر
غلبہ کرتی ہے دینداری کی غیرت اور حمیت کو بالکل چھوڑ دیا اور طمع خام کے
دام میں ایسے پھنسے کہ حق بات انکو باطل نظر آتی ہے اور سخن باطل انکی آنکھون
مین مثل کلام کے مانند جلوہ گری کرتا ہے اگر کبھی حق بات کسی شخص کی زبانی سن
پاتے ہیں تو نہایت خفا اور خشمناک ہوکر اسکے ابطال مین سعی اور کوشش کرتے
ہیں پر یہ نہیں سوچتا کہ اپنی راہ باطل کو چھوڑ کر اس حق بات کی پیروی کرین
خدا سب کو ہدایت نیک دیوے اور دینداروں کا بول بالا کرے آمین +
اشتہار کے چھاپنے سے بہت شافعی لوگ انکے دھوکے سے بچ گئے
مگر ان لوگون نے فساد سے ہاتھ نہ اُٹھایا اور مفسدی چغل خوری بہتان باندھنا
شروع کیا جب ائمہ اربعہ اور بزرگان دین پر بہتان باندھنے مین کچھ اندیشہ
نکیا تو پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے آخر یہان کے بعض رئیسون نے از رو دینداری
و عاقبت اندیشی کے کئی رسالے اور فتوے انکے رد مین لکھے اُنہین دنو نمین یہ
راقم نے بھی ایک نسخہ بنام سراج الہدایت لکھنا شروع کیا چنانچہ وہ بھی چالیس جزو کا

اب تیار ہوا ہے اور اسکا حال آگے اشتہار سے معلوم ہوگا اور یہہ مختصر رسالہ بہت طویل ہوتا ہے اس لئے اتنی ہی کیفیت پر بس کیا اور آگے خاتمہ لکھا

خاتمہ

اس فرقہ وہابیہ کے استیصال پانے اور حرمین الشریفین سے اسکی جڑ کٹ جانے مین

صحیح اور مشہور یہہ بات ہے کہ جب چند اشخاصون کے دماغ مین حب جاہ اور ہوائے ریاست بھر گئی اور معلوم ہوا کہ ریاست بے زر و لشکر ممکن نہین تب انھون نے حضرت سید احمد صاحب کو ڈھونڈھ نکالا یہہ بزرگ حضرت شاہ حسین گرد ہا کی اولاد مین بڑے خاندان کے پیرزادے مشہور تھے شجاعت و دلاوری مین معروف مہاراجہ ہلکر کے لشکر سے جب نواب امیر خان جدا ہوئے تب انکو بھی رخصت ملی پھر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب سے اجازت خلافت لیکے پیری مریدی کا سلسلہ جاری کیا اچھے اچھے نامی مولوی حضرت کے پالکی کا ڈنڈا پکڑ کے پیادے سر بازار دوڑنے لگے اور بقول پیران نمی پرند مریدان می پرانند حضرت کو امام ہمام اور امام مہدی یعنے ہدایت کرنے والے اور امیر المومنین کے خطاب سے مشہور کئے اور اسمہ احمد آیت کی تاویل حضرت کی ذات پر قرار دی بلکہ ولایت اور نبوت کی مدارج حضرت کی ذات پر ختم ہوئے ایسی مبالغے کی تعریف بنا کرکے لوگونکو آپکی مریدی پر

تحریص و ترغیب دینا شروع کی جب لوگون نے دیکھا کہ ایسے مولوی عالم
آپکے مرید اور خادم ہین تو معتقد حضرت آخر زمانے مین امام ہین تب ہزارون
مسلمان آپکے مرید ہوے اور وعظ و نصیحت سنکر خوب اپنا اعتقاد مضبوط کیا پھر
مولویونے نئی نئی باتین تلقین فرماکے جہاد اور لڑائی پر رغبت دلائی تب تو
خوب سا زر و لشکر جمع ہوگیا ہند کے اکثر دولتمند محرم مولود الشریف گیارھوین وغیرہ
خاص مہینون مین اموات کی فاتحہ اور بزرگون کے عرس شریف کے
ایام مین ہزارون روپیے نیاز وغیرہ نیک کامونمین خرچ کرتے تھے اوسیکو
مشائخ پیرزادے غریب سادات اور مجاور فقرا فیض پاتے تھے تب ان مولویون نے
عرس نیاز فاتحہ وغیرہ وہم چہلم برسی کو بدعت اور حرام کہنا شروع کیا اور ضعیف
روایتونکو خلافی مسلمون کے ساتھ خلط کرکے انکامونکو موقوف کروادیا اور وہ
پیسا اپنے قبضہ تصرف مین کھینچا اور حضرت کے ہمراہ ایک بڑا قافلہ جاکرکے
حرمین الشریفین کو گئے جب وہان ایسے نئے مسئلے مشہور کئے تب کئی
مولوی حاکم مسلمین کے پنجے مین گرفتار ہوے بہزار خرابی حضرت سید احمد کی
سادگی مزاج اور حسن اخلاق کے باعث انکی جان بخشی ہوئی آخر یہان
آئے اور سکھون کے ساتھ جہاد شروع کی اور ایک روایت مین حج کو جانیکے

اول بھی کچھ فساد برپا کئے تھے الغرض جب پشاور مین گئے وہان کے مسلمانون سے خمس عشر زکوات خراج صدقات وغیرہ انکو دین کا غازی جانکر دینا شروع کیا کئی شہر اور قریات انکے تصرف مین آگئے جب پشاور مین وہان کے مولویون کے ساتھ رفع یدین کے باب مین مباحثہ ہوا اور مولوی اسمٰعیل دہلوی نے رفع یدین کرنا چھوڑ دیا انھین دنونمین ایک بزرگ سادات کے مقبرے کو گروا دئے اور شرک فی التصرف اور شرک فی العادت کے مسئلے ومسائل ظاہر کئے اور ملک ہزارہ کو دار الحرب کہے تب حافظ محمد حسن واعظ ملا درانی اخوندزادہ نے انکار دیہہ لکھا اور فتح خان غازی والی پنجتار نے جو بڑا انکا معتقد تھا اور ہمیشہ دوہزار افغانون سے انکی مدد کرتا تھا انکی رفاقت سے اپنا پہلو تہی کیا الغرض اس قصے کی ایک بڑی کتاب لکھی ہوئی ہے آخر ایک طرف سے مسلمانون نے انکی بداعتقادی اور بدنظری دیکھکر قتل وغارت شروع کی اور دوسری طرف سے سکھون نے بالاکوٹ پر ہزیمت دی سب کے سب مارے گئے کچھ قلیل آدمی وہان سے بھاگ نکلے تو پھر مسلمانونمین رخنہ شروع کئے اور حضرت سید احمد کا چیلا بنکر اپنا بیت ہر سے اور بت پرستی کو رواج دینے لگے جسکا بیان باب اول مین مفصل ہے فی الجملہ بہت غریب سادے مسلمان انکے دام فریب مین پھنسکر

مفت مارے گئے انکی عورتین ہندوستان مین بیوہ اور اُنکے بچے یتیم
ہو گئے اور اب تک بھی یہہ لوگ حضرت کو زندہ سمجھتے ہین کیونکہ سید احمد صاحب کی
شہادت کی تاریخ کسی پر ظاہر نہین کرتے ہین بعضے کہتے ہین سکھون کے
اور بعضے کہتے ہین میان افغانون کے ہاتون اکثر یہہ لوگ مقتول ہوا یک انکے
خلیفے اور شاگرد دنیا داری کیواسطے اور انکا عیب چھپانیکے لئے سبھی کو شہید
کہتے تھے اور سارے ہندوستانکو دار الحرب بولتے اور یہان سے ہجرت کر کے لے کو
جاتے اور جو مسلمان یہان سے ہجرت نکرتا تو اسکو بدعتی بلکہ مشرک کہتے تھے مگر ایک
سال خوب رجعت مین پڑے اور دو سو سے زیادہ ہجرت کرنیوالے مع عیال و اطفال
لکے سے نکل آئے اور دوسرے مرتبے پھر کبھی ہجرت کا نام نلیوینگے ہجرت کا سنہ
رسول اللہ علیہ السلام کا مشہور ہو مگر ان لوگونکی رجعت کا سال مشہور ہوا بے ادبی
رہے سے خود کو مہاجرین کہلاتے تھے مگر اللہ نے انکو اس بے ادبی کی سزا
دیکہ گویا کہ جیسے مکے کے جزیرے سے کافرون کو نکالدئے تھے ویسے انکے
بڑے بڑے سرگروہونکو بھی مرتد بے ایمان بنا کر مکے سے شہر بدر کر دے
بلکہ عرب کی سرحد سے اخراج کئے اللہ نے رسول ہاشمی کی دعا کی برکت سے آج تک
عربستان کے جزیرے کو شرک اور بت پرستی سے محفوظ رکھا ہے سوا اہل سُنت و

جماعت کے اور کسی فریق واسطے کا وہان متصلا ہونے پایا الغرض اللہ تعالی
قیامت تک حرمین الشریفین کے رہنے والے شرک بت پرستی اور دجال کے
فساد اور ایسے نایب دجال کی فتنہ انگیزی سے امن مین رہینگے کیونکہ بیت اللہ
اہل اسلام کی عبادت کا قبلہ ہے اور اس مکان کی اور وہانکے رہنے والونکی
فضیلت بزرگی کتابون مین موجود ہے دجال سب جہان مین پھریگا اور سبکو
گمراہ کریگا لیکن وہان نجا سکیگا اور وہان ہمیشہ اسلام قایم دایم رہیگا وہانکے
علماء ونکا حکم سب جہانکے مسلمانون پر ماننا واجب ہے کیونکہ وہ مکان اسلام کی
جڑ ہے اور اسلام والونکا قبلہ اللہ تعالی ہم سب مسلمانون کو انکی فرمان برداری
اور پیروی کی توفیق دیوے یہہ لوگ دین و ایمان کے قبلے سے پھر اور دار الہنود کے
طرف پھر موہنہ سے گئے بیت اللہ مسلمانونکی دعا قبول ہونیکی جا ہے اور تقصیر معاف
ہونیکا مکان ہے جب یہہ لوگ وہان تقصیر وار ہوے اور انکی توبہ قبول ہوئی
اور نکالے گئے پھر کس موہنہ سے نماز پڑہینگے اور دعا مانگینگے **بیت**
عزیزیکہ از درگہش سر بتافت ؎ بہر درکہ شد ہیچ عزت نیافت - اگر خضر نکی
شفاعت کا یہہ لوگ اقرار کریں تو اللہ کے گھر سے نکالے نجاتے دنیا اور
آخرت مین انکے شفیع اور مددگار ہوتے اسے پروردگار اس زمانیکے فساد

اور کفر ابی سے ہم سب مسلمانونکو بچائیو اور رسول مختار صلعم کو دنیا اور آخرت
مین ہمیشہ ہمارا شفیع مددگار رکھیو اے رسول خدا ہم تمکو اللہ کے نزدیک اپنا
وسیلہ اور شفیع مددگار سمجھتے ہین آپ پروردگار اپنے حبیب اور رسول کے طفیل سے
ہمین دنیا مین اسلام پر چلائیو اور آخر با یمان اٹھائیو آمین اب ان لوگونکا
مختصر حال ملکہ سے شہر بدر ہونیکا سنو معلوم ہووے کہ اسی برس ماہ ربیع الاول
مین مدینہ منورہ مین جناب رسول ہاشمی علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور مین انکا جھگڑا
پھوٹ گیا یعنے ایک شخص موافق معمول کے حضرت کے روضہ منورہ کے قریب جو
فرشتونکی سجدہ گاہ ہے دست بستہ ہوکر سلام زیارت پڑھ رہا تھا مولوی
عبدالرحمن بنارسی نے اسکو منع کیا تب قاری عبدالرحمن رامپوری جو شاگرد
رشید مولانا اسحاق صاحب کے ہین اسکے کہنے کو رد کیا اور ملا علی اور قاضی عیاض کی
تصانیف کا حوالہ دیا چنانچہ پہلا مولوی عبدالرحمن کی زبانی تو مسموع ہوا کہ سچ ہے
مین نے ایسا اعتراض کیا تھا لیکن اب کتابو مین اسکی دلیلین دیکھا تو اپنے
قول سے رجوع کیا اور توبہ استغفار پڑھی بعد اسکے سفر او اسی مین اس بات کا
دوبارہ جھگڑا ہوا پھر ایک منکر الشفاعت نے شفاعت کے باب مین انکار کیا اور
دلایل الخیرات کے پڑھنے کو بدعت کہا اور بولا کہ یہ آدمی کا کلام ہے اسکے

ورحمۃ للعالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین وما علینا الا البلاغ

پڑھنے سے کچھہ فایدہ نہین پھر ایک شخص نے قصیدہ بردہ کے مصنف پر
اعتراض بیجا کیا پھر رابق کے مقام مین جو میقات ہے اور اسکو جحیفہ بھی کہتے
ہین احرام باندھے کے بعد جہاز تو تونے پر تکرار کی اور کہا کہ مکے کے حرم کی
بزرگی مدینے سے بڑھکر ہے اور ابن تیمیہ کے قول کو جو خارجیہ فرقے کا مولوی
تھا ظاہر کیا کہ بیت اللہ کو چھوڑ کر مدینہ شریف کی زیارت کو آنا درست نہین
پھر جب مکہ معظمہ کو پہنچے لئی پشاوری مولوی اور بعضے سلیمانی قبیلے کے لوگون نے
ایک عرضی مین انکا حال لکھہ کر امام المسلمین حامی دین متین افندینا حضرت
حبیب بادشاہ ادام اللہ تعالی برہ و احسانہ کے حضور مین گذرانے اور ظاہر کیا
کہ اس فرقے کے چار مولویون نے ۱۲۵۵ ہجریہ مین انکار تقلید سے توبہ کی تھی
اور حنفی مذہب پر ہین ایسا اقرار کیا تھا پھر اپنی توبہ توڑا پھر ایک شخص کے
واسطے چار مسلمانون نے گواہی دی کہ اسنے ترحیم کو منع کیا اور بدعت و
شرک کہا اور صبح کی اذان کے اول حرم محترم کے اطراف کے مینار و پر موذن
پڑھتے درود اور سلام باآواز بلند پڑھتے ہین اسکو ترحیم کہتے ہین یعنے اللہ سبحانہ
تعالی کی جناب مین رسول اللہ علیہ السلام کے طفیل سے رحمت مانگنا

پھر ایک شخص کے واسطے دس بیس آدمیون نے گواہی دی کہ اسنے فلانے
دن نیاز کے طعام کو حرام کہا تھا اور کھانے پر فاتحہ دینے کو بدعت کہا
پھر ایک شخص کے واسطے یون شاہدی گذری کہ اس نے یا رسول اللہ بولنے کو
شرک کہا پھر ایک شخص پر یہہ جرم ثابت ہوا کہ اسنے یا شیخ عبد القادر جیلانی
شیئاً للہ کہنے کو شرک کہا پھر انمین سے ایکنے نبی علیہ السلام کی شان مین
استخفاف اور اہانت کی باتین کہین پھر ایک شخص پر یہہ تقصیر آئی کہ اسنے
قادریہ رفاعیہ شاذلیہ عیدروسیہ رحمہم اللہ کے سلسلون مین مرید ہونیکو درست
کہا پھر انمین سے ایکنے مولود الشریف کو بدعت و سلام کیوقت کھڑے
رہنیکو اور ہاتھ باندھنے کو شرک فی العبادت کہا پھر ایک شخص پر یہہ گناہ
ایا کہ اسنے حنفی شافعی مالکی حنبلی کے پیرو اور مقلدونکو بدعتی کہا الغرض سالہا
کئی برس کی بہتیری تقصیرین اس برس مین ان لوگو پر ثابت ہوئین تب
حاکم مسلمین نے اس فرقے کے سب مولویونکو گرفتار کرنیکا حکم دیا سب پکڑے
گئے اور قید مین پڑے مگر مولوی سلیمان اور دوسرے کئی شخص وہان
چھپ گئے اور بعضے بھاگ نکلے چنانچہ ایک سو سے زیادہ نام اس فرقے والون کے
لکھے گئے اور ان قیدیون نے بعضے نامور مولویون کے نام عداوت اور بہتانسے

بھی بتلا دیے تھے چنانچہ وے لوگ بعد تحقیق کے چھوٹ گئے اور ہر
شنبہ کے دن علماؤن کی مجلس ہوتی تھی اور مدعی اور مدعی علیہم کے سب
حضور پاشا مین حاضر ہوا کرتے تھے غرض ملا محمد جان صاحب اخوند زادہ اور حنفی
اور شافعی مصلے کے پیش اماموں نے اتفاق کرکے حضرت مولوی محمد یعقوب صاحب کو
انکی تہمت سے بچا لیا اور مولوی عبد القیوم صاحب جو مولانا محمد اسحق صاحب کے داماد
ہین انکو بھی چھڑا لیا مگر چار برس آگے سے انکا وعظ حرم مین اہنی لوگون کی
شامت سے موقوف ہوگیا ہے اور مولوی عبد اللطیف بنارسی کا بھی تین برس سے
حرم مین وعظ موقوف ہوا کیونکہ یہہ اصل لکھنو کے ہین اور عبد الحق بنارسی جو
خارجی بن کر بعد دہریہ ہوگیا اور جسکے لئے علماے حرمین الشریفین نے قتل کا
فتوی لکھا تھا سو اسکا بھائی حقیقی ہے اور یہہ عبد اللطیف لکھنوی چار برس
اول یہان سے ہوکر مکے کو گیا تھا اسوقت یون ظاہر کرتا تھا کہ مین حضرت
سید احمد صاحب کے حضور مین منصب کا عہدہ رکھتا تھا مولوی محمود علی بریلوی
جو دہلی کے ایک بڑے نامور مولوی کے خویش ہین یون ظاہر کرتے ہین
کہ اب کے سال تک ہمارا وعظ حرم محترم مین جاری تھا لیکن ان مرتد لوگون نے
ہمین بدنام کیا اور اپنے ساتھ کھینچا سچ ہے کہ برونکی صحبت مین اچھے

لوگ بھی بدنام ہوجاتے ہین اور بعضونکو ننگ و عار یا مفسدونکی بڑی بڑی باتین بدنام سے رجوع کرنے اور پھر جانے اور توبہ استغفار کرنے سے باز رکھین ہین کہ اتنے برس ہمارے اس فرقے مین گذرے اب کیونکر ایسے پھیرین خدا ہدایت دیوے سب مسلمانونکو مولوی محمد بیگ چشتی سہارنپوری جو بارہ برس [12] اول یہان آیا تھا اور یا رسول اللہ کہنے اور اذان سننے کے وقت آنحضرت صلعم نام کی بزرگی کے لئے انگوٹھونپر ہاتھ رکھنے اور درود پڑھنے کو نادرست کہتا تھا اب مولوی خدا بخش نے اسے پکڑا اور اچھی طرح مباحثہ کرکے شرمندہ کیا اب پھر یہی باتین اُسنے مکے مین بھی ظاہر کین اور گرفتار ہوا مولوی مراد بنگالی جو کلکتے مین مفتی تھے اور کئی برس سے مکہ معظمہ مین رہتے تھے اگرچہ ۱۲۵۷ ہجری مین اُسنے تقلید ائمہ اربعہ سے انکار کیا بعد اسکے حاکم مسلمین نے اسکو گرفتار کیا اور اس سے لکھا لیا کہ مین مقلد ابو حنیفہ کا ہون چنانچہ حرمین الشریفین کے چارون مفتیونکی صحیح مہر سے جو مذکور ہوچکا اسی فتوے پر لکھ دیا ہے لیکن اسکا وعظ و درس وغیرہ اُسی دن سے موقوف ہوگیا تھا اب کے قدیم دفتر کی رو سے یہہ بھی گرفتار ہوا و نکالا گیا اور جو تخم سابق مین بویا تھا اسکا پھل اپنے فتوون سمیت آج چکھا جب ان لوگون نے دیکھا کہ ہندوستان مین کچھ ہمارا نیا

۱۱۷

پانچوان مذہب رواج نہین پاتا اور یہان ہر شہر مین انکے رد لکھتے ہین کیونکہ
ایسے فتنہ انگیز دشمن رسول دین مین رخنہ ڈالنے والون کا رد لکھنا
عین ثواب بلکہ ہر ایک عالم پر واجب ہے کہ ایسے زمانے مین اپنا علم ظاہر کرے
اگرچہ ایک مسئلہ جانتا ہو اسکو بھی کہہ سناوے اور مسلمانون کو انکے فتنے سے
بچاوے ایسا مضمون بہت حدیثون مین موجود ہے اور یہہ بھی ہے کہ حق بات
چھپانیوالا اور سچے کلام سے اپنا لب بند رکھنے والا گونگا شیطان ہے اسلئے یہہ لوگ
ہجرت کرکے یہانسے مکے کو گئے اور وہان کتابین بنانے لگے اور اپنے
مذہب کی ترویج شروع کی اور کلکتے وغیرہ شہرون مین اپنے گماشتے مقرر کیے
تا جو کتاب یہہ بناکر بھیجین وہ اسکو چھاپین اور ہندوستان کے سادے مسلمانون کو
بہکاوین پھر کسیکو اسمین اعتراض کرنے کی طاقت نہے کیونکہ یہہ کتاب تو مکے سے
بن کر آئی ہے جو دین و اسلام کا گھر ہے اسمین جو کوئی لب ہلاوے وہ نادان ہے
حاصل کلام خداوند عالم نے نچاہا کہ محمد رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی امت گمراہ
ہووے جلدی اس فرقے کی وہان سے جڑ کٹ گئی اور اٹھارہوین تاریخ ماہ جمادی الثانی
۱۲۶۵ ہجری مین ان لوگونکو بعد تنبیہ اور تعزیر کے قیدخانے سے نکال کر مکہ معظمہ
شہر بدر کیا اور بندر جدہ تک انکے ہمراہ سپاہی کردیے اور یہہ حکم کیا کہ بعد

اسلئے کبھی یہہ لوگ مکہ معظمہ کو نا آوین بت یہہ لوگ جہاز دو رگین جو حاجی
اسماعیلین وکریا لائین پر سوار ہو کر ستائیسوین رجب کو جدہ سے روانہ ہو اور تیسری
تاریخ ماہ شعبان المعظم سنہ مذکور کو یہان معمورہ بندر بمبی مین پہنچے اور اس جہاز مین
مولوی مظہر حسین اور سید مہدی حسین عظیم آبادی وغیرہ قریب دو سو حجاج اور
بھی آئے مولوی محمود علی بریلوی کہتے ہین کہ مین نے اور کسی اہل سنت وجماعت نے
ابھی انکے پیچھے جہاز مین نماز نہین پڑھی وے حاجی مسکین لوگ ہر ایک
مسجد مین دو دو چار چار جا رہے اور انکا حال مفصل یہان کے لوگون سے
بیان کیا بعد از انیسوین تاریخ کو جہاز بنام فورٹ جدہ سے یہان آیا
اسمین بھی دو سو حجاج کے قریب آن پہنچے اور یہہ خبر حد تواتر کو پہنچگئی
ان لوگون نے اول یہان اپنی بے حیائی اور زبان درازی سے مکہ معظمہ کے
حاکم کا ظلم اور وہان کے علما پر بہتان شروع کیا اور یہان کے رئیس لوگون کو
اپنی مظلومی ظاہر کی لیکن آخر حق حق ہوتا ہے اور باطل باطل ہوتا ہے جاننا
چاہیے کہ حضرت سلطان البرین خاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین سلطان
ابن السلطان عبد المجید خان خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وضاعف علی المؤمنین برہ و
احسانہ نے سرکار انگریزی کی معرفت سے ایک اپنا وکیل کا نسل یہان اس معمورہ مین

مقرر کیا چنانچہ وہ خدمات خاص اور سفارت باختصاص جناب رفعت
و معالی مرتبت حشمت و شوکت منزلت رئیس التجار وکیل الدولۃ العثمانیہ حاجی
حبیب بن یوسف ادام اللہ تعالی اقبالہما کو مقرر ہوئی اور یہ منصب جلیلہ ماہ
جون کی ساتوین تاریخ ۱۸۴۹ عیسویہ کو گورنمنٹ گزٹ مین مشتہر اسے
مالیت صاحب بہادر چیف سکرتاری کی صحیح سے اشتہار پایا اور یہ
سلطان روم کا وکیل رئیس التجار جناب عالی شان حاجی حبیب بن یوسف مکہ
معظمہ کے پاشا کے زیر حکم ہے اسکے وجود ذی سے حسن اخلاق خیر
خواہی اہل اسلام کی حرمین الشریفین مین بدرجہ کمال ظہور مین آئی جسکے
باعث سلطان روم کے خاص فرمان سے سرفراز ہوا اور اس منصب جلیلہ کو پہنچا
خلاصہ احوال تذکرۃ اللبیب فی اخلاق الحبیب نام کے رسالے مین لکھا گیا ہے اور
عنقریب وہ بھی چھاپا جائیگا اب ان وہابیوں کی بابت مین خاص کر مکہ معظمہ کے
پاشا کے دیوان محمد جعفر ترکی کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط جو اشتہار کے لئے
بھیجا سو اسکی عربی عبارت کی نقل بجنسہ نیچے لکھی جاتی ہے پہلا خط مورخہ
۱۹ ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۵ ہجریہ مقدسہ مکہ مشرفہ کے مقام سے پہلا فقرہ
ونعرفکم من خصوص الوہابیات الذی عرفنا کم اعلاہ لانہ البا ہتنا

جبستهم وخرجتهم من الحرمين الشريفين فانتم تسوّوا واحد ورقة خلي
بصير طبعه في چهاپه خانه حق المبني ويكون في الاوراق اسمهم المخرجين
من ارض الحجاز مولوي عبد اللطيف لكهنوي ومولوي عبد الرحمن بنارسي
ومولوي محمد سهارنپوري ومفتي بنكاله محمد مراد ومولوي محمود علي بريلوي
خرجتهم مع عيالهم واولادهم طبعوا في انشاب وارسلوا في الهند لاجل
عبرت وهابيات هند كما مر بتملة علماء بان اهل المكة وكبار الحكامات
وافدينا الكبير والصغير لازم لازم عليكم اجراء الامر هذا على العجلة
لاجل اشتهاره في الهند واطرافه الله يجزيكم خير الجزاء وطولعمركم والسلام

خلاصہ ترجمہ ہم نے وہابیوں کے احوال میں یوں لکھا ہے ہمارا بادشاہ
ان لوگوں کو بہت ذلیل کر کے نکالنے والا اور حرمین الشریفین سے شہر بدر کیا اب تم پر لازم
ہے ایک ورق پر ان کے احوال کو بہت صاف چھاپہ خانہ میں چھپوا دو اور جن
لوگوں کو نکالا ہے ان کے نام اس میں لکھو یعنی مولوی عبد اللطیف لکھنوی
مولوی عبد الرحمن بنارسی مولوی محمد سہارنپوری مفتی بنگالہ محمد مراد مولوی محمود علی
بریلوی ان سب کو ان کے عیال و اولاد سمیت نکال دیا ہے اسلئے تم چھپوا کر وہ
اشتہار ہندوستان میں بھیجو تاکہ ہند کے وہابیوں کو عبرت اور خوف پیدا ہو

اور اہل مکہ سب علما اور حاکم اور ہمارے بڑے باشا اور چھوٹے باشا کو بھی تم سے
یہی اُمید ہے اور تم پر یہہ کام بجالانا لازم ہے جلدی اسکا اشتہار ہند مین اور اسکے
اطراف مین بھیجو اللہ تم کو بہت ثواب دیوے اور تمھاری عمر دراز کرے والسلام

خط دوسرا عربی خط مکہ معظمہ کا ورخہ ۲۲ تاریخ جمادی الآخر ۱۲۶۵ ہجری جناب
عالی انتساب سید حسن بن سید احمد الجفری باعلویکا لکھا ہوا لا یخفاکم من
مدة سنین رجلی واحد من بنقالد وصل الی ههنا لقصد الحج رجل هندی اسمہ
مولوی مراد فی الظاهر کان بیان رجل طیب صاحب طریقة طیبة وانما
الخبث فی الباطن طریقتہ طریقة الوهابیة وقد جاب معہ الکتب
من بلاد وفسد علی بعض الناس هنود وسنود وخلافهم الجهال
وعلمهم ما فی الکتب المذکورة مذهب الوهابیہ ورغبهم کثیرا علی طریقة
الوهابیہ وعلم هذا الخبر افندینا حضرت حبیب باشا فی الحال ارسل
القواصین وطرب علی المولوی مراد وحضر فی الحال قدام سعادة الباشا
وفتح علیہ الباشا بما کان فاعل طریقة الوهابیہ والخبیث مراد التوهب اقر
قدام الباشا ثم غضب حبیب باشا غضبا شدیدا علی الخبیث مولوی
مراد وفی الحال قرتہ وفرش جماعة حملة فوق الارض وامر الباشا علی القواصین

يضربونهم الىٰ بيت فوق اطيازهم وضربواهم ضربا شديدا القواصين ثمّ من
بعد الباشا طرحهم فى الحبس ونخذ من مراد الباشا الّا ديه خمس انترو ماتى
وامر الباشا يسفرونه الى السواكن فى حبس طول العمر والّا يسفرونه الى الحمنات الى دبوته
وبعض من جماعته تشددوا لعمال الباشا يفتش عليهم والظاهر سمعنا من جده
طلعوا اللولوى مراد فى مركب دكويا الى مبنىٔ حيث اعلامه الى هذ القدر
حسيب باشا رجل منتبه داهيه صاحب عقل وسياسته وصاحب شجاعت وله
هيبته كثيرا اربنا يعلى جاهه ويطول عمره والباشا مكانه بحيث لا اخاف
الى غايت وقت الليل يدور فى البلد بلبس انسا لاجل يشتم الاخبار ويشوف
احوال الناس ويسمع ما يفعلون وهو حاكم عادل ذهين كثيرو الذى هم
عادم تشوهين ما فيه نشده يخرجهم من مكة الشريفة مسلسلين و
يسفرهم من جده ربنا يهدى على الصواب **خلاصہ ترجمہ** پوشیدہ
نہ ہے کہ کئی برس سے یہان ایک شخص بنگالے کا مولوی مراد نام حج کے
ارادہ سے رہتا تھا ظاہر مین تو اچھے طریق کا آدمی نظر آیا تھا مگر باطن مین
اسکا طریقہ وہابی کا تھا اپنے مذہب کی کتابین بنانے لگا اور ہندوستان سے
بھی اس مذہب کی کتابین اپنے ساتھ لایا تھا کئی ہندی سندی اس

۱۲۳

فساد مین پڑے اور جاہل لوگ انکے تابعدار بنے اور وہابیہ کا طریقہ مکہ معظمہ مین
رواج پانے لگا جب یہہ خبر حبیب باشا سلمہ اللہ تعالی کو پہنچی جہت
سپاہی کو بھجوا کر مولوی مراد کو اپنی حضور مین بلوایا اور پوچھہ پاچھہ کی تب
مولوی مراد نے بھی اس بات کا اقرار کیا پھر حبیب باشا اسپر نہایت غصے ہوا اور
فراشونکو حکم دیا اسکی سب جماعت کو زمین پر اوندھے سلا کر خوب لکڑیوں سے
تعزیر دی اور قید مین ڈلوایا آخر مولوی مراد تعزیر پاتے رہا اسلئے دریائی
جنجہ تک سواکن کے جزیرے مین قید رہین یا نہین تو ہندوں کو نکالے جاوین اگر
پھر بھی آوینگے تو پھر بھی نکالے جاوین اور بعضے وہابی چپ ہوگئے اور بھاگ
گئے تمام لوگ انکی بھجوانے سے ... اور ابھی مین سنا ہے کہ مولوی مراد جدہ سے
دریا کے جہاز پر سوار ہوکر بمبئی کیطرف آتا ہے فقط حبیب باشا بڑا صاحب علم
حاکم عادل ہے سیاست اور شجاعت مین بھی کامل ہے رعیت کی
... ہمیشہ ... لشکر مکہ معظمہ مین پھرتا ہے اور اہل
... سنتا ہے اور سب لوگون کے احوال سے واقف ہوتا ہے اور وہ بڑا صاحب تدبیر
عادل حاکم ہے اگر پھر وہابی لوگ یہان آوین تو بیشک ان کو طوق زنجیر ڈالکے
ملک مقدسہ سے خارج اور ولیس نکال کردیگا اللہ اسکا ہمیشہ نگہبان اور ہدایت

۱۲۵

کرنیوالا رہے **خط** تیسرا خط فارسی منشی عبدالغفور کا لکھا ہو جو سرکار نیشن
باشا ادام اللہ تعالی دولتہ کے خاص مترجم ہیں مورخہ ۲۵ ماہ جمادی الثانی
سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ بمقدسہ منمقام مکہ مشرفہ بجناب عالیشان رشادت واقبال نشان
حاجی شیخ عبدالقادر صاحب جہازگیر بومبئی کے رئیس اور ایکسال حرمین الشریفین
زادہما اللہ شرفا وتعظیما کی زیارت سے مراجعت کرکے یہاں آئے ہیں انکے
نام پر ہے اسکا ایک فقرہ یہاں نیچے لکھا جاتا ہے **خط** حالات این جوار بدین
گونہ کہ افغانان مجاور مکہ مشرفہ معظمہ بر بعضی اعدای دین ومخالفان دین متین
کہ عبارت از وہابیان است دعوی بسرکار والی حرمین الشریفین یعنی حسیب باشا
نمودند چنانچہ مولوی عبداللطیف ومولوی محمد علی ومولوی محمد بیگ چشم ومفتی
عبدالرحمن بنارسی را تا عرصہ یکماہ در زندان انداختند وکتابہای اوشان را
خانہ تلاشی نمودہ مثل تضعیف الایمان وغیرہ آوردہ بحضور باشا بردند وبلبشای مسطور
کتاب مذکور بباعث آنکہ در ہندی بود برای ترجمہ نمودن بعضی کلامہای بی ادبانہ
بفدوی دادند وکمترین نیز حسیب الارشاد ترجمہ بعضی سخنان منتخبہ نمودہ بحضور
گذرانید الحاصل بصلاح وصوابدید عالمان مکہ معظمہ مردم مذکورین را حکم
اخراج از حرمین الشریفین معہ اہل وعیال فرمودند چنانچہ بتاریخ ۱۸ ماہ صفر پانزدہ

نفر از پلیش سرکاری روانه بندر گشتند اغلب که در عرصه هفته عشره سوار جهاز خواهند شد برای اطلاع بطریق خوشخبری بشر کاء و تابعان دین متین تقلم آمد اگر مناسب دانند برای عبرت دیگران چهاپه کنانیده بجاهای معتبره و طرف دهلی و غیره و رنگون ارسال دارند * جو تھا خط فارسی امام الیخان کیطرف سے منمقام مکہ مشرفه مورخه بیسوین ماه جمادی الثانی ۱۲۶۵ هجریه مقدسه خط محب قلبی و مخلص صمیمی حاجی شیخ عبد القادر صاحب جتیکر زید لطفهم پس از سلام و دعاهای خیر واضح باد لله الحمد و المنة که بنده بخیر و عافیت است و صحت و عافیت آن مشفق دوام از حضرت حق جل و علی مستدعی مخلص من حال تازه این بلده مقدسه این است که پنج نفر از سرداران وهابیان بعلت وهابیت تا عرصه قریب یکماه در حبس ماندند و دیروز له شنبه تاریخ بست و هم جمادی الثانی ۱۲۶۵ هجری بود معه اهل و عیال از شهر مکه معظمه بدر کرده شدند و بحکم حسیب باشا ازین مقام متبرک خارج شدند الحمد لله علی احسانه و جرم ایشان همین بود که انکار تقلید میکردند و مولود شریف را خواندن و دست بستن را در روضه مقدس و سلام عرض کردن را بدعت گفتن مذهب ایشان انیست و بر قول شان شاهدان گذشتند و آن پنج کسان این هستند مفتی مراد بنگالی حافظ عبد اللطیف مولوی محمد علی مولوی

تمام یک چشم مولوی عبدالرحمن بنارسی پس این پنج کسان هنوز تا وقت
روانگی از جده محبوس خواهند ماند در مجلس جده اطلاعاً نوشته شد باید که
این خبر را چھاپه کنانیده وبند از اولاد حسن سلام مسنون الاسلام برسد

خط ایک گجراتی خط میان غلام محمد کاغذی احمد آبادی کے نام پر
مدینہ مشرفہ سے آیا تھا اسمین سب مضمون ایک سا ہے مگر ماپیٹ اور تعزیر
زنا اور پلنے ریال تعزیر الینا بہت تفصیل وار لکھا ہے اسکے سوا بہت خط
مختلف زبانو نمین اسی مضمون اور مضمونے سے یہانتک بمبئی عرب
وغیرہ تاجر لوگونکو پہنچے ہین اور ان سبکا مطلب ایکسان ہے اسلئے داخل نہین
لیا معلوم ہو کہ جو احوال معتبر لوگونکی زبانی اور خطوطکے داخلون سے معلوم ہوا
تفصیل وار دستاویزون کے ساتھ اس مختصر رسالے مین لکھا گیا اور
کلکتہ مدراس دہلی بمبئی اور حرمین الشریفین کے علماؤن کے فتوے دستخط شد
سے صحیح اسمین لکھے گئے اور جو حق تھا سو ظاہر ہوا ایک معتبر عالم دیندار
ساکن اکبرآباد فرماتے ہین کہ جب مین دہلی سے کچھ علم عربی تحصیل کرکے کلکتے
مین گیا اور وہان بھی کچھ حدیث و تفسیر کا فائدہ علماء دیندار سے حاصل کیا
تب ایک انگریز یادری صاحب سے جو بہت عربی اور فارسی مین قابل ہین اور

بہت سے لکھنوی وغیرہ مولوی انکے نوکر ہیں مجھے بلایا اور پچاس روپیہ
مہینا ماہوار مقرر کرکے ایک مہینا پیشگی دیا اور ایسا کہا کہ جس شہر میں تمہاری
طبیعت چاہے جا رہو اور ہندی ترجمہ حدیث و تفسیر کا لوگونکو پڑہایا کرو اور
مذہب محمدیونکا حق ہے اور میں بہی کا تابعدار ہوں ایسا مشہور کرو مگر ہرگز
علم نحو صرف فقہ اور عقاید کلام وغیرہ مت پڑہایو اور یہہ ماہوار تمکو ہمیشہ ملا کریگا
اور تمہاری نیک خدمتی اور محنت کے موافق زیادہ ماہوار بہی ہو جائیگا
اور چند قاعدے اسکے کل فلانے مولوی کے ہاتھہ سے ہم تمکو بہیج دینگے
تب وہ مولوی میرے گہر آئے اور کہے کہ تم بہی ہمارے پادری صاحب کے
نوکر ہو الحمد للہ بہت اچہا ہوا قریب چالیس اچہے نامدار مولوی اطراف ہندوستان و
عربستان وغیرہ میں انکے مخفی نوکر ہیں اور کئی عربستانمین بہی پہنچے ہیں
اور دس پندرہ روپیے سے پچاس روپیہ تک ہر ایک کی تنخواہ
معین ہے یہان رہین ماہ بماہ انکو ملتی ہے اور بڑا قاعدہ یہہ ہے کہ ہمیشہ
نئی باتین اور ضعیف حدیثین اور روایتین لوگونمین ظاہر کرنا اور شاگردونکو
سکہانا کہ چار مذہبوں سے وہ پہرین اور مسلمانونکا اجماع اور اتفاق دینی
بالکل ٹوٹ جاوے اور انبیا اور اولیا سے بداعتقاد ہوجاویں اور انکی نیاز

فاتحہ چھوڑ دیوین مین نے کہا استغفر اللہ ایسا شیطانی کام مجھسے نہوگا
اس مولوی نے کہا کہ بیس برس سے پادریصاحب یہان آئے ہین مین تب سے
انکا نوکر ہون ہزارون روپے دیکر ترجے کی کتابین چھپوا اور انکے طفیل
بہت بعلم مولوی قابل بنگئے یہہ تو اپنے دل سے مسلمان محمدی ہین اور باقی لوگ
بڑے دشمن مین تفسیر و حدیث کا علم مینے انکو پڑہایا ہے تم بیکر یہہ پچاس
روپے کا ماہوارہ قبول کرلو اور تمہارے وطن مین خواہ کوئی اور شہر مین جا رہو
ساری عمر فراغت سے گذارو مگر کتنے آدمی تمہاری طرف سے پھرا اور مرید و شاگرد بنے
اسکا رپورٹ ہر برس لکھہ بھیجا کرو اچھے اچھے نامی مولوی پادریصاحب کا ماہوار
کھاتے ہین اور اکثر ہندوستان عربستان کے نامی شہرون مین موجود ہین
اور یہہ انکے اسامی کی فہرست مینے دیکھا تو اچھے اچھے نامور خاندانی
خودکو سید احمد کا چھوٹا خلیفہ مشہور کرکے مسلمانون کو گمراہ کرتے ہین
اور مرید و شاگرد بناتے ہین مگر بیشتر لا مذہبی بنگالی پارسی وغیرہ رافضی اور خارجی
لوگ ماہوار کی طمع سے نایب دجال کا پیشہ اختیار کئے ہین جب مجھے اللہ تعالی نے اسوقت
ہدایت کیا کہ وہ پیشگی ماہوار اُسے پیچھے دیا اور کہا کہ اگر پادریصاحب ہزار روپے
ماہوار دینگے تو یہہ کام اور ایسی نوکری مجھسے ہو نسکیگی اگرچہ اُسوقت میرا

دل بہت نرم ہوگیا تھا کہ بے محنت پچاس روپے ملتے ہین قبول کرنا مگر خدا نے مجھے بچایا تب مین مکہ معظمہ کو گیا اور وہان مسلمانون سے سب ان مفسدون کے نام ظاہر کردیا تا لوگ انکے سراغ اور تفحص اعتقاد مین پڑین اور انکے شر و فساد سے اپنے ایمانکو بچاوین سچ ہے کہ یہہ لوگ دجال کے نائب ہین اور پادری نصارا کے پوشیدہ نمکخوار بیس برس مین ہندوستان سے عربستان تک فتنے کی آگ سلگائے تھے بہت کتابین جھوٹی عبارت الحاق کرکے چھاپ دئے اور جو مسلمان انسے مباحثہ کرکے رد و باطل کرتا تو اسکو بدعتی رافضی خارجی کہکر بدنام کرتے اسلئے دیندار لوگون نے ان سے بات کرنا چھوڑ دیا تھا اگر چند روز اور انکا بھید نکھلتا تو واللہ عالم مسلمانون مین کیا فساد پڑتا مگر خوب ہوا جو اب کے سال مکہ مشرفہ سے انکی جڑ کٹ گئی اور یہہ نائب دجال اللہ کے گھر سے مردود ہوئے قبلے سے پھرے انشاء اللہ تعالی اب ہندوستان کے مسلمان خاص و عام دانا و نادان سب ہشیار ہوگئے ہرگز انکا فریب نکھائینگے بلکہ جو انکے دام مین ہین وہ بھی بچ کر نکل آئینگے اور توبہ کرینگے خدا ہم آخری زمانے مین ہم سب مسلمانون کے ایمانکا نگہبان رہے آمین

یہانتک ایک دیندار عالم کی تصنیف

تاریخ اخراج وہابیہ

١٣١

قد اسودت وجوه المدعين | بارض الهند دين الملحدين
فضلوا عن طريق الحق طرا | بنفي شفاعة للشافعين
فقالوا ما جرى اذن الشفاعة | من الله لختم المرسلين
ولا للانبياء ولا لمن هو | ولي الله او من صالحين
وقالوا ليس ينفع من بقبر | من اهل الخير للمتوسلين
وقالوا ليس للاموات نفع | بايصال من اجر العاملين
فهم قد خالفوا العلماء حقا | بامر الدين كلا اجمعين
فقد خسروا وخابوا في مناهم | وساروا خائفين هاربين
الى الحرم الشريف حيث قاموا | لاغواء الرجال المسلمين
ولكن قد ظهر ماهم عليه | فاخرجهم رئيس الحاكمين
هو الباشا الحسيب ذو الفضائل | لدين الله خير الناصرين
امام عادل حبر شجيع | تأيد بالله العالمين
نعزرهم بضرب ثم حبس | الى ان اخرجوا مستاصلين
فردوا كلهم من دار مكة | الى دار الهنود خائبين
فيا ويلا لهم من سود دين | وخسرانا لقوم مفسدين

اعاذ الله اهل الهند منهم	فقبس عقيدة المتوهبين
فقل هم مستحقو القتل بالحل ١٢٦٥	ليظهر عام ردّ المنكرين

ترجمہ تاریخ اخراج وہابیہ منہ

حمد خالق کی پہلے کیجیے ہر گہر
اور سلام و تحیت و برکات
اب یہیں کہتا ہوں یارو ایک قصہ
ایک فرقہ وہابیہ کافر
اسکا ہے اعتقاد بس باطل
پیرو وہ ہوا ہے شیطان رجیم
لگے کہنے یہہ ہے کفرستان
ہمکو ہجرت اودہر کی ہے افضل
تا وہان مذہب اپنا پہیلاوین
لوگ کہنے لگے کیا ہے بلا
نام اسکا حبیب پاتا ہے
اکا تو تیز مارتا ہے زور

بعد ازان لولوان نعت پیغمبر
اور انکے صحب پہ ہو مدام
حق تمہیں دے ثواب کا حصہ
ہند کے ملک مین وہ نکلا ہے
اسمین داخل ہوے کئی جاہل
تب کئی انکے پیشوا ابلیس
اسلئے جاوین ہم بعربستان
اسی بہانے سے وہ اودہر کو گئے
مومنونکو وہان کے پہسلاوین
انکی فریاد ہم پہنچی باشا تک
عدل او انصاف کا جو منشا ہے
جب ہوا اسکے پاس یہہ تحقیق

جتنے ہیں نازل ہو انپہ سو صلوٰۃ
آل پہ بہی انکے صحب بالاکرام
کہنے مسلمانون سے ہوا ظاہر
پہ نہ اسکو رواج اصلا ہے
چار مذہب سے وہ ہوا خارج
جو ہین پر مکر اور پر تلبیس
کہ جہان تہا سدوم کا ہمسا
اور حرمین مین وہ جا رہے
آخرش اسکا ہو گیا پرچا
ہوئی اسمین وصیل ایک بلا
کہ جو ہین دین سے پہر مردود
کہ نہین انکے دلمین کچہ تصدیق

انکو تب اسنے اوندھے سلوایا
اُسنے لی یہہ کچھہ تا خبر
جسمین
تا تجبرا اُنکو پہنچایا
کہ نہو نہ پھر عرب کے وہ عازم
ایسا مانون ہند کے تھیا
ورنہ ہوگی تمھاری رسوائی
مین بنی اور روکی یہہ منکر
اور دوزخ مین جا بجے آخر
درمختار مین یہہ فتویٰ ہے
اور ہو وے سنیے ہم کچھہ بچا
اور سب انبیا سے جس دہلا

پہچیان انکو خوب دلوایا
اور سوارونکو انکو دے ہمراہ
ناوپر انکو جلد چڑہوایا
روسیہ پھر وہ ہند مین آئے
یہہ ہین سب نابکار اور مردار
کیونکہ واجب ہے قتل ان سبکا
اُنسے رکہتے ہین بغض یہہ ظاہر
کفر مین شک جو انکے لاویگا
دیکھہ لو اسمین باب مرتد کا
سے محبت نبی کی تو دایم
اور اجو تیرے بند مین خاص انسے سے

پھر کیا انکو طوق اور زنجیر
انکو بہیجا کہ دل تہے انکے سیاہ
اور کیا اُنپہ حکم یہہ لازم
طوق لعنت سوا نہ کچھہ لائے
نہ ملو انسے تم کبھی بھائی
اُنپہ نازل ہوا غضب رب کا
اس لئے شرع مین ہین یہہ کافر
شرع کے بیچ مین وہ آویگا
الحذر انکو شرک سے تو بچا
پیروی پر رکھے انکے نت قایم
سال تاریخ مین یہہ آئی ندا

کہیو ہوئے ذلیل اور رسوا
۱۲۶۵

ستر ہوین تاریخ شعبان المعظم سنہ حال کو ایک خط عربی نثر مقتضا حضرت شریعت پناہ فضیلت و بلاغت دستگاہ حامی شریعت غرا پیشرو منہج بیضا حضرت قاضی شہاب الدین صاحب مہری دام اجلالہ کے فرزند لطفی عبد الرحمن المتخلص بسلطان کا لکھا ہوا مجمع الاخبار مین داخل کرنے کے لئے آیا تھا لیکن بموافق

وسعدوا سابق كيهان واخل زيارت حتى اسكتة بطفر السواد والغبرة على

وجوه الملحدين لما اشتد عنادهم وتخلفهم عن دين سيد المرسلين

وهم رجال قد اشتهروا بالتوهبين المعتزلين ومذهبهم انكار شفاعة

سيدنا محمد والانبياء اجمعين وذكر الصلوة والسلام على من ارسل رحمة

للعالمين وانكار المذاهب الاربعة ومنع تقليدهم اجمعين ومثل ذلك

من الاباطيل والقول اللعين وكانوا ابتدء ونيتها في الهند على كيد المسلمين

فصادوا من وقع في شبكة تلبيسهم من العامة بن حنيفة من حفظه الله

تعالى وجعله من المهتدين وكثيرا ما وجدوا زجرا وتوبيخا من

العالمين فلما رأوا كساد سوقهم ونشرا منهم غير مثمر ولو بعد حين

تحولوا الى ديار العرب ليكونوا باهل الورع متشبهين ويلبسوا هنالك

زمانا في زي المتقين اللفرصة مترصدين وشغلوا في تصنيف الرسائل

العديدة الهندية في هدم اساس الدين حتى يروجوها في عباد الله

من المسلمين والمومنين ليرسلوها الى اقرانهم في الهند من اخوان الشياطين

اظهارا لهم بانها جاءت مصححة من بلاد الدين فتلحق بهم مكرهم

ولم يعلموا ان الله متكفل امور هذا الدين فاخذ واذاقهم الباطلة

١٣٣

عند حكام [illegible] من [illegible] الصالحين [illegible]

الصالحين ويقال [illegible] اسمها [illegible] الى [illegible] و

[illegible] تجهيز [illegible] المسلمين [illegible]

المنكرين ولم يقدروا عليها [illegible] عليهم [illegible]

وكفرهم قال [illegible] الاعمال [illegible] من بلاد

الاسلام والدين [illegible] الى [illegible] من [illegible] اهل الحق و اليقين

[illegible] مساجد [illegible]

مباركة [illegible] البدع

المغربين [illegible] بلاد [illegible] و

[illegible] بلاد فانس فيها احكام الاسلام [illegible] مصيبة

في الدين فلو كان حاكم المسلمين [illegible] عنهم هناك تخلص

عباد الله عن مرهم اجمعين لارتاح المسلمون والمؤمنون ساكنو الهند و

كانوا في امن من مكرهم وخدعهم اجمعين فيا ربنا اخبر لاخواننا الذين

رضوا بارسال بلادهم الينا عالمين بان ارض الهند قد ملئت فسادا

واهلها حديث عهد بالدين وثبتنا بالقول الثابت على دين سيدنا

١٣٥

محمد واصحابہ والقانتین للحد بن سبحان ربک رب العزة عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین معلوم ہووے کہ فرقہ نجد
کی عمر ہزار برس سے زیادہ اور وہابیہ کی عمر سو برس سے زیادہ ہے لیکن یہہ اسمٰعیلیہ
متوغلین نے تو اپنی ستائیس برس کی عمر مین باپ اور دادا سے بھی بڑھکر
ناموری پائی خدا علماء کو سلامت رکھے اور جزاء خیر دیوے کہ ہندوستان
عربستان وغیرہ سب شہرون کے دیندار عالمون نے اُنکے رد اور باطل کرنے پر
جہت اتفاق اور اجماع کرکے ہر ایک جگہہ انکو مردود اور مخذول کیا تا بیچارے
غریب مسلمان لوگ اُنکے فتنے اور گمراہی سے بچے ابھی جو بگڑے ہین وہ
بھی ہدایت پاوینگے الٰہی اللہ کی جناب سے اُمید ہے یہہ لوگ پیر و مرشد
حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب سے منکر ہوے اور انکی کتابو مین الحاق
کرنا شروع کیا چنانچہ تفسیر عزیزیہ کے ۵۹۳ صفحے مین ما اُهِلَّ بِهٖ
لِغَیْرِ اللّٰهِ کے معنی مین الحاق کرکے لکھے ہین کہ سب انبیا اور اولیا کی
نیاز کے کھانیکی بکریان حرام ہین کیونکہ غیر اللہ کے نام سے منسوب ہوئین تو
پھر ذبح کیوقت حلال کرنے مین اللہ کا نام کچھہ اثر نہین کرتا اور یہان سب
بزرگون کے کھانے نیاز کو حرام کردیا اور لکھا ہے کہ اس آیت مین ذبح کے

معنے لینا قریب تحریف ہے واہ واہ تفسیر کشاف بیضاوی معالم التنزیل جلالین مدارک کبیر احمدی حسینی وغیرہ سب اس آیت کے معنے یوں لکھتے ہیں کہ جسپر ذبح کرتے وقت بتونکا نام پکارا جاوے سو حرام ہے اور خود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اصول تفسیر میں ما اہل کے معنے ما ذبح للطواغیت لکھتے ہیں دیکھا چاہیے کہ تحریف کی تغییر کی نسبت سب مفسرین پر اور خود حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب پر لگاتے ہیں اور تفسیر کو بدعت بھی کہتے ہیں اور گمراہ بنتے ہیں اور مردونکی فاتحہ سوم چہلم برسی وغیرہ اولیاؤنکی نیاز قبروں پر جانا فیض باطنی حاصل کرنا اور انسے توسل اور استمداد چاہنا یہہ سب کو شرک و بدعت کہتے حالانکہ تفسیر فتح العزیز عم کے جزو کا ہندی ترجمہ جو مطبع محمدی میں چھاپا گیا ہے اسکے ۱۲۳ صفحہ میں یہہ سب باتیں جایز اور درست لکھی ہیں بلکہ یوں فرمایا ہے کہ ویسی لوگ باطنی کمالونکو انہی سے حاصل کرتے ہیں اور حاجت مند اور غرض والے اپنے اڑے کاموں کی کشادگی کا سبب انسے پوچھتے ہیں اور اپنا مطلب پاتے ہیں جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو تو صفحہ مذکور میں دیکھ لے اور ان سب باتوں کا خلاصہ اور بسط تفسیر عزیزی کی عبارت اور اس مختصر رسالے میں جتنے مسایل بیان ہوئے ان سب کی دلیلیں اور واضح سراج الہدایت میں لکھے گئے ہیں اور معمورہ ممبئی کے علما اور انکا عربی فتوے بھی

اصل حضرت شریعت پناہ قاضی شہاب الدین صاحب مہری دام برکاتہ سے
یہان ہے اور چھاپا بھی گیا ہے مگر اسکا خلاصہ ترجمہ نیچے لکھا جاتا ہے بسم اللہ حامداً
و مصلیاً کیا فرماتے ہین علمائے دیندار اور فقہاء باوقار رحمکم اللہ اس بات مین کہ ایک نیا
فرقہ ضال منکر الشفاعت مردود القبلہ حادث ہوا ہے اور اس فرقہ کے لوگ درود و سلام
پڑھنے اور دلایل الخیرات کی تلاوت کرنے کو منع کرتے اور مولود الشریف مین
رسول اللہ کی نیاز پکانے اور آنحضرت کی محبت اور بزرگی کرنے کو منع کرتے ہین
اور حنفی شافعی مالکی اور حنبلی کے مذہب کو بدعت اور اونکے مقلد اور پیروی کرنیوالے کو
بدعتی کہتے ہین اور میت کے بعد فاتحہ کا طعام پکانے اور قرآن شریف پڑھنے
کو بدعت بولتے ہین اور حیات النبی سے منکر ہین اور انبیا اور اولیاء کی حقارت
کرتے اور شیطان اور چمار کے ساتھ برابر نسبت دیتے ہین اور مسلمانون کے
دلونمین سے رسول اللہ علیہ السلام کی بزرگی اور محبت کو نکالتے ہین اور مومنونکو
گمراہ کرتے ہین پھر شریعت کے حکم سے یہہ مبتدع منافق لوگ کافر ہوے
یا نہین اور ان مرتدون کے ساتھ محبت کرنا ملنا انسے احسان کرنا ملاقات رکھنا
بھی گناہ ہے یا نہین اسکا حق جواب بیان کرو اللہ تم کو جزائے خیر دیوے المستفتی
شیخ عبد اللہ عفی اللہ عنہ **جواب** الحمد للہ رب العالمین والصلواۃ والسلام

علی رسولہ محمد شفیع المذنبین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین سب مسلمانوں پر
یہہ جاننا واجب ہے کہ جسنے اطاعت کیا رسول اللہ کی اُسنے اطاعت کی خدا کی اور
ایسے مبتدع مرتد کافروں سے دور رہنا لازم ہے اگرچہ یہہ کلمہ پڑھتے ہین مگر خدا نے
اُنکو مردود اور مخذول کیا اور اللہ تعالی نے قرآن مین اور رسول اللہ نے حدیث
شریف مین ان گمراہوں سے ملنے اور اُنکی بات پر اعتبار کرنیکو منع کیا ہے کیونکہ یہہ
مبتدع ہین اور جو کوئی مبتدع کا سنگت کرے وہ بھی اُنھین مین اُٹھیگا اور
یہہ بات شرع مین ثابت ہے کہ رسول اللہ صلعم اپنی قبر شریف مین زندہ حیات حقیقی کے
ساتھہ ہین اور حضرت کی شفاعت بیشک گنہگارون کے لئے ہوگی سب خلق
اللہ تعالی کی رضا ڈھونڈھتی ہے اور اللہ تعالی محمد رسول اللہ کی رضا چاہتا ہے
اور جو کوئی شفاعت سے منکر ہے وہ بیشک کافر ہے اور درود و سلام پڑھنا سنت ہے
جو کوئی اصل سنت سے منکر ہو وہ بھی کافر ہے اور دلایل الخیرات کا پڑھنا سب علما کے
زمانے سے مستحب اور موجب ثواب کا ثابت ہوا ہے اور مولود الشریف کا پڑھنا اور
آنحضرت کی نیاز کھانا پکوانا اور غریبونکو کھلوانا بھی امر حسنات اور ثواب ہے خدا سب
مسلمانونکو محبت اپنے حبیب کی نصیب کرے اور چارون مذہب قرن ثانی سے
آج تک ثابت چلے آتے اور ہزارون علما اولیا اُنکے مقلد اور پیروی کرنیوالے

اور جو چاروں میں دایر و سایر ہے جو کوئی خطا کی نسبت ان پر کرے یا انکے
مقلدونکو بدعتی کہے وہ خود مبتدع اور گمراہ ہے اور جو کوئی ہمارے نبی مختار علیہ السلام کو
یا اگلے پیغمبروں میں کسیکو حقارت کی نسبت دیوے اور یوں کہے کہ اللہ کے نزدیک انبیا
اولیا فرشتے جن شیطان دجال چمار جبرئیل سب برابر ہیں بیشک وہ کافر ہوا کیونکہ
پیغمبر کی اہانت اور حقارت کیا اور انکا درجہ جو مرتبہ گھٹایا اور جو شیطان کا درجہ
مرتبہ بیغمبروں کے برابر بڑھایا اسلئے وہ بے ادب ایمان سے خارج ہو گیا کیونکہ پیغمبروں کی
شان بہت بڑی ہے انکی تعظیم کرنا سب مسلمانوں پر واجب اللہ تعالی نے انکو معصوم پیدا
کیا ہے خصوص محمد رسول اللہ علیہ الصلوۃ و السلام سب پیغمبروں کے سردار اور دو جہان کے
مالک و مختار ہیں اللہ تعالی ہم سب مسلمان اہل سنت و جماعت کو اپنے حبیب اور رسول کی
محبت اور پیروی کی توفیق دیوے اور اس بدعتی فرقے کے فساد اور یہہ مردودان
درگاہ الہی کے فتنہ انگیزی سے بچاوے آمین یہہ مسئلہ فضایل و کمالات دستگاہ
قاضی محمد حسین اللکوڑی نے لکھا ہے اور اسپر مہر و دستخط ہے اس تفصیل سے شریعت
پناہ سر آمد علماء ذوی الجاہ حامی دین سید المرسلین حضرت قاضی شہاب الدین
المہری حضرت فاضل المعی حبر اللوذعی حاوی علوم معقول و منقول
جامع دقایق فروع و اصول حضرت مولانا محمد الہ صاحب کشمیری مدرس مدرسہ

شہاب الدین
خادم العلماء قاضی

مسجد جامع معمورہ مبتنی (الله اکبر ...) مجمع کمالات لسانی محقق معانی کلام ربانی حضرت مولوی سید غلام محمد جیلانی (طالب دیدار محمد حاجی غلام محمد) زبدۃ الفقہاء الانام عمدۃ العلماء الفخام مولانا شیخ محمد صالح بن سلیمان میرداد الحنفی المکی (شیخ محمد صالح بن سلیمان میرداد الحنفی) کاشف غوامض صوری واقف حقائق معنوی المحقق الہادی مولوی سید محمد ابراہیم صاحب بغدادی (سلام علی ابراہیم) محقق معضلات عقلی جامع رموزات نقلی مقبول حضرت سبحانی مولوی غلام محی الدین الواعظ الہندوستانی (غلام محی الدین عفی عنہ) حبر تحریر صاحب التقریر والتحریر افقہ الزمان فصیح الاوان حضرت مولوی محمد یونس صاحب حافظ مترجم خاص عدالت بادشاہی (محمد یونس الحافظ) نجابت و دیانت دستگاہ مولوی سید احمد اللہ و مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی المتخلص گلشن آبادی (الراجی الی رحمۃ الباری مفتی عبد الفتاح الحسینی القادری) ذکاوت و فخامت نشان مفتی شریف عبد اللطیف ابن شریف مخدوم اور شرافت و فقاہت اقتران قاضی غلام محمد ابن قاضی غلام حیدر اسلام آبادی کی معلوم ہو وے کہ اس مسئلے کا کامل ترجمہ سراج الہدایت لرفع ظلمات البدعۃ والضلالت کے آخری باب میں دوسرے فتوی اور مسایل کے ساتھ داخل کیا ہے فقط

مناجات اللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ

[illegible]

منہم	ایہا	ولا تجعلنا
بصدیق و بوبکر و عمر شاکر	نسیم حسیم نسیم وسیم	الہی بحق نبی کرم
رسول خدا کے تھے سنت شعار	بعثمان و حیدر کہ داماد تھے	لقب جنکا شفیع تھا شفیع امم
بغوث الوری شیخ پیران پیر	مہاجر و انصار سارے امام	بحسنین و زہرا و عالی تمام
محبت مین انکے ہو آرام کہہ	مجھے دین و دنیا مین خوش کام کہہ	کہ ہر وقت مشکل مین ہین دستگیر
بغیر از غم دین مجھے غم نہو	کہ ہر وقت میسر ہو تجھ سے دعا	نہ محتاج کر غیر کا ای خدا
نثار ہو سے انکے عالم سبھی	ہمین تجھ تا دونون جہان مین ملی	ہے میرے دل کو شوق تیرا کرم ہو
نہ ظاہر کبھی سایہ انکا پڑا	حقیقت مین انوار خدا امام	اگرچہ بظاہر بشر تھے بنام
تم ایک مجھے نہیں ہے پیدا تو لب	مین عاجز ہوا ہو نہیں پایا ہر	ہر عالم ہوا ایک سایہ حسن کا
کہ دنیا مین عزت سے شاداں رہو	تسلی با ہلد دلادے مجھے	مدینے کے جانب بلا لو مجھے
میری آنکھ دیدار حق سے کھلے	مجھے خاص تجھ سے بحوض کوثر سے ملے	بہ ہنگام رحلت با ایمان چلون
سبھی مومنین کو ہدایت ملے	بے نقصان خطر سے ہوں سارا صاف	عزاد الیقین ہے نور سے ہو صاف
ہو مقبول تا آخر سب کہین	یہہ تحفہ محمد کے دربار مین	کہ شرع محمدیہ ہر ایک چلے
علیہ الصلوۃ علیہ السلام	اشتہار	یہہ عاصی محمد اشرف نبی کا غلام

سب دیندار مسلمانوں پر ظاہر ہووے کہ راقم اوراق فقیر حقیر اضعف العباد الراجی الی رحمۃ اللہ

[illegible]

١٤٤

[illegible]

[illegible]

البارى مفتى سید عبد الفتاح الحسنى القادرى المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن سایر المسلمین نے ایک کتاب بنام سراج الہدایت لرفع ظلمات الضلالت یعنے چراغ ہدایت ضلالت کے اندھیرے کو رفع کرنیوالا چالیس جزو قریب خالصاً لوجہ اللہ ورسولہ علیہ الصلوۃ والسلام مسلمان بھائیون کی ہدایت کیواسطے لکھی ہے اور بڑی زحمت سے اکثر تفسیر وحدیث اور فقہ وعقاید کی کتابون سے حوالے دلایل کے ساتھ ہر ایک اختلافی مسئلے کی تحقیق اور توضیح کردی ہے خصوصاً حیات النبی درود وسلام کے فضایل اور ایصال ثواب فاتحہ اموات مولود شریف اور اولیاؤنکا عرس بدعات حسنات وبدعات سیئات کی تفصیل وہابی لوگون کو اکثر ہمارے اہل سنت وجماعت کی کتابون مین الحاق کم زیاد کرکے چھاپے ہین انکا خلاصہ اہل بیت اور اصحابونکی فضیلت چارون اماموں کی تقلید کی حقیقت پیرون شہیدونکی نیاز کے کھانیکا حکم وبحث کا بیان اور وہابیونکی مکروفریب کی کیفیت شفاعت کی حقیقت اولیاؤنکا وسیلہ پکڑنے اور مدد مانگنے کا احوال سیارت دہم چہلم برسی وغیرہ مردونکی فاتحہ کا حکم اور بہت سی ضروریات عقاید کی باتین کہ جنکا سمجھنا ہر ایک مسلمانکو لازم ہے تفصیل وار ہندی عبارات مین جمع کیا ہے اور ہندو عالمون نے جو ان وہابیون کے مذہب کے رد مین رسالے اور کتابین لکھی ہین ان سبھو نکا

انتخاب اس سراج الہدایت میں داخل کر دیا ہے اور ان کتابوں کی فہرست یہ ہے

فہرست رسالہ تحقیق توحید و شرک تصنیف حافظ محمد حسن واعظ پشاوری
المعروف ملا ورازد ر فارسی رسالہ حیات النبی تصنیف حضرت قدوۃ العلماء الامام
الشیخ محمد عابد سندھی مدرس بزرگ مدینہ منورہ کی عربی میں گلزار ہدایت
تصنیف مولانا محمد صبغۃ اللہ امام العلما مفتی مدراس باب بدعات تحقیق الفتوی
فی ابطال الطغوی تصنیف مولوی فضل حق بن فضل امام فاروقی حنفی خیرآبادی ثم دہلوی
تحفۃ المحافی فی ابطال الحیل سو جواب اور سوال تصنیف مولوی محمد موسی دہلوی سلاح
المومنین فی قتال الخارجین تصنیف مولوی سید لطف الحق ابن مولوی جلیل الحق
قدس اللہ القادری الحسینی البنابوی تحفۃ المساکین فی جناب سید المرسلین
تصنیف مولوی عبد اللہ سہارنپوری رشحات الخیرات تصنیف حضرت استادنا
مولانا خلیل الرحمن الحنفی الیوسفی المصطفی آبادی تحلیل ما احل اللہ فی تغییر ما اہل بہ
لغیر اللہ تصنیف حضرت استادنا مولانا خلیل الرحمن ممدوح سبیل النجاح
الی تحصیل الفلاح تصنیف مولوی تراب علی لکھنوی سفینۃ النجات تصنیف
حضرت مولوی محمد اسلمی ساکن مدراس نظام الاسلام تصنیف مولوی محمد وجیہ
مدرس مدرسہ کلکتہ تنبیہ الضالین و ہدایت الصالحین جامع فتوا علماء دہلی

وحرمین الشریفین مولوی سید عبد اللہ صاحب کا چھپایا ہوا قوت الایمان
تصنیف مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب احقاق الحق تصنیف مولوی
سید بدر الدین الموسوی الرضوی حیدرآبادی خیر الزاد لیوم المیعاد تصنیف مولوی
ابو العلا محمد الملقب بخیر الدین ساکن مدراس نعم الانتباہ لدفع الاشتباہ تصنیف
حضرت مولوی معلم ابراہیم صاحب خطیب مسجد جامع ممبئی دفع البہتان فی رد بعض احکام
تنبیہ الانسان تصنیف حضرت مولوی محمد یونس صاحب حافظ بنو ملکر مترجم عدالت پادشاہی
ہدایت المسلمین الی طریق الحق الیقین تصنیف قاضی محمد حسین کوفی مہری عربی مع ترجمہ ہندی
سوائے اسکے اور بھی رد میں رسالے بہت عالموں نے لکھے ہیں کہ جنکی نقلیں ہمکو نہیں پہنچیں
مگر بالفعل اوپر لکھے ہوئے سب رسالے راقم کے پاس موجود ہیں اور ان سبکا انتخاب
سراج الہدایت میں داخل اور شامل کیا ہے اللہ ان سب اہل سنت و جماعت کے عالمان
اور دین محمدی کے مددگارونکو جزائے خیر دو نو جہان میں عطا کرے اور ہم سب
مسلمانونکو انپر عمل کرنیکی توفیق دیوے اگرچہ یہ وہابی لوگ ایسے دیندار عالمونکی شان
میں کچھ بے ادبی کی بات اور بہتان بیان کریں ہرگز اسکا اعتبار نہیں کیونکہ
ہمیشہ حق کے ساتھ ایک باطل بھی لگا رہتا ہے اور جو کوئی کسی عالم دیندار پر بہتان
باندھے اور اسکی حقارت و استخفاف کی بات کہے اور لوگوں کو ضلالت میں

واسطے وہ کافر ہوجاتا ہے اور نکاح اسکی جورت کا ٹوٹ جاتا ہے یہہ مسئلہ اکثر فقہ کی
کتابوں میں باب المرتد میں موجود ہے معلوم ہووے کہ اب بعضے دیندار مسلمانوں کی خواہش سے
وہ کتاب سراج الہدایت انتخاب اور اچھے کاغذ پر چھپنے والی ہے اور اسکی جلد جڑی
بینگی سات سو صفحے سے زیادہ ہو گی اور اکثر دیندار مسلمان اطراف کے اسکی بہت خواہش
کرتے ہیں جو کوئی وہ سب کتابیں خرید ے اور اسکے پیسے پیشگی دیوے تو
فی جلد پانچ روپیہ قیمت ادا کیسے اور بعد چھپنے کے جو کوئی پیسے دیوے اور ابھی
اپنا فقط نام لکھوا جاوے اسکو چھ روپیہ قیمت دینا پڑیگی اور بعد تیار ہونیکے اس
کتاب کی سات روپیہ قیمت مقرر ہوگی اور کبھی لاگت سے کم کو نہ ملیگی ابھی سو خریدار اسکے موجود
ہیں آئیندہ دو سو خریدار تک ہو جاینگے تو اسکا چھپنا شروع ہوگا ہر ایک صاحب دیندار کو
اس کار خیر میں مدد کرنا اور کئی نسخے اپنی ہمت کے موافق خرید کر کے غریب مسلمانوں کو
وقف کر دینا بڑا ثواب اور باقیات الصالحات سے ہے جسکو اس نسخے کی خواہش ہو فضل
الدین ککھر کے چھاپے خانے میں آوے اور اپنا نام لکھوا جاوے یا محلہ وہ ماڑ میں گورے
ملا کی مسجد کے قریب راقم کو اطلاع دیوے تو خریداروں کی فہرست میں اسکا نام داخل کیا جاویگا والسلام
١٢٦٥
الحمد للہ کہ یہہ کتاب مستطاب تحفۂ محمدیہ در رد وہابیہ بتاریخ دوم شہر شوال فرخ فال سنہ
ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم واقع معمورۂ بمبئی فضل الدین ککھر کے چھاپہ خانہ میں خوب و نفیس کی تصحیح کے چھپی

[illegible]

[illegible]

... صلی الله علیه وسلم ...

[illegible]

[illegible]

... رسول الله صلى الله عليه وسلم ...

شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ...

... الشفاعة ...

[illegible]

قال یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما نقص من ملکی شیئا

[illegible]

اور جن والانس تمام سب کے سب [illegible] ہو جائیں تو میری سلطنت میں [illegible]

[illegible]

۱۴۳

جو معبود ہیں تو
لازم میں شریک ٹھہانے سے وہ ایسی [illegible] مشکلات سے
اور جہالت کے کل رسوم ناچ و غیرہ دیوے سے کچھ اندیشہ نہیں کرتا ہے [illegible] اور ابوبکر سے
ایسے ہے کہ جہالت تھا شیطان ہوتا ہے برکات میں [illegible] کہا ہے کہ [illegible] حضرت
بیہودہ گوئی اور بے ادبی سے کہ شیخ علی قاری [illegible] اعضا اعضا اور اس کلام [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سبحان اللہ عجیبات سے کہ ایسا کلام اس شخص کا [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہا ہے کہ ایک دن کسی نے [illegible] صاحب کے
بات کہا ہے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ [illegible] سے ادبی [illegible] اجسام
اولیا سے ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ [illegible] سے اور [illegible]
مع نسوۃ النبی [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible]
[illegible] عالمین اور [illegible] عزت میں آیا اور [illegible]
روایت کیا ہے [illegible] بہت عزت اور بڑی [illegible]
[illegible] اور تحقیق [illegible] اور [illegible]
والہ وسلم [illegible] موجودات [illegible]
کمالات اور صلی [illegible] اور [illegible] کلام لایا ہے [illegible]
[illegible] اور سیہودہ کلام لایا ہے [illegible]
[illegible] سے [illegible] آسمان اور
[illegible] اور [illegible] اور ماسوا [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ
[illegible] فاعل ذالک [illegible]
[illegible] فعلہ فاعل [illegible] ذالک [illegible]
کی ہے سے [illegible] من العلماء [illegible]
فعلہ معتقداً [illegible] ولیس من [illegible]
اور [illegible] کفر [illegible] سمجھا ہے [illegible]
[illegible] تقویۃ الایمان کی یہ عبارت [illegible]
[illegible] اللہ کی شان [illegible]

کی دلیل
سے انتہی ایسے کہا ہے
میں مصنف [illegible]
فرشتے وائے سے [illegible]
علیہ وسلم کو چمار سے [illegible] مخلوق [illegible]
عذاب میں اور کہا ہے کہ [illegible] مخلوق سے [illegible] عظیم اور [illegible]
لیوں میں [illegible] ہیں [illegible] دجال [illegible] بیہودہ [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اعظم مخلوق خاص [illegible] عذاب [illegible]
مخلوقات میں [illegible]
[illegible] شان [illegible]
تقویۃ الایمان والے نے [illegible]
اور جاہت [illegible]
[illegible] سجدہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] چمار [illegible]
[illegible] مطلب [illegible]
[illegible] عبارت [illegible] مساوی [illegible]
[illegible] تقویۃ الایمان [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... ان يقف بالملتزم ويدعو ... وقال القاضي ابو الطيب ويستحب ان يزور النبي صلى الله عليه وسلم بعد ان يحج ويعتمر ... وقال المحاملي في التجريد ويستحب للحاج اذا فرغ من مكة ان يزور قبر النبي عليه السلام ... وسلم وقال الكرماني في مناسكه قال الحنفية ان زيارة قبر النبي صلى الله عليه وسلم من افضل المندوبات والمستحبات بل تقرب من درجة الواجبات وكذلك نص المالكية والحنابلة انتهى

[illegible]

[illegible] الكثيرة ٥ وقبله العلماء ٥ [illegible]

[illegible] المرسلين والاولياء ٥ [illegible] الرواتب [illegible]

[illegible] قراءت القرآن [illegible]

[illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] بالانبياء والاولياء ٥ [illegible]

[illegible] لا ينفعون الاحياء شيئا [illegible]

[illegible] من نبي وولي [illegible]

[illegible] الامام ابو حنيفة رضى الله عنه [illegible]

[illegible]

[illegible]

اطیعوا الله ... اطیعوا الرسول ... [illegible]

[illegible]

قیاس ... حرمت الواطی ... علی حرمت الوطی فی حالة الحیض ... [illegible]

... علیه السلام الحنطة بالحنطة والشعیر بالشعیر ... الذهب بالذهب والفضة بالفضة ... الملح بالملح ... مثلا بمثل یدا بید والفضل ربوا ... [illegible]

... صلی الله علیه وسلم ... شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ...

... اللهم صلی علی محمد ...

[illegible]

اللہ تعالی کی جناب سے اذن شفاعت دیگا [illegible]

جناب رسالت مآب کو شفیع کیا [illegible]

الشفیع المطاع والمجاب المجاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

[illegible] شفیع مطاع [illegible] کلام الٰہی سے مقصود [illegible]

[illegible] شفاعت کا اثبات کیا ہے [illegible] ماذون [illegible] شفاعت [illegible]

[illegible]

تاآنکہ پیچھے سب ہماری نجات چاہیے اس ہولناک جگہ سے ہمیں نکالے تب آدم علیہ السلام کے حضور میں آئینگے یون کہینگے کہ
آپ نوع انسان کے باپ ہو اللہ نے اپنی قدرت کے ہاتھون سے تمہیں بنایا ہے اپنی بہشت میں جگہ دی ہے ملائکہ سے سجدہ دلایا ہے
نام ہر چیز کا تمہیں سکھلایا ہے اللہ پاس ہماری شفاعت کیجیو آدم علیہ السلام فرماینگے میں اس مرتبے کے لایق نہیں ہون ایک تقصیر
کا دل میں خیال کر تقصیر مند ہون تم نوح پاس جاؤ وہ اول انبیا ہے جب نوح علیہ السلام پاس آئینگے وہ بھی یہی کہینگے ابراہیم پاس جاؤ وہ
خلیل الرحمن ہے انکے پاس آئینگے تو بھی لینے سے جو جھوٹ سرزد ہوا وہ عذر بتلائینگے پھر موسی پاس جاؤ انکے پاس جاینگے تو وہ
بھی عذر بتلا کر کہینگے عیسی پاس جاؤ وہان جائینگے تو وہ بھی کہینگے تم محمد کے پاس جاؤ وہ بندہ مقبول ہے غرض اولو العزم سے جب نوبت گذر
جائیگی سب کے سب حضور میں رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے التجا لائینگے جناب فرماتے ہیں کہ تب میں پروردگار کی حضور میں
اذن طلب کرونگا اجازت ہوگی تو بارگاہ کبریا میں جاؤنگا مشاہدہ حق کے ساتھ سر بسجود لاؤنگا جب تک مرضی اللہ کی ہے مجھے سجدے کی
حالت میں رکھیگا بعدہ خالق فرمائیگا ای محمد سر سجدے سے اوٹھاؤ جو کہتا ہے کہو میں سنونگا جو مانگتا ہے مانگ میں دونگا جسکی چاہو شفاعت
کرو میں قبول کرونگا تب میں اٹھونگا حمد و ثنا اللہ کی کرونگا اس عبارت سے کہ مجھے اسیوقت سکھلائی جائیگی پھر اللہ تعالے ایک گروہ متعین کردیگا
میں اس طایفے والونکو دوزخ سے چھوڑا کر بہشت داخل کرونگا دوسری بار پھر سجدے میں جاونگا اور ایک طایفے کو پہلے کے ویسا چھڑاونگا اسیطرح
تیسرے بار چلا جائیگا حتی کہ میری امت سے کوئی فرد دوزخ میں نہ رہیگا مگر رہ جائیگا سو کافر و منکر یعنے خالدین فی النار یہہ حدیث ارشاد فرمانیکے
بعد جناب نے یہہ آیت پڑہی عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور فرمایا کہ مقام محمود یہی ہے جو تمہارے نبی کے ساتھ اللہ نے
وعدہ کیا ہے انتہی قطب العلما مولانا شیخ عبد الحق دہلوی قدس سرہ نے اسی مقام پر تصریح یون فرمائی ہے کہ تیسرے سجدے سے
جب سر اٹھاینگے سب گنہگار و نکو بخشا لینگے پھر کوئی دوزخ میں نہ رہیگا مگر کافر و منکر جنکے خلود پر قرآن حاکم ہے یہی مضمون اس حدیث کا
ہے کہ صحیحین میں مروی ہے انتہی اسلمان بھائیو یہی مقام غور و تامل کا ہے کہ اس گروہ کا مقتدا محدث مولوی اسمعیل دہلوی نے
اپنی تقویت الایمان میں لکھا ہے کہ جس نبی و ولی کی شفاعت کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے اسکے معنے یہی شفاعت بالاذن سے
سو یہہ ظاہر ہے کہ اذن دینا اللہ پر امر واجب نہین وہ خداوند مختار ہے اذن دیا نہ دے اگر کسیکو اذن دیا تو وہ شفیع ہوگا ورنہ خیر پس
معنے شفاعت تو امر موہوم و ظنی ہے اس شفاعت کے باب میں تمام انبیا اولیا وغیرہ جب مساوی الرتبہ ہوگئے تخصیص کسیکو نہیں تو
ادنی اعلی سب برابر ہوگئے واہ کیا حسن عقیدت ہے کہ اپنے بنائے ہوئے شفیع سید احمد کو شفیع برحق مریدون کے حق میں لکھا ہے
چنانچہ اسکے صراط المستقیم کے خاتمے سے یہہ مضمون ہویدا ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم امت کے شفیع برحق ہونے میں تمسک آیہ من ذالذی یشفع
کے پیچھا پڑا ہے علاوہ یہہ کہ اکابر محدثین کے قول سے ثابت ہو چکا کہ شفاعت خاصہ جو وہی امر ظنی ہے دوسرے انبیا اولیا کا حق ہے جو سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم اذن حاصل کرینگے بعد وے لوگ بھی طالب اذن کی جرأت کرینگے اذن ہو تو بعض سے بعض کی شفاعت ہوگی اور خاصہ حضرت جناب
شفیع المذنبین کا شفاعت عامہ ہے جو امر یقینی ہے کل عاصیان امت کے لئے برحق و مقبول ہے جسکو رد اصلا ہی نہیں گواہ صادق اسکے لیے
یہی آیہ قرآنی ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی اور بینہ ذاتی یہہ حدیث صحیح ہے اذا لا ارضی و واحد من امتی فی النار یہی دو
دلیلین مومنین پاک اعتقاد کے واسطے وافی و کافی ہیں طول کلام کی کچھ حاجت نہیں ایسی قطعی الثبوت شفاعت کا جو منکر ہو سو قرآن و حدیث کا منکر
ہے سو وہ کون نہ کافر ہوا اعوذ باللہ منہا وہابیہ مواہب لدنیہ کی عبارت لاکر شفاعت کو رد کرنیکے واسطے اپنے مذہب کی تقویت دینیکے لیے فیض عام میں
لایا ہے سو عبارت کو غلط جاننے کیونکہ عبد الحق دہلوی مدارج النبوۃ کے ۶۷ صفحے میں اسکا خلاف ردکیے اور اسکو غلط ٹہرایا ہے ویسی جو سند کہ
اپنے جہوٹے مذہب کے ثابت کرنیکے لیے لایا ہے سو اسکو قبول نکرین بلاشک اسکو اہل سنت و جماعت غلط جانے اسیطرح حضرت کی شفاعت کے انکار پر
جو سند ان منہ نے لائے ہین تو اسکو بلا حرکت غلط جانے کیونکہ میں جو دلایل بیان کیا ہون سو اہل سنت و جماعت کے پاس ثابت ہیں اور
اُنکے دلایل غلط محض ہیں اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ
مقاما محمودا الذی وعدتہ انک لا تخلف المیعاد برحمتک یا ارحم الراحمین

محضر مکہ معظمہ زاد اللہ شرفا و تعظیما

اسماعیل دہلوی وہابی العقاید کے شاگرد اُن مکہ معظمہ زادہ اللہ شرفا و تعظیما کو جا کر اپنا باطل عقیدہ
ظاہر کرنے سے وہانکے حاکم شرعی کے محکمے میں فیصلہ ہوا سو علماؤں کے گواہی سے ذیل میں لکھکر اسکا حاصل
لکھا جاتا ہے تا غفلت غافلونکی دور ہووے اور ہر ایک اہل سنت و جماعت مسرور ہووے سو وہ ہوا ہذا

الحمد للہ وحدہ ھذہ حجۃ صحیحۃ شرعیۃ و وثیقۃ محررۃ مرعیۃ صدرت بمحکمۃ مکۃ المشرفۃ اللہ
دامت امنۃ محروسۃ لدی مولانا فخر قضاۃ الاسلام کمال ولاۃ الانام موس البلاغۃ وکبراس
الافہام محرر القضایا والاحکام یومئذ ببلد اللہ الحرام الراجی عفو ربہ القوی الحاکم الشرعی الحنفی الواضع ختمہ
وختمۃ الکریمین اعلی دام فضلہ ومجدہ واعلا مضمونہا حضر الی المجلس الشرعی سراج الدین بن علی الھندی
ساکن اجمیر و محمد عبد اللہ بن محمد الھندی ساکن بمغی بود من تلامیذ الاسماعیل الھندی الوہابی العقاید حضر

بحضور هما المولوي خدا بخش بن محمد اشرف الحنفي ساكن دهلي غيب حضورهم ادعا خدا بخش على سراج
الدين وعبد الله انهما من الوهابية ينكران شفاعة رسول الله عليه افضل الصلوات واكمل التحيات وشفاعة انبياء
عليهم السلام وشفاعة اولياء والصالحين وينكران مولود شريف وزيارت قبور الانبياء والصالحين والتوسل
بارواحهم ويكفران بتنقيص جميع السادات الصوفية ومشايخ طرق العالية كمثل شيخ عبد القادر جيلاني وشيخ اكبر
محي الدين ابن العربي وغيرهم عليهم الرضوان سئل من سراج الدين وعبد الله فاجابا بالانكار فيما ادعى عليهما
طلبت البينة من المدعي فاحضر بشير ابن عبد الله وغلام محي الدين سليماني وشهد كل واحد منهما بمفرده عليهما طبق
الدعوى المدعي المذكور فعند ثبوت ذالك عليهما وجب تعزيرهما وحبسهما مولينا الحاكم الشرعي في الحبس سبعة ايام فضيق
عليهما الحديد ثم اخبر عنهما بانهما رجعا عن العقيدة الفاسدة الباطلة وتابا عن ما كان عليه فاحضرهما لديه
بالمجلس الشرعي وتابا على يديه واقر كل واحد من سراج الدين وعبد الله المذكورين انهما لا ينكران شفاعة وجاهة
نبينا محمد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ولا شفاعة الانبياء والاولياء والصالحين ولا ينكران من المولود
الشريف وزيارت القبور الانبيا والصالحين والتوسل بارواحهم انهما ليس هما على عقيدة الباطلة الوهابية فما اعتقده
الوهابية من العقايد الفاسدة وكانكار وجاهة رسول الله في قبره واعتقادهم انه … من العصا المتوكى عليها
نفع من رسول الله وقولهم من لا يعتقد بتنقيص … بشفاعة وجاهة رسول الله المنصوص بها يوم القيامة
في خوض العصاة والمذنبين التي وعد بها في الدنيا من الله تعالى كما قال الله تعالى ولسوف يعطيك ربك فترضى وانكارهم
العبادات … وتبليغ الصلوة على نبينا عليه السلام والاستغاثة والتوسلات بروح رسول الله والانبياء والملائكة
والشهداء والصالحين جميعا وانكارهم بجواز … الانبياء الاحياء والاموات … من اقوال الله
ظواهرها وعدم اتباعهم حقايقها … كفروا ابعدا … واحد منهما
قايلا قد رجعنا عن جميع الاعتقادات الباطل … بشفاعة رسول الله والانبياء والاولياء والصلحاء
والشهداء جميعا وتابا على يد مولينا الحاكم الشرعي عن جميع الاعتقادات الوهابية الباطلة الفاسدة قد ثبت عليهما
لديه واستغفر الله العظيم ورجعا عن الانكار واقرار وتصديق … الشريفين … فيها لان الله
تبارك وتعالى حبيب التوابين وقبل مولينا حاكم الشرعي منهما ذالك وقبل توبتهما وصار كل واحد منهما من اهل السنة والجماعت
وقرر على عقيدة الماتريدية وكتب لهما بطلبهما هذه الحجة الشرعية لتكون بايديهم ليعتمدون عليها وبالله
الاعتماد وثبت ذالك جميعه منهما وصح لدى مولينا الحاكم الشرعي الموحي اليه اعلاه واجازه ونفذه وامضاه وجب
العمل بمقتضائه حرر في الشهر ذي الحجة خمسة عشر عام الخمسون والمائتين والالف وصلى الله على سيدنا وشفيعنا
ومولينا محمد واله وصحبه وسلم

بعد حمد و نعت کے یہہ حجت شرعیہ ہے اور وثیقہ مرعیہ ہے … زاد اللہ شرفہا و تعظیمہا کے حاکم شرعی حنفی کے مہر و دستخط سے اور گواہی
علماؤن کے محکمے مین فیصلہ پایا ہے حاضر ہوکے مجلس شرعی مین سراج الدین بن علی الہندی ساکن اجمیر اور اسکے ہمراہ عبد اللہ بن محمد
الہندی ساکن صفی پور شاگردان اسماعیل ہندی الوہابی العقاید کے اور حاضر ہوے ان کے حضور مین مولوی خدا بخش بن محمد اشرف
الہندی ساکن دہلی غیبت کے لئے حضور مین دعوا کئے مولوی خدا بخش سراج الدین اور عبد اللہ پر تحقیق یہہ ہر دو وہابیہ ہین پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار کرتے ہیں - اور دوسرے انبیا علیہم السلام اور اولیا اور صالحین رضی اللہ عنہم کے شفاعت کے منکر ہین
اور مولود شریف - اور زیارت قبور کے منکر - اور انکے ارواح سے وسیلہ مانگنے کے منکر - اور گالیون سے تکفیر کرتے ہین تمام سادات صوفیہ کی اور
مشائخ طریق عالیہ کی جیسا شیخ عبد القادر جیلانی اور شیخ اکبر محی الدین ابن عربی وغیرہم وعلیہم الرضوان - اور ان باتوکا سوال سراج الدین
اور عبد اللہ سے کئے اور انکو بلاکر دریافت کرنے سے وہ ہر دو صاف انکار کا جواب دیے - پس حاکم شرعی مدعی یعنے مولوی خدا بخش سے گواہونکو
طلب کئے پس گواہی کے لئے حاضر ہو بشیر ابن عبد اللہ اور غلام محی الدین سلیمانی اور گواہی دیئے علاحدہ ان دونو پر پس مدعی مذکور کا دعوہ ثابت ہوا -
پس اون دونون پر یہہ دعوہ ثابت ہونے سے ان دونو پر تعزیر ثابت ہوئی - اور حاکم شرعی ان دونون کو سات روز قید کئے
اور انکو بیڑیان ڈالے بعد ازان دونون کی خبر آئی کہ عقیدہ فاسدہ و باطلہ سے رجوع کئے اور وہ دونو اپنے مذہب سے توبہ کئے - پھر ان دونو کو
مجلس شرعی مین حاضر کئے - اور وہ دونون حاکم شرعی کے ہاتھ پر توبہ کئے - اور سراج الدین اور عبد اللہ دونو ہر یک نے اقرار کئے کہ
ہم ہرگز پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت و وجاہت کا انکار نہین کرتے - اور انبیا اور اولیا اور صالحین کی شفاعت سے بھی منکر نہین

اور مولود شریف اور زیارت قبور انبیا اور صالحین سے بھی منکر ہونگے اور انبیا اور صالحین کے وسیلے سے بھی انکار کرینگے - اور نہین
ہین وہ دونون وہابیہ کے باطل عقیدے پر - پس وہابیونکا عقیدہ اپنے عقاید فاسدہ سے یہہ ہے - کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
قبر شریف مین جیتا ہے نہین سو اسکا انکار کرتے ہین اور انکا یہہ عقیدہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قبر مین مرے ہوئے ہین
اور انکا یہہ بھی عقیدہ ہے کہ ہمکو اس سو عصا سے نفع ہے اتنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نفع نہین اور انکا یہہ بھی قول ہے جو شخص
اپنے عقیدے کے موافق ہو اسکو کافر کہتے ہین - اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت وجاہت جو مخصوص قیامت کے دن عاصیون اور
گنہگارون کو نصیب ہوگی جسکا وعدہ دنیا مین خدا تعالے نے ذکر فرمایا ہے ولسوف يعطيك ربك فترضى یعنے عنقریب ہے کہ عطا کریگا تمکو
تمہارا پروردگار تعالے پس راضی ہو جاؤگے پس یہہ شفاعت کا انکار کرتے ہین - اور وہ منکر ہین عبادات جہریہ سے - اور منکر ہین
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے لئے اور منکر ہین مدد مانگنے اور وسیلہ ڈھونڈنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور انبیا اور ملایکہ اور شہدا اور صالحین کے تمام سے - اور منکر ہین اولیا اور انکی کرامت کے خواہ وہ حالت حیات سے ہوئے یا نہون - اور انکے
اقوال اور انکے اتباع اللہ تعالے کے اقوال ظواہر پر عمل کرتے ہین اور اسکے حقایق کی تابعداری نہین کرتے - اسلئے گمراہ ہوئے اور منکر ہوئے
اور کافر ہوئے - آخر الامر ان دونون نے اقرار کئے اور قایل ہوئے تحقیق کہ ہم رجوع کئے یعنے چھوڑ دئے تمام عقاید باطلہ کو -
اور تصدیق کرلئے ہم ہر دو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیا اور اولیا اور صلحا اور شہدا تمام کی شفاعت کو اور توبہ کئے ہر دو مولانا
حاکم شرعی کے ہات پر وہابیہ کے تمام اعتقادات باطلہ وفاسدہ سے تحقیق ثابت ہوا ان دونون پر استغفار - اور ہم رجوع کئے اپنے انکار
اور اقرار سے اور اسکے صحیح ہونیکی تصدیق کرلئے کیونکہ پروردگار تعالی توبہ قبول کرنیوالا ہے - اور حاکم شرعی ان دونون سے قبول کرلئے
اور ان دونون کے توبہ کو قبول کرلئے یہہ ہر دو اہل سنت وجماعت سے ہوگئے - اور عقیدہ ماتریدیہ پر قرار پائے اور ان دونون کے
طلب کرنے سے اس حجت شرعیہ کو لکھکر دئے تا انکا توثیق رہے اور اسپر اعتماد کرے - اور اللہ ہی سے اعتماد ہے اور ثابت ہوا یہہ تمام
ان دونون سے صحیح ہوئے روبرو مولانا حاکم شرعی کے اور اجازت دئے ——— روبرو جاری کئے اور واجب العمل جانے اسکو جاری
کرنیکے لئے اسکو تحریر کئے ذی الحجہ کی پندرہوین کو سنہ ۱۲۵۰ یکہزار دوسو پچاس ہجری مین صلی اللہ علی سیدنا وشفیعنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

قد تحقق ما ذكر وقد وقع نظرنا عليه - طبق اصله المختوم المعمول به القاضي — شهد بحكم الحاكم الشرعي عبد الكريم
وانا الشريف ناصر بن فواز وكيل الشريف عاشر افندي زاده — محمد بهاء الدين بن المرحوم الشيخ عمر عبد الرسول مفتي
محمد بن عون محافظ مكة المشرفة — الملة المكرمة عز الله تعالى بهما — الحنفية

ناصر الشريف بن فواز — محمد بهاء الدين — شيخ عمر عبد الرسول

قد وقع ما ذكر بحضوري وانا الفقير الى الله تعالى
خادم الشريعة والمنهاج عبد الله بن عبد الرحمن
سراج تاب الله عليه وغفر له ولوالديه

الحاكم بحيث الفقير الى الله تعالى امام الحنفي شيخ ابن الشيخ مصطفى
عبد الله مير داد شيخ الخطباء والائمة بالمسجد الحرام
شهد بذلك الحقير

شيخ مصطفى مير داد

الحمد لله رب العالمين قد نظرت في هذه الترقيم
وشهد عافية وانا الفقير الى الله تعالى محمد بن يحيى مفتي
الحنابلة وامام بيت الله الحرام الامين

بن يحيى

شهد على حكم الحاكم الشرعي
عباس ابن مرحوم سيد عبد العزيز
امام مالكي غفر الله عنهما

خادم الشريعة والمنهاج بن عبد الرحمن — عباس بن سيد عبد العزيز

محمد صالح جميل الليل العلوي
المدرس الخطيب الشافعي بمكة المشرفة

محمد صالح جميل الليل

ووقع نظري على هذه الحجة الشرعية وانا العبد
الفقير الله عبد ... الشيخ محمد بن المرحوم
الشيخ زين العابدين بن الشيخ فاتح قدس
الله الحرام

شيخ محمد

شهد بذلك الحقير عبد القادر

هو القادر

شهد بذلك الحقير
ابراهيم محي الدين

ابراهيم شيبي

حاضر في الدعوى فقير محمد ... خلفا غلام علي شاه
صاحب ... دهلي قدس سره

بنده ... محمد خان

الحاضر في الدعوى الفقير شيخ عبد القادر
ابن ... الشيخ ابراهيم بابا شاه
جده جشتي ...
اشهد على هذا الرقيم

شهد بذلك الحقير مولوي محمد حسين
وكيل حضرت النواب ...

محمد حسين

حسبنا الله ... توكلت على الله يا شيخ عبد القادر جيلاني شيئا لله في سبيل الله

شهد بمجلس الشرعي على حكم الحاكم
الشرعي المذكورين بالتاديب والسياسة
والنزال المذكورين على ذلك الفقير مسعود
بن ترجمان المحكمة ابن حسين افندي

شهد على هذا الرقيم مفتي قاضي مكة المكرمة
الحاج عثمان نوري القاضي بقضا ... غفر له
اليمن

انا الفقير الى الله سعد بن ... باشكاتب المحكمة
حالا بمكة المكرمة غفر لهما

محمد مسعود — اسعد بن ... — بنده عثمان

خاتمہ جاننا چاہیے کہ مسلمانوں علماے عرب و عجم فرقہ وہابیہ کے رد میں کئے کتابیں تصنیف کئے ہیں اور داد حقانیت دئیے ہیں جیسا کہ تحفہ
تحفۂ محمدیہ اسیمین پاس جو رد موجود ہیں انکی سب کو تحریر کئے ہیں چنانچہ ١٩ رد میں جنکے تمام ١٢٢ صفحے میں ہمنے وہیں مطالعہ
کرین ہمین سے بعضے رسالے راقم کے پاس حاضر ہیں سوا اسکے اور بھی راقم کے پاس چھپا ہیں سو یہ ہیں اظہر الصلاح تصنیف مولوی
مفتی تاج الدین صاحب کی جمال الملتہ والدین فی رد عقاید الوہابین انکے فرزند مولوی جمال الدین صاحب کی اور رشاد المشتاقین مولوی تاج الدین صاحب تنبیہ الضالین
کے رد میں اور سوا الست مسعہ کا جواب مولوی محمد صبغتہ اللہ شافعی مدراسی کا احقاق الحق ہندی تصنیف کرامت علی جونپوری کی جو خلیفہ سید احمد
ہیں انکو لاف اور جاہنیہ بولکر رد کئے ہیں اور سند الزاہدین فی رد وہابین تالیف مولوی شرف الملک بہادر مد ظلہ العالی مدراسی کی در اثبات عمل مولد مولوی
محمد سعید صاحب ابن حاجی قاضی محمد صبغتہ اللہ صاحب شافعی الخاطب قاضی الملک بہادر کی الزام المنکرین فی رد وہابین تصنیف مولوی حسن خان
ساکن کٹک کی کہ جنکا تقوی ایک عالم میں مشہور ہے اور سیف القاطع مولوی امیر الدین حسین صاحب جو مفتی بلہار کے تھے جسمیں صراط المستقیم وغیرہ کا
رد ہے اور مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ البغدی الذی اضل بہ العوام تصنیف مولوی جواد علوی علامہ بن سید احمد رحمتہ اللہ علیہ ساکن متعلق
حضرموت کی اور مختصر مکہ معظمہ زاد اللہ شرفا و تعظیما اسمٰعیل کے شاگردوں کے رد میں جو وہابیہ غرب تھے موافق اپنے استاد کے
سوا اسکے اور بھی رد کی رسالے بہت سے علماؤں نے لکھے ہیں لاکن یہہ رسالے راقم کے پاس جو ہیں اور بھی عرب سے آئے
ہیں مین بصرہ و بغداد حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما کے علما اور حضرموت اور کابل اور قندہار اور پشاور اور سندھ اور مدراس
اور حیدرآباد اور دہلی اور لکھنو اور سہارنپور اور مصطفی آباد اور کلکتہ اور حیدرآباد اور جونپور سوا اسکے بہت سے علما جنکے اسمائی
تحریر کو ایک دفتر چاہیے لکھے ہیں اور داد انصاف دئیے ہیں ہمکو بھی تابعداری موافق اتبعوا السواد الاعظم کے لازم ہوئی اسلئے ہمارے
سنت و جماعت کو معلوم ہونیکے لئے علی الخصوص اہل بنگلور کو مفہوم ہونیکے لئے تحفۂ محمدیہ کو حاشئے سے مزین کیا تا اہل سنت اسپر عمل کرین
اور عمل پیرا ہوویں اس عاصی کو دعاء خیر سے یاد کرین کیونکہ دنیا پائیدار نہیں کسیکا یہاں قرار نہیں حدیث شریف میں وارد ہے الدنیا مزرعۃ الاخرۃ
یعنی دنیا جائے زراعت کی اسلئے چاہئے افعال نیک طرف متوجہ ہوویں اور بزرگان دین پر طعن نہ مارین وہابی کو حق جانیں ہمیں ایک مذہب پر قائم رہیں
ایک ایک فعل لیکر عمل نکرین علی الخصوص حنفیہ کو لازم ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے مذہب پر قائم رہیں کیونکہ مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جامع
معقول و منقول ہے اگر کوئی اسکے خلاف عمل پیرا ہو اس سے کنارہ رہیں کیونکہ وہابیہ مذاہب اربعہ سے انکار کرتے ہیں علی الخصوص امام ابو حنیفہ کے مذہب سے
روگرداں ہوتے ہیں اور امام اعظم کو اپنے سا سمجھتے ہیں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے شان نسبت بیلوریکی کرتے ہیں اور دوسرے بانحو حقارت کرتے ہیں تو دوسروں کو گالیاں
دینا کیا عجب ہے یہہ مذہب بیہودے دین میں تفرقہ ڈالکر راہ مستقیم سے روگرداں ہوئے ہیں سمع نہ ہوکر سرکار والا تبار انگلشیہ سے بھی کار بغاوت اختیار کر فتنہ انگیزی قہر و غیرہ
برپا کی اسکا بدلا بھی معقول پائے اور ہر جگہ میں ہلکین اٹھائیں علاوہ اسپر پہانسے بھی پائے اور شہر بدر ہوئے اسلئے اہل سنت و جماعت کو سنایا جاتا ہے ہنر قہر و غیرہ
نتیجے میں بچاویں اپنی دین و دنیا کو خراب نکرین جیسا بزرگان دین کا طریقہ آیا ہے اسی پر عمل پیرا رہیں خلاف اسکے سر مو نکرین یہی راہ حق اور ثواب ہے
اسپر بھی نہ مانیں تو خرابی میں پڑینگے لینے کئے کی سزا پاوینگے اگرچہ یہہ لوگ اہل سنت و جماعت کو گالیاں دیتے ہیں اور بیہودہ کتابیں بناتے ہیں
اور بیہودہ اشعار لکھتے ہیں ہمکو اس سے کچھہ پروا نہیں ہمارا نقصان اصلا نہیں جب انبیا و اولیا و اصفیا پر طعن مارتے ہیں اور انکو برا کہتے ہیں تو ہماری
کیا حقیقت ہے وما علینا الا البلاغ نہیں ہے ہمارے پر مگر کہدینا حق بات لوگو نکتیں دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین اللہم صل
علی النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم

تمام الطبع

اخیر زمانیکا رنگ دیکھئے گردش چرخ کا ڈہنگ دیکھئے طرفہ طور ہے عجب دور ہے لوگ سنئے جھگڑے نکالتے ہیں فساد
بناڈالتے ہیں کوئی تو مباح کو حرام بنایا کوئی اور طرحسے شر نکالا مذاہب اربعہ کے حق میں طعن کرتے ہیں گویا
اپنے پر آپ لعن کرتے ہیں اسلئے اس چرچے نے دور و نزدیک رواج پایا چنانچہ ہر ایک جگہ سے علماؤں کا استفتا آیا بعضوں نے
اس سے ہدایت پایا بعضوں نے انکار کیا علی الخصوص اہل سنت و جماعت کو تحفۂ محمدیہ کا بہت شوق ہوا ہر ایک کو اسکا نہایت ذوق ہوا
اسلئے یہہ ہیچمدان خادم عالمان شاہ عبد القدوس قادری نہایت سعی و محنت سے اسکو حاشئے سے مزین کرکے اہل سنت و جماعت کی تائید کیلئے
خط سے امیر خان صاحب ساکن بنگلور کے دوازدہم ماہ ربیع الاول ١٢٨١ ہجری صلعم مطابق شانزدہم ماہ اگست ١٨٦٤ عیسوی روز شنبہ کو
مطبع سینٹ واقعہ جامع مسجد لشکر گاہ بنگلور میں طبع پذیر کیا فقط
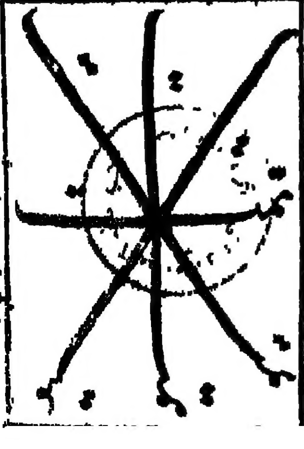
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۳ج	باثان	باثین	۴۲	۳	منة	منہ	۸۹	۱۴م	تعزیز	تعزیر	۱۳۳	۸ج	امقب	امقب
۴	۲۴ج	دل گذرے	ورگذرے	۴۷	۲ج	کہ	کی	۹۰	۲م	آخزین	آخرین	۱۳۴	۲۹ج	حسن	بسر
۴	۱ج	لیل	ابل	۴۹	۵ج	الاربعة	الاربعة	۹۱	۵م	ویندار و	وینیدار	۱۳۵	۲۸ج	رالزون	رالزان
۶	۱۴	البخار	البحار	۴۹	۸ج	منادی	مناوی	۹۱	۱۳م	سالم	سالم	۱۳۷	۲۰ج	بجزیرتھا	بجزیرتھا
۶	۵ج	بذیکے	بدیکے	۴۹	۲ج	ناسخ ومنسوخ	ناسخ کومنسوخ	۹۲	۱م	[illegible]	[illegible]	۱۳۱	۲ج	مرح	فرح
۷	۷ج	بذاہ	بذہ	۵۰	۲م	تبیت	تبت	۹۶	۱م	سرزل	[illegible]	۱۳۹	۱۰ج	کز	از
۹	۲م	بتاثیر	بتاثیر	۵۰	۱۰ج	احتاد	اجتہاد	۹۶	۱۴م	[illegible]	[illegible]	۱۳۹	۹ج	لفعنا	نفعنا
۱۱	۱۰م	حفا	صحابی	۵۱	۱م	کیا	گیا	۹۸	۱۴م	لیا	لیا	۱۳۹	۸ج	مری	مرمری
۱۴	۷م	خلاسی	خلاصی	۵۲	۳ج	اوراور	اور	۹۹	۴م	شمائع	شائع	۱۴۲	۱ج	یاالاسلام	باالاسلام
۱۴	۵ج	قادری	قارتی	۵۳	۱۴م	المثلثانی	للثنائی	۹۹	۷ج	ہین	ہنین	۱۴۳	۹ج	الی الصدیق	الی الصدیق
۱۴	۴ج	پکلتے	پکارتے	۵۴	۲م	عبدالمحمد	عبدالحمید	۱۰۰	۴ج	اجابات	الحاجات	۱۴۳	۱ج	اسکام	اسکام کو
۱۷	۳م	ولد	ولما	۵۴	۴ج	مدکور	مذکور	۱۰۰	۹ج	لت	لات	۱۴۵	۸م	بمی	بھی
۱۷	۳ج	بلوفہ	بلوفہ	۵۴	۳ج	سکے	جسکے	۱۰۰	۱۳ج	کافرونا	کافرونکا	۱۴۵	۳ج	والفرھیب	والترھیب
۱۸	۵ج	فلسنة	فاعسنة	۵۵	۸م	الاشہاد	الاستشہاد	۱۰۰	۳ج	المیتة	المیتة	۱۴۶	۷ج	آمان	امان
۱۸	۹ج	پچھے	پیچے	۵۵	۱م	ماجری	ماجرائی	۱۰۰	۲ج	والدہم	والدہم	۱۴۷	۹ج	جب	عجب
۱۹	۱م	شناہ گردان	شناگردان	۵۵	۷ج	ہرزون	ہزارون	۱۰۰	۱ج	لحم	لحم	۱۴۹	۵ج	یاالاذن	باالاذن
۲۰	۲ج	ور	اور	۵۶	۷م	نمایر	نمایر	۱۰۱	۵ج	لیا	لیا	۱۵۰	۸ج	کتابکا	کتابکا
۲۱	۱۴م	لاتجهموں	لاتجهروں	۵۷	۴ج	کل	بل	۱۰۳	۶ج	کلامتقی	کلامتقی	۱۵۰	۵ج	مرری	مررہا ہے
۲۲	۹م	اورحدیث کے لفظ	اورحدیث تصور	۵۸	۶م	جیجدیا	بیجدیا	۱۰۴	۴م	صاحب	صاحب کی	۱۵۱	۹ج	شرلیہ	شرطیہ
۲۳	۴ج	اعوذ	اعوذ	۵۸	۹ج	فاصل	فاضل	۱۰۷	۲۰ج	بیبیش	تیبیش	۱۵۳	۳ج	لھانا	کھانا
۲۴	۷ج	التعوذ	التعوذ	۶۲	۳ج	لی	کی	۱۰۹	۵م	جیب	حبیب	۱۵۳	۹ج	ناقبت	ناعاقبت
۲۵	۴م	پچھابلی	پچھابلی	۶۳	۱۴م	الفقیر	الفقیر	۱۰۸	۱ج	[illegible]	[illegible]	۱۵۴	۱۱ج	انکسارا	انکسارا
۲۵	۴م	سنیئے	سنیئے	۶۳	۱۴م	بدالدوکہ	بدرال بولہ	۱۰۸	۷ج	[illegible]	[illegible]	۱۵۷	۷ج	بیا ستے	بیا ستے
۲۵	۱ج	قال لترفع	قال لاترفع	۶۴	۴ج	اجادیث	احادیث	۱۰۹	۲ج	اسا	اسحار	۱۵۸	۱۴ج	فیصم	فیلم
۲۵	۲ج	العیدین	العیدین	۶۵	۱ج	یاتریح	یاترجیح	۱۰۹	۱۴ج	[illegible]	اعتراض	۱۵۸	۱۷ج	البوصری	البوصیری
۲۷	۳ج	القدام	القدام	۶۵	۴ج	ورصحبت	درصحبت	۱۱۱	۱۵ج	[illegible]	اعقالے سے	۱۶۰	۲۸ج	مشفارشی	سفارشی
۲۸	۷ج	لفص	لفص	۶۵	۲ج	بحکم	تحکم	۱۱۱	۱۴ج	[illegible]	خداتعالی کے	۱۶۰	۹ج	[illegible]	[illegible]
۲۸	۲ج	جزیرہ	جزیرہ	۶۷	۲م	ابن ہمام	ابن ہمام کے	۱۱۲	۲ج	واودکر	واولاکر	۱۶۰	۲۳ج	یقع	اقع
۲۸	۳ج	ان النبی	ان النبی	۶۸	۲ج	مقصد	مقصود	۱۱۲	۳ج	روای	راوی	۱۶۳	۲۰ج	ہین	اہین
۲۸	۳ج	غیروحد	غیرواحد	۶۱	۱ج	وصبہ	وحیلہ	۱۱۳	۲ج	توضنوطہا	توضوطہا	۱۶۷	۴ج	بجمع	بجمیع
۲۹	۸ج	خلفسے	خلفاسے	۶۱	۳ج	درواریکو	دروازیکو	۱۱۳	۲۵ج	پایان	بایان	۱۶۷	۶ج	البنة	البینة
۲۹	۹ج	ببہے	بیہے	۶۹	۱۴م	جنبرزمانے	اخیرزمانے	۱۱۴	۱م	برہنے	برہتے	۱۶۷	۷ج	فضق	مضیق
۳۰	۱ج	صاجون	صاحبون	۶۹	۹ج	اموال	اقوال	۱۱۵	۲۰ج	لاتعلہا	لایعلمہا	۱۶۷	۱۳ج	لایعقد	لایعتقد
۳۵	۶م	ولاالضالین	ولاالضالین	۷۱	۷ج	ندا	ندا	۱۱۷	۴ج	مالیق	سابق	۱۶۷	۲۷ج	ین	بن
۳۵	۲۵ج	هنات	هنات	۷۱	۱۴م	بکمہ	بکمہ	۱۱۷	۱۰ج	والمحسنات	والمحسنات	۱۶۷	۳۱ج	مانگتے	مانگنے
۳۶	۳ج	رلعین	رکعین	۷۱	۱ج	عرج	عرج	۱۱۹	۱۴م	رکھتاہے	رکھتا ہے	۱۶۸	۱ج	چھوڑکے	چھوڑدے
۳۷	۳ج	نقشبندیہ	نقشبندیہ	۷۴	۸م	گئی	گئی	۱۲۰	۶ج	جرری	جبرری				
۳۸	۲م	سراہ	سرہ	۷۵	۳ج	دیتے	دیتے	۱۲۲	۳م	تمھا	تمھاری				
۳۸	۹ج	بایتن	بایتن	۷۶	۷م	ان الاجماع	ان الاجماع	۱۲۴	۱۹ج	ذجال	دجال				
۳۸	۱ج	کر	کر	۷۶	۱ج	رسے	راسے	۱۲۹	۵م	سن	سین				
۳۸	۲ج	الک	الک	۷۶	۱ج	ن	ان	۱۲۱	۵ج	[illegible]	[illegible]				
۳۹	۱۴م	دوسرے	دوسرے	۷۹	۳ج	ابتداسے	ابتدا ہی سے	۱۳۰	۱۰م	دجال	دجال				
۴۰	۸ج	ہونگے	ہونگے	۷۹	۱۴ج	او	اور	۱۳۱	۱۴م	مستاصلین	مستاصلین				
۴۱	۳ج	سکنے	سکنے	۸۶	۹م	بحترمن	بحترمن	۱۳۱	۳ج	سے	ہے				
۴۱	۳ج	اصاف	انصاف	۸۷	۱۰ج	دگران	دیگران	۱۳۳	۱ج	کوشا	کوشا